عمران سیریز
تھنڈر فورس
ہر کلیم ایم اے

اضافہ ہو جائے گا۔

محترم بہادر خان صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جوزف اور جوانا مخصوص انداز کے کردار ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مخصوص حالات میں ہی وہ کھل کر کام کر سکتے ہیں اور آپ نے یقیناً محسوس کیا ہو گا کہ جہاں ان کی صلاحیتوں سے کام لینے کا موقع آئے، وہاں عمران انہیں کام کرنے کا ضرور موقع دیتا ہے اور یقیناً عمران کی ہر مشن میں کامیابی کا بھی یہی راز ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کی صلاحیتوں کو نہ صرف جانتا ہے بلکہ ان کی صلاحیتوں کو صحیح موقع پر استعمال بھی کرتا ہے۔

کروڑ لعل ضلع لیہ سے احسان اللہ بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول گزشتہ دس سالوں سے پڑھ رہا ہوں۔ ایکشن سسپنس اور مزاح کا جو خوبصورت امتزاج آپ کے ناولوں میں ملتا ہے وہ کہیں اور کہیں میسر نہیں آتا۔ البتہ آپ سے ایک گزارش ضرور کرنی ہے کہ جولیا اکیلی فلیٹ میں رہتی ہے اور موجودہ دور آپ جانتے ہیں کہ کیسا ہے۔ کیا اُسے کسی فیملی کے ساتھ اٹیچ نہیں کیا جا سکتا۔"

محترم احسان اللہ بھٹی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی خوبصورت انداز میں جولیا کے اکیلے رہنے کے خطرے کو سامنے لا کر اُسے کسی فیملی کے ساتھ اٹیچ کرنے کی بات کی ہے۔ لیکن محترم! اب اس کا کیا کیا جائے کہ فیملی ہی ہر بار اٹیچ ہو جانے سے گریز کر جاتی ہے لیکن آخر کب تک۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

منظر کلیم ایم اے

عمران ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں چائے کی پیالی پکڑے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان یہ فون اٹھا کر باورچی خانے میں لے جاؤ" ——— عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا لیکن جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو یکلخت عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ارے اوہ۔ سلیمان تو بازار گیا ہوا ہے۔ کمال ہے یہ فون کرنے والے بھی شاید موقع کی تاڑ میں ہوتے ہیں کہ جب سلیمان فلیٹ سے جائے تب ہی فون کریں" ——— عمران نے کتاب اور چائے کی خالی پیالی میز پر رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"اچھا بھائی اچھا۔ تم لوگ ڈھیٹ بن گئے ہو کہ اتنی گھنٹیاں بجنے کے باوجود رسیور نہیں رکھتے تو چلو میں ہی مونچھیں نیچی کر لیتا ہوں" ———

عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مونچھیں نیچی کر کے علی عمران بول رہا ہوں" ــــــ عمران نے بڑے دل جلے سے انداز میں کہا۔

"مونچھیں نیچی کر کے۔ تم نے کب سے مونچھیں رکھ لی ہیں۔ اور وہ بھی اتنی بڑی کہ اونچی نیچی بھی ہو سکیں" ــــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اسی لئے تو مونچھیں نہیں رکھتا کہ اونچی کرنے کا تو موقع آئے گا نہیں۔ ہمیشہ نیچی ہی کرنی پڑیں گی" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تمہاری ٹیم کا ایک ممبر ہے چوہان۔ کیسا آدمی ہے وہ" ــــــ چند لمحوں بعد سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سورج بنسی راجپوت ہے۔ کھرا اور صاف۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ــــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ چوہان نے مجھے باقاعدہ ایک تحریری درخواست بھیجی ہے کہ اسے شادی کی اجازت دی جائے۔ اس نے درخواست میں لکھا ہے کہ چیف آف سیکرٹ سروس تو کسی ممبر کو شادی کی اجازت نہیں دیتے۔ اور وہ اب ہر صورت میں شادی کرنا چاہتا ہے"۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں" ــــــ عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ درخواست تمہیں بھجوا دیتا ہوں پھر تمہیں یقین آ جائے گا ویسے اس درخواست کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ اب تم سیکرٹ سروس میں ردو بدل کر دو۔ جو لوگ واقعی شادی کرنا چاہتے ہوں انہیں سیکرٹ سروس کے کسی اور شعبے میں بھجوا دو اور نئے لوگ رکھ لو۔ بہرحال یہ ایک تجویز ہے" ــــــ سر سلطان نے کہا۔

"آپ وہ درخواست مجھے بھجوا دیں۔ آپ کی تجویز میں نے سن لی ہے۔ میں اس پر غور کروں گا" ــــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر سلطان نے او۔ کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"چوہان یہ حرکت نہیں کر سکتا۔ اگر اس نے ایسی کوئی بات کرنی ہوتی تو وہ لازماً ایکسٹو سے بات کرتا۔ یہ سر سلطان کو براہ راست درخواست بھجوانا۔ یہ تو قطعی ناممکن ہے" ــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کیلئے اسے خیال آیا کہ وہ چوہان کو فون کر کے اس بارے میں براہ راست پوچھ لے لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا وہ پہلے اس درخواست کو دیکھ لینا چاہتا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد کال بیل بجی تو عمران اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر سر سلطان کا ذاتی چپڑاسی موجود تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

"بڑے صاحب نے یہ خط دیا ہے" ــــــ چپڑاسی نے کہا اور عمران نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لے کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر دروازہ بند کر کے وہ واپس سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس کے

چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لفافہ عام سا
تھا اور اس پر سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے الفاظ نمایاں
طور پر لکھے ہوئے تھے۔ لفافے کے ایک کونے میں پرائیویٹ کا
لفظ لکھ کر اس کے نیچے دو لکیریں ڈال کر اسے نمایاں کیا گیا تھا۔
لفافے پر ڈاکخانے کی مہریں بھی موجود تھیں۔ عمران نے اس کے اندر
موجود کاغذ نکالا۔ یہ واقعی سر سلطان کے نام باقاعدہ ایک درخواست
تھی اور اس کا مضمون وہی تھا جو فون پر سر سلطان نے بتایا تھا
نیچے چوہان کا نام اور اس کے دستخط موجود تھے۔ عمران غور سے
ان دستخطوں کو کافی دیر تک دیکھتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ دستخط
جعلی ہیں لیکن غور سے دیکھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ
دستخط واقعی چوہان کے ہیں۔ کیونکہ وہ ممبروں کے دستخطوں کو
بہت اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس نے خط میز پر رکھا اور ٹیلیفون
کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چوہان بول رہا ہوں" ____ دوسری طرف سے رابطہ
ہوتے ہی چوہان کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ____ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر" ____ چوہان کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم نے شادی کی جو درخواست سر سلطان کو بھجوائی تھی وہ میرے
سامنے پڑی ہوئی ہے" ____ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر" دوسری طرف سے چوہان نے جواب دیا اور عمران
کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ چوہان فوراً ہی تردید

کر دے گا۔ لیکن چوہان نے تو بغیر کسی تکلف کے اسے قبول کر
لیا تھا۔

"کیا واقعی یہ تمہاری درخواست ہے" ____ عمران کو اس بار
مجبوراً کہنا پڑا۔

"یس سر" چوہان نے اسی طرح مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میری بجائے سر سلطان کو درخواست بھجوانے
کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے" ____ عمران نے غراتے ہوئے
کہا۔ اسے حقیقتاً چوہان کی اس حرکت پر غصہ آ گیا تھا۔

"مجبوری تھی سر۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے اسے منظور نہیں
کرنا۔ میں نے سوچا کہ شاید سر سلطان میری سفارش کر دیں" ____
چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے

"تو تم شادی کرنا چاہتے ہو۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ سیکرٹ
سروس کا ممبر قانوناً شادی نہیں کر سکتا" عمران نے تیز لہجے میں کہا

"مجھے معلوم ہے۔ سر ____ مجھے ذاتی طور پر تو شادی کی خواہش
نہیں ہے۔ مگر میری والدہ بضد ہیں۔ اور ان کی حالت ایسی ہے
کہ میں انہیں انکار نہیں کر سکتا" ____ دوسری طرف سے چوہان
نے جواب دیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اگر واقعی یہی بات ہے تو میں اس پر غور کروں گا لیکن
تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے بعد تم سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں
رہو گے" ____ عمران والدہ کے حوالے پر چونک پڑا تھا۔ لیکن اس
نے مزید کوئی بات کرنے کی بجائے بات کو ٹال دیا تھا۔

"آپ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہوگا سر۔ لیکن میں والدہ کو
بہرحال انکار نہیں کرسکتا" ——— چوہان نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے میں عمران کو تمہارے پاس بھجوا رہا ہوں۔ وہ تم
سے اس معاملے میں تفصیلی بات چیت کرے گا۔ اس کے بعد اس
کی رپورٹ پر میں کوئی فیصلہ کروں گا" ——— عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"چوہان کی والدہ کہاں سے آگئی۔ یہ کوئی نیا چکر لگتا ہے" ———
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے
دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ لائبریری سے چوہان کی پرسنل فائل
نکالو اور اسے دیکھ کر مجھے بتاؤ کہ اس میں چوہان کے والدین
کے بارے میں کیا کوائف درج ہیں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"خیریت عمران صاحب ——— یہ بیٹھے بٹھائے چوہان کے
والدین کی چھان بین کیوں شروع کر دی آپ نے" ——— بلیک
زیرو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"تم پہلے فائل دیکھ کر مجھے کوائف بتاؤ۔ پھر تفصیل سے
بات ہوگی" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میں ابھی لے آتا ہوں ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے
بلیک زیرو نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد بلیک
زیرو کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"عمران صاحب فائل کے مطابق چوہان کے والد اس کے بچپن
میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ اور اس کی والدہ کے متعلق عجیب سی
بات درج ہے کہ چوہان جب یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا تو اس کی
والدہ آرگائن میں اپنے عزیزوں سے ملنے گئی تھی۔ کہ راستے میں بحری
جہاز طوفان کی زد میں آکر حادثے کا شکار ہوگیا۔ اور اس کی والدہ
ہلاک ہوگئی۔ مگر اس کی لاش باوجود کوشش کے دریافت نہیں ہوسکی۔
اور چوہان کو اس کے چچا نے اپنی سرپرستی میں لے لیا اور چوہان
جب انٹر سروسز ایجنسی میں ملازم ہوا تو کچھ عرصے بعد اس کا چچا
بھی فوت ہوگیا۔ اس کا چچا لاولد تھا اور چوہان چونکہ اپنے والدین
کا اکلوتا لڑکا تھا۔ اس لئے اب چچا کی وفات کے بعد وہ بالکل
اکیلا رہ گیا تھا۔ انٹر سروسز ایجنسی میں تین سال کی ملازمت کے
بعد وہ کمانڈوز میں شامل ہوگیا اور وہاں سے اسے سیکرٹ سروس
میں شامل کر لیا گیا" ——— بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
"ٹھیک ہے ——— مجھے بھی یہی باتیں یاد تھیں لیکن میں نے
سوچا کہ شاید میں کوئی بات بھول رہا ہوں" ——— عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"آخر ہوا کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے" ———
بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے سر سلطان کے فون سے لے
کر درخواست کے فلیٹ پر پہنچنے اور پھر بطور ایکسٹو۔ چوہان
سے ہونے والی بات چیت اسے بتا دی۔
"اوہ یہ تو واقعی انتہائی حیرت کی بات ہے۔ اگر اسے کوئی

درخواست دینا تھی تو وہ مجھے بھجواتا۔ اور چوہان تو ویسے بھی بیحد سنجیدہ آدمی ہے۔ اس نے یہ عجیب سی حرکت کیوں کی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال میں اس سے ملتا ہوں۔ فائل کے مطابق تو اس کی والدہ حادثے کا شکار ہو گئی تھی۔ اور اب چوہان نے اچانک اپنی والدہ کا ذکر کیا ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اگر واقعی چوہان نے اصرار جاری رکھا تو آپ کیا فیصلہ کریں گے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا

"دیکھو۔ فی الحال تو کوئی بات میرے ذہن میں نہیں ہے" عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ لباس تبدیل کر کے واپس آیا تو اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ چوہان کی اس حیرت انگیز درخواست نے واقعی اس کے ذہن کو اس قدر الجھا دیا تھا کہ وہ اب مسلسل سنجیدہ ہی نظر آ رہا تھا۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کیا آپ فلیٹ میں کچھ دیر رکیں گے میں فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"میں اس وقت ایک اہم انکوائری پر جا رہا ہوں۔ بطور انکوائری

آفیسر۔ اور پتہ ہے۔ مجھے انکوائری آفیسر کس نے مقرر کیا ہے۔ تمہارے چیف نے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"مجھے معلوم ہے کہ آپ چوہان کے پاس انکوائری کے لئے جا رہے ہوں گے۔ میں اسی سلسلہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں آ رہا ہوں میرا انتظار کیجئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے جلدی جلدی کہا اور اسکے ساتھ ہی دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا۔

"یا اللہ یہ سیکرٹ سروس کو اچانک کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے۔ اب چوہان سے ملنے سے پہلے صفدر سے ملنا ضروری تھا۔ نجانے صفدر کیا کہنا چاہتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بج اٹھی۔ اور عمران اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ صفدر آیا ہو گا۔ لیکن دروازے پر سلیمان ہاتھ میں شاپنگ بیگ اٹھائے کھڑا تھا۔

"ارے تم خود شاپنگ کرنے کیوں چلے گئے تھے۔ یہاں سے فون پر آرڈر دے دینا تھا۔ وہ لوگ فلیٹ پر سامان پہنچا دیتے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اگر ایک بار بھی انہوں نے فلیٹ کا راستہ دیکھ لیا تو باہر قرضہ لینے والوں کی ایک لمبی قطار نظر آئے گی یہ تو میرا دم ہے کہ میں انہیں یہاں آنے سے روکے رکھتا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے عمران سے بھی زیادہ برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے اب میں وہ پہلے والا عمران نہیں رہا۔ اب میں آفیسر ہوں

اب کس میں جرأت ہے کہ مجھ سے اپنا قرضہ یا اپنی سابقہ تنخواہوں
کے بل مانگ سکے" ——— عمران نے دروازہ بند کر کے سلیمان کے
ساتھ واپس راہداری میں مڑتے ہوئے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا
"آپ اور آفیسر ہونہہ ——— لفظ آفیسر کے بجے آتے ہیں
آپ کو" ——— سلیمان بھلا کب پیچھے ہٹنے والا تھا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں ۔کیوں نہ تمہارے خلاف کر دوں انکوائری
رپورٹ ۔ پھر دیکھنا اپنا حشر" ——— عمران نے سینہ تان کر
فاخرانہ لہجے میں کہا ۔
"کیا کہا انکوائری ۔کس چیز کی انکوائری" ——— سلیمان نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا
"اس بات کی انکوائری کہ تم شاپنگ کرتے وقت دکانداروں
سے مل کر کیا کیا گھپلے کرتے ہو ۔ چار روپے کی چیز کا بل چار سو
روپے بنواتے ہو" عمران نے سٹنگ روم کی طرف آتے ہوئے کہا
"تو آپ انکوائری آفیسر بنے ہیں" ——— سلیمان نے طنزیہ
انداز میں ہنستے ہوئے کہا ۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے انکوائری آفیسر
بننا کوئی انتہائی توہین آمیز سی بات ہو ۔
"ارے کیوں ۔تم ہنس کیوں رہے ہو ۔ انکوائری آفیسر تو بہت
بڑا افسر ہوتا ہے ۔ انتہائی با اختیار ۔ وہ چاہے تو کسی کے حق میں
انکوائری کر دے ۔ چاہے تو کسی کے خلاف کر دے ۔جس کے حق
میں انکوائری کرے گا ۔اسکی ملازمت قائم رہے گی ۔بلکہ اُسے تو
سرٹیفکیٹ مل جائے گا ۔کہ وہ انتہائی دیانتدار آدمی ہے ۔ اور

جس کے خلاف میں رپورٹ کر دوں گا ۔اس کا مستقبل تاریک ۔
اور معاشرے میں بھی اس کا کوئی مقام نہ رہے گا ۔اب بولو ہے
ناں با اختیار افسری" ——— عمران نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا
اور سلیمان ایک بار پھر ہنس پڑا ۔
"آپ نے رپورٹ ہی بھیجنی ہے ۔اس رپورٹ پر کیا ایکشن لیا
جاتا ہے ۔ لیا جاتا ہے یا نہیں ۔ آپ تو کچھ نہیں کر سکتے ۔ تو آپ
کرتے رہیں انکوائریاں ۔آپ اخبارات میں تو پڑھتے ہی رہتے ہیں
جس رفتار سے یہاں انکوائریوں کے آرڈر دیئے جاتے ہیں ۔
اس طرح سے تو یہاں ایک بھی ملازم اپنی ملازمت پر قائم نہیں
رہ سکتا ۔ مگر ان انکوائریوں کا ہوتا کیا ہے ۔کبھی آپ نے یہ بھی
سوچا ہے ۔ دنیا میں سب سے بے اختیار انکوائری کرنے والا
ہوتا ہے ۔آپ تو آفیسر کہہ رہے ہیں ۔اس کے پاس تو کلرک
جتنے بھی اختیار نہیں ہوتے ہونہہ آفیسر ہیں ۔میں نے سوچا کہ شاید
کسی پیداواری محکمے میں چپڑاسی لگ گئے ہیں" ——— سلیمان
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مڑ کر باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا ۔
"ارے ارے یہ پیداواری محکمہ کیا ہوتا ہے ۔ پیداوار تو اراضی
سے ۔ یا صنعتوں اور فیکٹریوں سے ہوتی ہے ۔محکموں سے کیا
پیداوار ہو سکتی ہے" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
"آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ اور کہتے ہیں میں افسر ہوں ۔ زمینوں
کارخانوں میں پیداوار جنس یا مال کی صورت میں ہوتی ہے اور بعض
محکمے ایسے ہوتے ہیں جہاں کرنسی نوٹوں کی پیداوار ہوتی ہے ۔ نقد

پیداوار" ___ سلیمان نے اونچی آواز میں جواب دیا اور عمران
نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔
" تو بھائی اور بنو انکوائری آفیسر۔ خواہ مخواہ خوش ہو رہے تھے
چوڑے ہو رہے تھے کہ آفیسر بن گئے ہیں۔ بقول سلیمان اصل
آفیسر تو پیداواری محکموں کے لوگ ہوتے ہیں چاہے چپڑاسی ہی
کیوں نہ ہوں" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
" سلیمان۔ سلیمان صفدر آ رہا ہے۔ اس کے لئے چائے کا پانی
رکھ دو چولہے پر" ___ اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا
" پہلے انکوائری کریں کہ چائے کی پتی، چینی کی خریداری، گیس کے
بل، چولہے کی مرمت، کراکری کی ٹوٹ پھوٹ اور دودھ میں پانی
کی ملاوٹ تو نہیں ہوئی۔ اگر ہوئی ہے تو اس کا تناسب کتنا ہے
اور گھپلا کتنا ہے۔ پھر یہ انکوائری رپورٹ حکام بالا کو بھجوا دیں اور
چائے کی بجائے نتیجے کا انتظار کریں کہ آپ کی انکوائری رپورٹ
کب ردی میں بکتی ہے اور اس پر کون کون سے پکوڑے رکھ
کر کھاتے ہیں" ___ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔
" لو اور سنو اب چائے پینے سے بھی گئے۔ اچھے انکوائری
آفیسر بنے تھے" عمران نے مایوسی بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔
" جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ جناب میں باز آیا آفیسر
بننے سے مجھے آپ اپنا خادم ہی سمجھ لیں۔ میں تو جناب سب
کماتا ہی اس لئے ہوں کہ آپ انتہائی ایماندارانہ شاپنگ کر سکیں
آپ کی ایمانداری کی دھومیں تو پورے پاکیشیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔

جناب آغا سلیمان پاشا صاحب" ___ عمران نے انتہائی
خوشامدانہ لہجے میں کہا
" بس بس زیادہ خوشامد کی ضرورت نہیں چائے کا وقت ہوتا
ہے۔ یہ نہیں کہ جس کا جب جی چاہا چائے پی لی۔
جب وقت آئے گا اور میں اپنے لئے بناؤں گا تو آپ کو بھی
دے دوں گا۔ ایک پیالی" ___ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ کال بیل
بج اٹھی۔
" صفدر آیا ہو گا دروازہ کھولو" عمران نے چونک کر کہا۔
" اچھا" ___ سلیمان نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد سلیمان
تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد
صفدر اور چوہان دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔
" ارے ارے چوہان کو بھی ساتھ لے آئے ہو۔ اس کی تو
میں نے انکوائری کرنی تھی۔ اور اس کے پاس جا کر کرنی تھی۔
چلو اور کچھ نہیں ایک پیالی چائے تو مل جاتی۔ یہاں تو الٹا چائے
پلوانی بھی پڑے گی اور انکوائری بھی گئی اب گھر آئے مہمان
کے خلاف تو انکوائری رپورٹ دی بھی نہیں جا سکتی۔ یہ تو
آداب مہمانداری کے خلاف ہے" ___ عمران نے چوہان کو
صفدر کے ساتھ دیکھتے ہی چونک کر کہا تو صفدر اور چوہان
دونوں ہنس پڑے۔
" عمران صاحب آپ جو جی چاہے انکوائری رپورٹ میں لکھ

دینا۔ بہرحال میری طرف سے ڈنر کی دعوت ہو گئی" ____ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر تھام لیا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی طاری ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا خیریت" ____ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے آغا سلیمان پاشا ٹھیک کہہ رہا تھا کہ انکوائری آفیسر بیچارے کی واقعی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ چوہان بھی یہی کہہ رہا ہے کہ جو جی چاہے انکوائری رپورٹ میں لکھ دینا۔ یا اللہ بڑی منتوں، دعاؤں کے بعد آفیسر بننے کا موقع ملا تھا۔ وہ بھی گیا" ____ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور صفدر اور چوہان دونوں ہنس پڑے۔

"عمران صاحب چیف نے آخر آپ کو انکوائری کرنے کے لئے کیوں کہا ہے۔ جب چوہان کہہ رہا ہے کہ وہ والدہ کی وجہ سے مجبور ہے۔ اور اس کے تمام نتائج بھی بھگتنے کے لئے تیار ہے۔ تو پھر انکوائری کس بات کی" ____ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"چوہان تمہیں سفارشی بنا کر کیوں لے آیا ہے۔ یہ بھی پوچھا ہے اس سے" ____ عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں جب چیف نے اسے فون پر بتایا کہ عمران انکوائری کرے گا تو اس نے مجھے فون کیا مجھے پہلے سے معلوم تھا کہ چوہان نے یہ درخواست سر سلطان کو بھجوائی ہے۔ اور

مجھے ہی کیا۔ سارے ممبرز کو اس کا علم ہے۔ بلکہ سب نے مل کر اسے یہ مشورہ دیا تھا کہ تحریری درخواست سر سلطان کو بھجوائی جائے ان کی سفارش سے شاید چیف مان جائے۔ میں اسے ساتھ لے کر یہاں اس لئے آیا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ چیف نے آپ کو کس بات کی انکوائری کرنے کے لئے کہا ہے" ____ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس بات کی کہ کیا واقعی چوہان والدہ کی وجہ سے مجبور ہے کیونکہ مجبوری کی معافی تو شریعت میں بھی ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ شادی تو ایک طرف چوہان کو کوئی ایسی سزا بھی مل سکتی ہے کہ شاید اس کے تصور میں بھی نہ ہو" ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں آیا۔ اور اس نے چائے کے برتن اور بسکٹ وغیرہ میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔

"اس میں سزا کا کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ چوہان کوئی جرم تو نہیں کر رہا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ اسے سیکرٹ سروس کے کسی دوسرے شعبے میں منتقل کر دیا جائے گا بس" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں سرکاری ملازم ہو۔ ایکسٹو کے ماتحت ہو۔ تمہیں ملازمت کے قوانین کا تو علم ہو گا کہ کوئی بھی ماتحت اپنے آفیسر

کی بجائے کسی دوسرے کو کوئی درخواست براہ راست نہیں بھجوا
سکتا اور جہاں تک سفارش کا تعلق ہے تمہیں یقین ہے کہ
سرسلطان چوہان کی سفارش بھی کریں گے اور چیف سفارش
مان بھی لے گا۔ اگر کوئی مجبوری تھی تو تم لوگ یہ بات براہ راست
چیف کے نوٹس میں بھی لے آسکتے تھے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ
اور زیادہ سنجیدہ ہوتا گیا۔

"ہمیں تو واقعی ان قوانین کا علم نہ تھا"۔۔۔۔ صفدر نے سر
ہلاتے ہوئے کہا اور چوہان کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات
ابھر آئے۔

"قانون سے لاعلمی کوئی بہانہ نہیں ہوتی سمجھے۔ اب چوہان
مجھے صرف یہ بتائے گا کہ اس کی والدہ کہاں ہیں۔ تاکہ میں ان سے
مل کر ان سے بات چیت کروں اور پھر رپورٹ چیف کو دوں۔
فیصلہ بہرحال چیف ہی کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے چائے کی
چسکی لیتے ہوئے کہا

"عمران صاحب میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ میں اپنے
ماں باپ کا اکلوتا لڑکا ہوں اور۔۔۔" چوہان نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے یہ تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔ چیف نے مجھے پہلے
ہی اس معاملے میں بریف کر دیا ہے۔ کہ تم ماں باپ کے اکلوتے
لڑکے تھے۔ تمہارے والد فوت ہو گئے۔ اس کے بعد تمہاری والدہ
اپنے رشتہ داروں سے ملنے بحری جہاز پر آرگائن جا رہی تھیں
کہ جہاز حادثے کا شکار ہو گیا۔ اور تمہاری والدہ کے متعلق یہ اطلاع ملی

کہ وہ ڈوب گئی ہیں۔ مگر ان کی نعش نہ مل سکی۔ اور تمہارے
چچا نے تمہیں اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ اس کے بعد تمہارے
چچا جو لاولد تھے وفات پا گئے اور تم بھری دنیا میں اکیلے رہ گئے
اور تم یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انٹر سروسز ایجنسی میں ملازم
ہو گئے۔ وہاں سے کمانڈوز میں چلے گئے اور وہاں سے تمہیں سیکرٹ
سروس میں لے لیا گیا یہی تفصیل ہے ناں" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو چیف اس قدر تفصیل سے جانتا ہے۔ بہرحال ٹھیک
ہے آج سے آٹھ دس روز پہلے میں صفدر صاحب کے ساتھ اپنے
فلیٹ میں موجود تھا کہ مجھے آرگائن سے ایک ٹیلیگرام ملا۔ جس میں
بتایا گیا کہ میری والدہ اس بحری جہاز کے حادثے میں ہلاک نہیں
ہوئی تھیں بلکہ انہیں بچا لیا گیا تھا۔ لیکن ان کی یاداشت ختم
ہو گئی تھی اور چہرے پر اس قدر زخم آ گئے تھے کہ انہیں کوئی
پہچان نہ سکا۔ زخم تو مندمل ہو گئے لیکن یاداشت نہ لوٹ سکی۔
چنانچہ آرگائن کی ایک سماجی تنظیم کے بتائے ہوئے ادارے میں وہ
رہنے لگیں۔ اور اس طرح بہت طویل عرصہ گزر گیا۔ اچانک وہ
سیڑھیوں سے گریں اور بے ہوش ہو گئیں۔ جب انہیں ہوش
آیا تو ان کی یاداشت لوٹ آئی۔ چنانچہ انہوں نے میرے متعلق
بتایا۔ یہاں پاکیشیا میں مجھے تلاش کیا جاتا رہا۔ لیکن کئی سال
گزر گئے اور میرا پتہ معلوم نہ ہو سکا۔ کیونکہ میں نے والدین
اور چچا کی وراثت میں ملنے والی تمام جائیداد اس وقت ہی فروخت
کر دی تھی جب میں کمانڈوز میں تھا اور آپ تو جانتے ہیں کہ

سیکرٹ سروس میں شفٹنگ کے وقت وہاں کمانڈوز کے کاغذات
میں مجھے ایک حادثے میں ہلاک شدہ دکھایا گیا تھا تاکہ کسی کو
یہ علم نہ ہو سکے کہ میں سرکاری طور پر سیکرٹ سروس میں شامل
ہو گیا ہوں ۔ اس اطلاع کے بعد میری والدہ رو پیٹ کر بیٹھ
گئی ۔ آج سے ایک ماہ پہلے ایک روز اچانک بازار میں مجھے
میرا ایک دور کا عزیز مل گیا ۔ وہ آرگائن میں رہتا ہے ۔ یہاں
کسی بزنس کے سلسلہ میں آیا ہوا تھا ۔ اس نے مجھے پہچان
لیا پھر سابقہ حوالہ جات کے بعد مجھے بھی یقین آگیا ۔ ظاہر ہے
اس قدر طویل عرصے کے بعد کسی عزیز سے اچانک ملاقات
ہو جانا میرے لئے واقعی انتہائی مسرت آمیز بات تھی چنانچہ
میں اسے اپنے فلیٹ میں لے آیا ۔ وہاں خوب گپ شپ ہوئی
میں نے اسے بتایا کہ میں حادثے میں ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ بچ
گیا تھا ۔ میں نے بھی اسے ایسی ہی کہانی سنائی کہ میری
یادداشت ختم ہو گئی تھی ۔ جو کافی عرصے بعد بحال ہوئی اور
اب میں فری لانسر بزنس مین ہوں ۔ اس نے مجھے میری والدہ
کے متعلق بتایا تھا ۔ پہلے تو مجھے یقین نہ آیا ۔ مگر اس نے مجھے
آرگائن آنے کی دعوت دی اور ایک پتہ بھی دیا مگر ظاہر ہے
مجھے اسکی بات پر یقین ہی نہ آیا تھا اس لئے میں وہاں نہ گیا ۔ مگر
گذشتہ دنوں مجھے ٹیلیگرام ملا یہ ٹیلیگرام اسی سماجی ادارے کی
طرف سے تھا جہاں میری والدہ رہ رہی ہیں ۔ اس میں میری
والدہ کی یادداشت غائب ہونے اور بحال ہونے کی پوری تفصیل

دی گئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا کہ میری والدہ مجھ سے ملنے
فلاں فلائٹ پر پاکیشیا پہنچ رہی ہیں ۔ اور میں نے صفدر اور
دوسرے ساتھیوں سے مشورہ کیا ۔ چنانچہ ہم سب ایئرپورٹ
گئے ۔ والدہ آئیں ۔ میں تو انہیں نہ پہچان سکا لیکن انہوں نے
مجھے سب دوستوں میں پہچان لیا اور مجھے مل کر رونے لگیں ہم
نے ایک کوٹھی کرایہ پر لے لی تھی ۔ چنانچہ والدہ کو وہاں رکھا گیا
اب میری والدہ نے مجھ سے اصرار کیا کہ وہ بیمار ہیں بہت بوڑھی
ہو چکی ہیں ۔ کسی بھی لمحے وہ مر سکتی ہیں اس لئے ان کی بڑی خواہش
ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میرے سر پر سہرا باندھیں ۔ آرگائن میں
انہوں نے میرے لئے ایک رشتہ بھی ڈھونڈھ لیا ۔ میں نے ظاہر
ہے انکار کر دیا ۔ مگر والدہ نے اس قدر دکھی لہجے میں منت کی اور
ایسی ایسی باتیں کیں کہ مجبوراً مجھے تیار ہونا پڑا ۔ لیکن اب میں
والدہ کو تو نہ بتا سکتا تھا کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے ۔ بہرحال
میں نے سب دوستوں سے مشورہ کیا ۔ آخر کار یہ طے پایا کہ میں
براہ راست سر سلطان کو درخواست بھیج کر دیکھوں شاید مجھے اجازت
مل جائے چنانچہ میں نے درخواست بھیج دی ۔ یہ ہے ساری بات ۔
چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"تمہاری والدہ اب کہاں ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا

"وہ واپس آرگائن چلی گئی ہیں اور مجھے کہہ گئی ہیں کہ میں ایک ماہ
کے اندر اندر انہیں اطلاع دوں کہ میں شادی کرنے کب آرگائن پہنچ
رہا ہوں" ۔۔۔۔ چوہان نے جواب دیا ۔

"تم نے مجھے بتایا ہی نہیں میں تمہاری والدہ سے ملتا۔ اور پھر کوئی صحیح حل نکال لیا جاتا اس مشکل کا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"آپ ان دنوں جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ بیرون ملک گئے ہوئے تھے"۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔ تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واقعی تمہاری والدہ ہیں"۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے اچانک پوچھا۔

"جو آپ کے ذہن میں ہے۔ وہی میرے اور صفدر صاحب کے ذہن میں بھی پیدا ہوا تھا۔ مگر والدہ نے جب پوری تفصیل سے درست اور صحیح حوالے دیئے تو مجھے یقین آ گیا۔ ویسے بھی میری فرضی والدہ کو سامنے آ کر مجھ سے کسی نے کیا لینا تھا۔ نہ میرے پاس کوئی جائیداد ہے۔ اور نہ کوئی رقم۔ یہ بات تو میں نے پہلے ہی اپنے عزیز کو بتا دی تھی کہ میں نے ساری وراثتی جائیداد فروخت کر کے اس کی رقم ایک فلاحی ادارے کو دے دی تھی"۔۔۔ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ میں چیف کو ساری تفصیل بتا دوں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمہیں کوئی سزا دینے کی بجائے تمہاری مجبوری کو سمجھتے ہوئے کوئی مناسب حل نکال لے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور چوہان کا چہرہ چمک اٹھا۔

"ویسے عمران صاحب یہ قطعی میری ذاتی خواہش نہیں ہے۔ میں صرف بوڑھی والدہ کی خواہش کے سامنے مجبور ہو گیا ہوں۔ ورنہ مجھے بھی معلوم ہے کہ شادی کے بعد میں کسی صورت سیکرٹ سروس میں نہیں رہ سکتا اور سیکرٹ سروس سے علیحدگی میرے لئے بھی ایک لحاظ سے موت کے برابر ہے۔ مگر میں کیا کروں۔ ایک ماں کو جس نے ساری عمر دکھ ہی دیکھے ہیں کیسے انکار کر دوں"۔۔۔ چوہان نے انتہائی پر خلوص لہجے میں کہا۔

"نہیں انہیں کوئی دکھ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد صفدر اور چوہان دونوں اجازت لے کر چلے گئے اور عمران کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا۔ بحیثیت ایکسٹو اس کے لئے یہ انتہائی مشکل مرحلہ تھا اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا کیا حل نکالا جائے۔ چوہان جیسے آدمی کو سیکرٹ سروس سے علیحدہ کرنا بھی سیکرٹ سروس کے ساتھ زیادتی ہے اور سیکرٹ سروس کا ممبر رہتے ہوئے وہ اسے شادی کی اجازت نہ دے سکتا تھا اور اگر شادی کی اجازت نہ دی جاتی تو اس کی بوڑھی ماں کو تکلیف ہوتی۔ اور ظاہر ہے عمران جب اپنی ماں کا اس قدر احترام کرتا تھا تو وہ دوسروں کی ماں کے جذبات کا بھی اتنا ہی احترام کرتا تھا

"کیا بات ہے صاحب آپ خاصے پریشان نظر آ رہے ہیں"۔ اچانک سلیمان کی ہمدردانہ آواز سنائی دی وہ برتن سمیٹنے آیا تھا۔

"کچھ نہیں شادی کی پریشانی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو

سلیمان چونک پڑا۔

" شادی کی پریشانی کیا مطلب کیا آپ نے کوئی خفیہ شادی کر لی ہے" ـــــ سلیمان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" شادی کا مطلب ہی یہی ہے کہ سب کے سامنے شادی کی جائے۔ خفیہ شادی تو دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے۔ میری بات نہیں ہو رہی۔ چوہان شادی کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس کی بوڑھی ماں کی آخری خواہش ہے اور چیف ظاہر ہے۔ اسے اجازت نہیں دے سکتا" ـــــ عمران نے کہا۔

" بڑی آسانی سے مل سکتی ہے۔ آپ چیف اور چوہان دونوں کی اکٹھی شادی کرا دیں۔ پھر تو چیف کو کوئی اعتراض نہ رہے گا۔ ویسے بھی چیف کی والدہ کی بھی یہی خواہش ہے۔ چیف کو بھی تو اپنی والدہ کا احترام کرنا چاہیئے اور اگر چیف پھر بھی شادی نہ کرنے پر ضد کرے تو پھر چیف کے باورچی کی شادی کرا دیں۔ کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی چاہیئے" ـــــ سلیمان نے برتن سمیٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران ہنس پڑا۔

" لیکن چوہان کی شادی تو آرگائن میں ہو رہی ہے۔ اس کی والدہ کے عزیز وہاں رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے عزیزوں میں چوہان کی شادی کرنا چاہتی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

" کوئی بات نہیں آرگائن کا شہر تو پوری دنیا میں مشہور ہے" ـــــ سلیمان نے کہا۔

" اوہ یہ بات ہے تو چلو ایسا کرتے ہیں۔ تمہیں آرگائن بھیج دیتے ہیں۔ تم جا کر ان لوگوں سے ملو جہاں چوہان کی والدہ نے اس کا رشتہ طے کیا ہے۔ اور وہاں اپنا رشتہ بھی ڈھونڈھ لینا" ـــــ عمران نے کہا

" مجھے کیا ضرورت ہے۔ میرے لئے یہاں رشتوں کی کمی ہے۔ میں ذرا منہ سے تو نکالوں پھر دیکھنا رشتوں کی ایک قطار لگ جائے گی۔ اب میں آپ کی طرح نہیں ہوں کہ آپ کے لئے آپ کی والدہ کو جوتیاں گھسانی پڑیں۔ پھر شاید کوئی ایسا عقل کا اندھا مل جائے جو اپنی چاند سی بیٹی کو کنوئیں میں دھکا دینے کو تیار ہو جائے" ـــــ سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر چلا گیا۔

" آرگائن جانا ہی پڑے گا پھر پتہ چلے گا کہ اصل چکر کیا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر۔ آرگائن کی سیر کی تیاری کرو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آرگائن کی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ـــــ بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز اور حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اسے صفدر اور چوہان کی یہاں آمد اور پھر ان سے ہونے والی ساری بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ وہاں آرگائن جا کر ان سارے

واقعات کی تحقیقات کی جائے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا
"ہاں اور اگر واقعی اس کے پیچھے کوئی خاص بات نہیں ہے
تو پھر میرا خیال ہے کہ چوہان کو شادی کی اجازت دے دی جائے
اور اسے سیکرٹ سروس سے فارغ کر کے آرگائن میں سیکرٹ سروس
کا فارن ایجنٹ مقرر کر دیا جائے۔ اس کے سوا اور کوئی صورت
نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"مگر آرگائن تو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ وہاں پاکیشیا کے کسی
فارن ایجنٹ کی تقرری کا کیا جواز ہو سکتا ہے" بلیک زیرو نے کہا
"تمہیں پتہ ہے کہ آرگائن کافرستان سے ملحقہ ہے اور بظاہر تو
آرگائن ایک علیحدہ ملک ہے لیکن درحقیقت وہ کافرستان کے تابع
ہے۔ اس لئے وہاں کا فارن ایجنٹ کافرستان کے خلاف بھی کام میں
لایا جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ تو آپ کا خیال ہے
کہ میں جا کر وہاں انکوائری کروں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا
"میں تو انکوائری آفیسر بننے پر بے حد خوش ہوا تھا۔ لیکن آغا سلیمان
پاشا نے مجھے اس کی حیثیت بتا دی ہے اس لئے اب یہ عہدہ جلیلہ
تم خود سنبھالو۔ دوسری بات یہ کہ اگر سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو وہاں
بھیجا گیا یا میں گیا تو یہ بات چوہان سے مخفی نہ رہے گی۔ اور میں
چاہتا ہوں کہ چوہان کو اس انکوائری کا علم نہ ہو سکے" ـــــ
عمران نے کہا
"ٹھیک ہے۔ آپ چوہان سے مزید تفصیلات معلوم کر لیں

اس کے بعد میں خود وہاں چلا جاؤں گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا
اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ہوٹل شیرٹن کا ہال اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے مردوں
اور عورتوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور ہر طرف رنگ برنگے لہراتے
ہوئے آنچل اور تھری پیس سوٹوں کی بہار تھی۔ آج یہاں ایک خصوصی
فنکشن تھا اور اس فنکشن کی خاصی پبلسٹی کی گئی تھی۔ اس لئے
سیٹیں ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی تھیں۔ فنکشن ایک ورائٹی شو
کی صورت میں تھا۔ سٹیج کے قریب ایک میز پر جوزف اور جوانا بھی
موجود تھے چونکہ اس ورائٹی شو کی پبلسٹی میں ایک آئٹم ایسا بھی شامل
تھا جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ دنیا کا سب سے معروف پیشہ ور
قاتل جس نے اب جرائم سے توبہ کر لی ہے اور جس کی خصوصیت
یہ رہی ہے کہ اس نے قتل کرنے کے لئے کبھی کسی ہتھیار کا سہارا
نہیں لیا۔ اپنے تجربات سے پبلک کو آگاہ کرے گا۔ اور خالی ہاتھوں
سے کسی کی جان لینے کے سوا ایسے طریقے بتائے گا جو بظاہر اس قدر
سادہ ہوں گے کہ کوئی ان پر یقین نہ کرے گا لیکن عملی طور پر یہ سو

فیصد درست ثابت ہوں گے۔ اسی آئیٹم نے جوانا کو متاثر کیا تھا۔ اور پھر جوانا نے اپنی اور جوزف دونوں کے لئے سیٹیں بک کرا لی تھیں اور اب وہ دونوں سٹیج کے قریب ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے مشروبات پینے میں مصروف تھے۔ ان دونوں کے جسموں پر بھی تھری پیس سوٹ تھے لیکن ان کے قدو قامت اور وجاہت پورے ہال میں اس قدر نمایاں تھی کہ سب کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں یہ پیشہ ور قاتل کون ہو سکتا ہے۔ ایسا کون آدمی ہو گا جو اس قدر مشہور پیشہ ور قاتل ہو اور میں اسے نہ جانتا ہوں"۔۔۔۔ جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب لوگوں کو بیوقوف بنانے اور روپیہ کمانے کے ہتھکنڈے ہیں جوانا۔ جسے پیشہ ور قاتل بنا کر سٹیج پر پیش کیا جائے گا۔ اس بیچارے نے اپنی زندگی میں کبھی انسان تو ایک طرف رہا چھپکلی نہ ماری ہو گی"۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں شاید تمہاری بات درست ہو۔ اسی لئے تو میں آیا ہوں کہ اگر واقعی یہ سب کچھ فراڈ ہے تو پھر اس فراڈ کا بھانڈہ یہیں پھوٹ جانا چاہیئے۔ میں اس طرح لوگوں کو احمق بنانے کی اجازت نہیں دے سکتا"۔۔۔۔ جوانا نے جذباتی لہجے میں کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے یہ سب لوگ واقعی ورائٹی شو دیکھنے آئے ہیں"۔۔۔۔ جوزف آج باقاعدہ فلاسفر بنا ہوا تھا۔

"تو اور کس لئے آئے ہیں"۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر کہا۔

"ہوٹل شیرٹن کے فنکشن میں آئے ہیں۔ یہی ورائٹی شو اگر کسی عام سی عمارت میں کیا جاتا تو دس روپے والی ایک ٹکٹ بھی نہ بکتی۔ مگر ہوٹل شیرٹن میں چاہے بندر کا تماشہ کیوں نہ دکھایا جائے یہاں ایک ہزار روپے فی سیٹ کی ٹکٹیں ہفتہ پہلے بک ہو جائیں گی۔ دراصل لوگوں نے ورائٹی شو کیلئے رقم ادا نہیں کی ہوٹل شیرٹن کا فنکشن اٹنڈ کرنا اعلیٰ طبقے کی سماجی ضرورت ہے"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ آج تو تم پورے فلاسفر لگ رہے ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ تمہیں سوائے افریقہ کی جھیلوں، دلدلوں، وچ ڈاکٹروں کے ناموں کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا"۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف ہنس پڑا۔

"وہ تو میرے خون میں رچے ہوئے ہیں یہ باتیں جو میں تم سے کر رہا ہوں یہ باتیں میں نے باس کے ساتھ رہتے ہوئے سیکھی ہیں" جوزف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات چیت ہوتی ورائٹی شو کے آغاز کا اعلان ہو گیا اور وہ دونوں چونک کر سٹیج کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دو گھنٹے تک ورائٹی شو کے مختلف آئیٹم دکھائے جاتے رہے اور ہال برابر تالیوں سے گونجتا رہا۔ آخر میں ورائٹی شو ختم ہو گیا لیکن وہ آئیٹم نہ دکھایا گیا جسے دیکھنے کے لئے جوانا یہاں آیا تھا۔

"معزز خواتین و حضرات پیشہ ور قاتل والا آئیٹم اس لئے پیش نہیں کیا جا سکا کہ حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے ہم

معذرت خواہ ہیں" ـــــ مینجر نے سٹیج پر آکر کہا اور پھر سٹیج کے گرد
پردے پھیلتے چلے گئے اور جوانا کے چہرے پر یکلخت مایوسی کے آثار
پھیل گئے۔

" خواہ مخواہ وقت ضائع کیا۔ آؤ چلیں" ـــــ جوانا نے اٹھتے
ہوئے کہا اور جوزف بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن پھر وہ ہال
کے مین گیٹ سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک ویٹر تیزی سے ان کے
قریب آیا۔

"معاف کیجئے جناب کیا آپ کا نام مسٹر جوانا ہے" ـــــ ویٹر
نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیوں" جوانا نے چونک کر ویٹر کو غور سے دیکھتے ہوئے
کہا۔ جوزف بھی حیرت سے ویٹر کو دیکھنے لگا۔

"مسٹر اینڈی روبر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ دوسری منزل کمرہ
نمبر بارہ" ـــــ ویٹر نے کہا۔

"اینڈی روبر۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تشکریہ"
جوانا نے چونک کر ویٹر سے کہا اور پھر جوزف کا بازو پکڑ کر وہ
تیزی سے دوبارہ ہال کی طرف بڑھ گیا اس کے چہرے پر چمک
سی ابھر آئی تھی۔

"کون ہے یہ اینڈی روبر" جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا

"اینڈی روبر کاسٹریا کا معروف ترین پیشہ ور قاتل ہے۔
اسے عرف عام میں بلیک ڈیتھ کہا جاتا تھا۔ اگر یہ وہی ہے تو
پھر واقعی اس سے مل کر لطف آجائے گا۔ ماسٹر کلرز کے زمانے

میں وہ میرا بڑا گہرا دوست رہا ہے" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ کر کمرہ
نمبر بارہ کی طرف بڑھنے لگے۔ کمرہ نمبر بارہ کے باہر نیم پلیٹ پر
اینڈی روبر کا نام چٹ پر درج تھا جوانا نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔
تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا اور جوزف نے دیکھا کہ دوسری طرف
ایک ادھیڑ عمر آدمی ویل چیئر پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ سر
سے گنجا تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ آنکھوں میں سرخی اور
چہرے پر درشتی نمایاں تھی۔ جسامت کے لحاظ سے وہ کافی مضبوط
آدمی نظر آ رہا تھا۔ لیکن ٹانگوں کے اوپر ایک کمبل رکھا ہوا تھا۔

"ارے تم اینڈی روبر۔ تم اور یہاں۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا
کہ تم سے یہاں ملاقات ہو سکتی ہے" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو
اینڈی روبر کے سخت چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی دوسرے لمحے
ان دونوں نے انتہائی پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ ان کا انداز ایسا
تھا کہ کافی طویل عرصے بعد دو پرانے دوست ملے ہوں۔

"یہ مسٹر جوزف ہیں۔ میرے ساتھی اور جوزف یہ ہے روبر جس
کے متعلق میں نے تمہیں بتایا تھا" جوانا نے علیحدہ ہونے کے بعد جوزف
اور روبر کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور دونوں نے مسکراتے ہوئے
مصافحہ کیا اور پھر وہ کمرے کے اندر آ گئے۔ اینڈی روبر اسی ویل چیئر
پر بیٹھا رہا۔ جبکہ جوانا اور جوزف کمرے میں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کونسی شراب پینا پسند کرو گے مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں سب
کچھ ملتا ہے" ـــــ روبر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"میں نے شراب پینا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے لائم جوس منگوا لو
ہمارے لئے اور آپ جو چاہے پیتے رہو" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم نے شراب پینا چھوڑ دیا ہے۔ یہ کیسے
ممکن ہے۔ شراب کے بغیر تم زندہ کیسے ہو" ____ اینڈی روبر نے
اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے بیٹھے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی اسکے سامنے جوانا بیٹھا ہوا ہے
"میں تو کیا شراب پیتا تھا۔ جوزف سارا دن اور ساری رات
شراب پیتا تھا۔ اس نے بھی چھوڑ دی ہے۔ بہرحال چھوڑو اس
بات کو یہ بتاؤ کیا تم ہی یہاں ورائٹی شو میں آئیٹم پیش کرنے آئے
تھے" ____ جوانا نے کہا
"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ تم یہی آئیٹم دیکھنے آئے ہو گے۔
لیکن واقعی یہاں کی حکومت نے اس آئیٹم کو پیش کرنے کی اجازت
نہیں دی۔ اس لئے مسئلہ خراب ہو گیا ہے۔ میں نے کھڑکی میں
سے تمہیں گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو پہچان لیا۔ اس
لئے ویٹر کو بھیجا تھا۔ بتاؤ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے معلوم تو ہوا تھا
کہ ماسٹر کلرز ختم ہو گیا ہے اور تم مستقل طور پر پاکیشیا میں رہ
رہے ہو۔ لیکن یہاں تمہارے دھندے کا کیا سکوپ ہو سکتا
ہے" ____ روبر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے دھندہ بھی چھوڑ دیا ہے" ____ جوانا نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا تو روبر کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ سا ہو
گیا۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ایسے

محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔
"ارے کیا ہوا تمہیں اس میں اس قدر حیرت زدہ ہونے یا
پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں یہ ناممکن ہے۔ میں اسے کبھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ ماسٹر
کلر کا جوانا اور دھندہ چھوڑ دے۔ نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ یا تو
تم جوانا نہیں ہو یا پھر تم کسی خاص مقصد کیلئے میرے سامنے
جھوٹ بول رہے ہو" ____ روبر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔
"تمہاری حیرت بجا ہے۔ اس لئے کہ تم میرے اس زمانے کے
واقف ہو جب یہ دھندہ میرے خون میں شامل تھا۔ اس لئے
تمہیں یقین نہیں آ رہا۔ مگر یہ بات درست ہے کہ میں نے دھندہ
چھوڑ دیا ہے" ____ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ویری بیڈ۔ میں تو خوش ہوا تھا کہ چلو جوانا مل گیا ہے۔ اب
میرا مسئلہ حل ہو جائے گا" ____ روبر نے انتہائی مایوسانہ لہجے
میں کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔
"مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کیا مطلب۔ کیا اس ورائٹی شو کے
علاوہ اور بھی کوئی مسئلہ ہے تمہارا" ____ جوانا نے چونک کر کہا۔
"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم یہ وعدہ کرو کہ یہ بات تمہارے
اور تمہارے اس ساتھی کے علاوہ کسی تیسرے کو معلوم نہ ہو گی" ____
روبر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"کیا اس بات کا تعلق تمہارے سابقہ دھندے سے ہے" ____

جوانا نے کہا۔
"ہاں تم جانتے ہو کہ جب سے میری دونوں ٹانگیں بیکار ہوئی ہیں
میں اب خود یہ دھندہ کرنے کے قابل نہیں رہا۔ اس لئے اب میں
صرف بکنگ کرتا ہوں اور آگے دوسروں سے کام کرواتا ہوں۔ مجھے
پاکیشیا میں ایک کام ملا۔ کام معمولی تھا لیکن معاوضہ میری توقع سے
زیادہ تھا۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ یہ ورائٹی شو کرنے والی پارٹی بھی
میری ہی ہے۔ اوٹ کیلئے یہ مناسب دھندہ تھا۔ لیکن یہاں کی
پسماندہ حکومت نے مجھے آئٹم پیش کرنے سے روک دیا۔ بہرحال اس
سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ اب میں سوچ ہی رہا تھا کہ یہاں کس آدمی کو
ہائر کیا جائے کہ کھڑکی سے دیکھتے ہوئے تم مجھے نظر آ گئے تو میں
بے حد خوش ہوا۔ کہ اب میرا کام یقینی طور پر ہو جائے گا۔ لیکن تم کہہ
رہے ہو کہ تم اب دھندہ چھوڑ چکے ہو۔ چلو ایسا کرو پھر یہاں کسی
ایسے آدمی کا نام مجھے بتا دو جو کام بھی کر سکے اور با اعتماد بھی ہو" ——
اینڈی روبر نے پھر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تم پہلے مجھے بتاؤ گے کہ کام کیا ہے تاکہ اس کام کے مطابق
تمہارے لئے کسی آدمی کا بندوبست کیا جا سکے" جوانا نے کہا۔
"پہلے تم وعدہ کرو گے کہ اگر تم اس کام میں میری مدد نہ کرو گے یا
نہ کر سکو گے تو تم اسے آؤٹ بھی نہ کرو گے" —— اینڈی روبر
نے کہا۔
"اگر تمہارے کام سے پاکیشیا کی سلامتی کو کوئی خطرہ نہ ہو گا تو
میرا وعدہ رہا۔ کہ کسی کو نہ بتاؤں گا" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کی سلامتی۔ ارے میرا کسی ملک کی سلامتی سے کیا تعلق۔
میرا کام تو بہت چھوٹا سا ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے
"یہاں میرے کام کا تعلق ایک بزنس مین سے ہے۔ اس کا نام
اکبر راٹھور بتایا گیا ہے۔ وہ یہاں کی زرعی ادویات بنانے والی ایک
بڑی کمپنی راٹھور انٹرپرائزز کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے۔ لیکن اس کا اصل
دھندہ منشیات ہے۔ اس منشیات کے دھندے کی وجہ سے اس کا
جھگڑا کاسٹریا میں میری پارٹی سے ہو گیا ہے۔ اور میری پارٹی چاہتی
ہے کہ اس اکبر راٹھور کو درمیان سے ہٹا دیا جائے۔ بس اتنی سی بات
ہے" —— اینڈی روبر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا کا منہ بن گیا۔
"اوہ یہ تو بالکل تھرڈ کلاس کام ہے۔ اس کے لئے تو تمہیں خود
ہی کوئی آدمی ہائر کرنا پڑے گا۔ میں تو اس فیلڈ کے کسی آدمی کو نہیں
جانتا۔ اور نہ یہاں کی زیر زمین دنیا سے میں نے کوئی تعلق رکھا ہے"
جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے کچھ ٹپس حاصل
کی تھیں۔ ان پر کام کروں گا۔ بہرحال تم سے مل کر بے حد مسرت
ہوئی ہے۔ لیکن جب تم نے دھندہ چھوڑ دیا ہے تو اب کیا کر رہے
ہو۔ اور پھر یہاں پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک میں" —— اینڈی
روبر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
"ایک شخص ہے۔ علی عمران۔ اس کی ملازمت کر لی ہے۔
او۔ کے اب اجازت دو۔ تم ابھی کچھ دن تو یہاں رہو گے" ——
جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ۔ بیٹھو تو سہی۔ ابھی تو میں نے تمہارے لئے کچھ منگوایا بھی نہیں" ـــــ اینڈی روبر نے چونک کر کہا
" اگر تم یہاں رہو گے تو پھر تفصیلی ملاقات بھی ہو جائے گی ۔ فی الحال ایک ضروری کام ہے ۔ اور جوزف صاحب بھی تمہاری وجہ سے خواہ مخواہ بور ہو رہے ہیں" ـــــ جوانا نے کہا۔

" ظاہر ہے جب تک کام مکمل نہیں ہو جاتا میں تو یہاں ہی رہوں گا۔ آنا ضرور" ـــــ اینڈی روبر نے کہا اور جوانا نے وعدہ کرنے کے بعد اس سے مصافحہ کیا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف نے بھی اینڈی روبر سے مصافحہ کیا اور جوانا کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر واقعی بوریت اور بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اچھا ہوا تم نے جلد ہی اس سے اجازت مانگ لی۔ مجھے ایسے گھٹیا کام کرنے والوں کو دیکھ کر ہی کراہت ہوتی ہے" ـــــ جوزف نے نیچے جانے کے لئے لفٹ میں سوار ہوتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی جا رہی تھی ۔

" تمہارا یہ دوست یہاں پاکیشیا میں کسی آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے اور تم جانتے ہو کہ یہ جرم ہے" ـــــ جوزف نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھے معلوم ہے ۔ لیکن جس آدمی کو وہ قتل کرانا چاہتا ہے وہ

منشیات کا دھندہ کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ وہ بھی مجرم ہے۔ اسی لئے تو میں نے اس کے کام میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ بہرحال میں ماسٹر کو اس بارے میں اطلاع ضرور دے دوں گا۔ تاکہ اگر اینڈی روبر ناکام رہے تو باس اس منشیات کے سمگلر کو ختم کر سکے ۔ جوانا نے جواب دیا۔

" میرا بھی یہی مطلب تھا کہ باس کو اس کی اطلاع ضرور دی جائے" جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ کار کو گیراج میں بند کرنے بعد جوانا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

" میں جوانا بول رہا ہوں ۔ ماسٹر موجود ہیں" ـــــ جوانا نے کہا۔

" ہولڈ کرو۔ وہ باتھ روم میں ہیں" ـــــ دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی ۔

" کیا ہوا کہیں ہوٹل شیرٹن میں جا کر جوانا مونث میں تو تبدیل نہیں ہو گئی ۔ میرا مطلب ہے جوانا سے جوانی" ـــــ چند لمحوں بعد عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا ۔ پھر اس نے ہوٹل شیرٹن میں اینڈی روبر سے ملاقات اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت پوری تفصیل سے دھرا دی ۔

" کیا نام بتایا ہے۔ اس ہستی کا تمہارے دوست نے ۔ راٹھور

انٹرپرائزز" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں یہی نام بتایا ہے اور شکار کا نام اکبر راٹھور ہے۔ وہ اسی کمپنی کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے۔ میں اس لئے آپ کو اطلاع دے رہا ہوں کہ بقول اس کے اکبر راٹھور بین الاقوامی طور پر منشیات کے دھندے میں ملوث ہے اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اسے قتل ہونے دیں یا پھر اینڈی روبر کو بھی روکا جا سکتا ہے" ـــــ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قتل تو بہر حال قتل ہے چاہے مقتول منشیات کا سمگلر ہو یا کوئی عام آدمی۔ بہر حال ٹھیک ہے تم نے اطلاع دے کر اچھا کیا ہے۔ میں اب خود ہی سنبھال لوں گا اور بے فکر رہو" ـــــ عمران کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

جوانا نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے اپنا فرض پورا کر دیا تھا۔

جوانا اور جوزف کے جانے کے کچھ دیر بعد اینڈی روبر ویل چیئر چلاتا ہوا باتھ روم میں داخل ہوا۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ بند کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے واش بیسن کی ٹونٹی پوری کھول دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کی ایک سائیڈ پر موجود ایریل اونچا کر کے اس نے باکس کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے باکس میں سے ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔ روبر نے چند لمحے ٹھہر کر دوسرا بٹن دبا دیا۔ اور کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو روبر کالنگ اوور" ـــــ روبر نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس وائٹ فلیگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس سے بات کراؤ۔ اوور" ـــــ روبر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف باس اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایک اور کرخت آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں نے جوانا کو اکبر راٹھور کے بارے میں بتا دیا ہے۔ اوور" ـــــ روبر نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو۔ جوانا تمہیں کہاں ملا۔ کیسے ملا۔ اور کیا باتیں ہوئیں اس سے اوور" ـــــ چیف باس نے سخت لہجے میں کہا اور جواب میں روبر نے جوانا کو بلانے۔ اس کے ساتھ جوزف کے ہونے اور پھر ان کے درمیان ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ بات عمران تک پہنچ جائے گی۔ اور وہ خود ہی اکبر راٹھور کے بارے میں ساری تحقیقات کرے گا۔ اس کے بعد ظاہر ہے اکبر راٹھور اپنے گروپ سمیت، خود ہی انجام کو پہنچ جائے گا" ـــــ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا

"یس باس اوور" روبر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تم نے وہیں رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اکبر راٹھور یا اس کا گروپ سارا مال ہی سرے سے غائب کر دے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر الٹی آنتیں ہمارے گلے میں بھی پڑ سکتی ہیں اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ باس آپ بے فکر رہیں اوور" ـــــ روبر نے انتہائی با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا اور روبر

نے باکس کے بٹن آف اور ایریل تہہ کر کے اسے جیب میں ڈالا۔ اور پھر پانی کا نل بند کر کے وہ وھیل چیئر دھکیلتا ہوا باتھ روم سے نکل کر دوبارہ کمرے میں آ گیا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس کا رابطہ ہوٹل ایکسچینج سے منقطع کر کے ڈائریکٹ کیا اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ جارج بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا

"روبر بول رہا ہوں" ـــــ روبر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس حکم" دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"شپمنٹ ڈیلیوری کے لئے تیار ہے یا نہیں" ـــــ روبر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ شپمنٹ ڈیلیوری کے لئے تیار ہے۔ بس آپ کے حکم کی دیر ہے" ـــــ دوسری طرف سے جارج نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ فوری ڈیلیوری کر دو۔ اس کے تمام گودام بھروا دو۔ روما اس کام میں تمہاری پوری مدد کرے گی۔ جس قدر زیادہ سے زیادہ ٹرک پکڑے جائیں گے اتنا ہی ہمارا مشن زیادہ کامیاب رہے گا۔ چیف باس سے میری بات ہو چکی ہے" روبر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس روما سے بات چیت مکمل ہو چکی ہے۔ سابقہ مال پہلے نکلوا لیا گیا ہے۔ اب تمام گوداموں میں نیا مال ہی بھرا جائے گا" جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

فوری کام شروع کرا دو کیونکہ گوداموں میں کسی وقت بھی چھاپہ پڑ سکتا ہے۔ پوری رفتار سے کام کرو۔ دیر ہرگز نہیں ہونی چاہیئے ـــــ اینڈی روبر نے کہا

"بس باس میں ابھی سے کام شروع کر دیتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ دو تین روز تک تمام گوداموں میں مال بھر جائے گا" ـــــ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا

اور اینڈی روبر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے رسیور رکھ کر فون کے نیچے لگا ہوا سفید بٹن دوبارہ پریس کر کے فون کا رابطہ ہوٹل ایکسچینج سے کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ہوٹل سروس سے رابطہ قائم کر کے انہیں رات کے کھانے کا آرڈر دے دیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی پسندیدہ شراب کا آرڈر دیا۔ اور رسیور رکھ کر وہیل چیئر کو پیچھے لے جا کر اسے اپنے مخصوص انداز میں ایک جھٹکے کے ساتھ فٹ کیا۔ اور پھر آگے کی طرف جھک کر اس نے باری باری اپنی دونوں ٹانگوں کو اٹھا کر پلنگ پر رکھا اور پھر ان پر کمبل ڈال کر وہ اطمینان سے کرسی کی نشست سے سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے بیٹھے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور وہ چونک پڑا۔

"اوہ میں نے لاک تو کھولا نہیں تھا" اینڈی روبر نے چونکتے ہوئے انداز میں کہا اور ایک بار پھر باری باری اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر وہیل چیئر پر رکھیں اور ان پر دوبارہ کمبل ڈال کر اس نے وہیل چیئر

موڑی اور دروازے کی طرف گیا۔ دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی تو اینڈی روبر نے دروازے کا لاک کھولا اور پھر دروازہ کھولتے ہوئے اس نے وہیل چیئر کو پیچھے کر دیا۔ لیکن دروازہ کھلتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ دروازے پر ایک خوبصورت مقامی لڑکی کھڑی تھی۔

"جی فرمائیے" ـــــ اینڈی روبر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ وہ غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا آپ مجھے اندر آنے کی اجازت نہ دیں گے" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف تو کرائیے۔ معاف کیجئے میں اجنبی افراد کو کمرے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا" ـــــ اینڈی روبر نے سخت لہجے میں کہا اور لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ کے آثار نمودار ہو گئے۔

"میرا نام لنزا ہے اور میں اکبر راٹھور کی طرف سے آئی ہوں" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو اینڈی روبر بے اختیار چونک پڑا۔

"کون اکبر راٹھور بہرحال آئیے اب آپ خاتون ہیں۔ اس لئے آپ کو زیادہ دیر دروازے پر کھڑے رکھنا بھی تو بداخلاقی ہے" اینڈی روبر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور وہیل چیئر کو ایک طرف کر دیا۔

"شکریہ" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو کر کرسیوں کی طرف بڑھ گئی۔ اینڈی روبر نے دروازہ بند کیا۔ اور

پھر وہیل چیئر کو گھما کر اسی طرف بڑھ گیا جہاں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں

"تشریف رکھئے" ــــــ اینڈی روبر نے کہا اور لڑکی شکریہ ادا کر کے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"پہلے آپ یہ بتایئے کہ آپ کس سے ملنے تشریف لائی تھیں۔ کیونکہ میں تو کسی اکبر راٹھور نامی شخص کو نہیں جانتا۔ میں تو غیر ملکی ہوں یہاں کے کسی مقامی آدمی کو نہیں جانتا" ــــــ اینڈی روبر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ واقعی پہلی بار پاکیشیا آئے ہیں۔ اس لئے یقیناً یہاں کسی کو نہ جانتے ہونگے۔ لیکن اینڈی روبر آپ کو تو سب جانتے ہیں۔ اور خاص طور پر اکبر راٹھور تو آپ کو بخوبی جانتا ہے چنانچہ اس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ سے صلح کی بات چیت کی جا سکے۔ اکبر راٹھور وائٹ فلیگ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی مخالفت مول نہیں لینا چاہتا" ــــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ اینڈی روبر جواب دیتا۔ دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان" ــــــ اینڈی روبر نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ اس بار اس نے آتے ہوئے دروازہ لاک نہ کیا تھا۔ دروازہ کھلا اور ویٹر ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ ڈنر لے کر آیا تھا۔

"آپ ڈنر کریں گی۔ آپ کیلئے منگوالوں" ــــــ اینڈی روبر نے اخلاقاً پوچھا۔

"نہیں میں رات کو کھانا نہیں کھاتی۔ آپ اطمینان سے ڈنر

کریں میں نیچے ہال میں بیٹھ جاتی ہوں جب آپ فارغ ہو جائیں گے تو پھر آجاؤں گی" ــــــ لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا

"ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ ابھی میرا موڈ نہیں ہے ڈنر کرنے کا ــــــ آپ بیٹھیں اور مجھے بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گی" ــــــ اینڈی روبر نے کہا۔ اور لڑکی جو کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی مسکراتی ہوئی دوبارہ بیٹھ گئی۔ ویٹر نے خاموشی سے میز پر ڈنر لگایا اور پھر ٹرالی واپس موڑلی۔

"میرے لئے آپ کچھ نہ منگوائیں۔ مجھے کسی چیز کی خواہش نہیں ہے" لڑکی نے کہا۔ اور اینڈی روبر نے سر ہلا دیا۔ ویٹر خاموشی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"ویسے مجھے حیرت ہے کہ پاکیشیا کے رہنے والے کھانے پینے سے بیزار کیوں ہیں۔ شام کو ماسٹر کلر کا جوانا یہاں آیا۔ تو اس نے بھی کچھ کھانے پینے سے انکار کر دیا اور اب آپ بھی یہی کہہ رہی ہیں" اینڈی روبر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کلر کا جوانا۔ کیا مطلب وہ کون ہے" ــــــ لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتہائی خطرناک ترین پیشہ ور قاتل ہے۔ بہرحال آپ چھوڑیں اس بات کو اور مجھے بتائیں کہ آپ کس فلیگ کی بات کر رہی ہیں۔ میری سمجھ میں تو آپ کی ایک بات بھی نہیں آئی۔ نہ ہی میں کسی اکبر راٹھور کو جانتا ہوں اور نہ کسی فلیگ کو۔ میں تو یہاں ورائٹی شو میں ایک آئیٹم کرنے آیا تھا مگر میرا آئیٹم پیش نہیں ہونے دیا گیا" اینڈی روبر

نے غور سے لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔

"مسٹر اینڈی روبر مجھے معلوم ہے کہ آپ بھی کسی زمانے میں کاسٹریا کے مشہور پیشہ ور قاتل رہے ہیں۔ آپ کو بلیک ڈیتھ کہا جاتا تھا۔ اور ایک حادثے میں جب آپ کی ٹانگیں ختم ہو گئیں۔ تو آپ نے یہ دھندہ چھوڑ دیا۔ اور اس کے بعد آپ ایک نئی تنظیم وائٹ فلیگ سے وابستہ ہو گئے۔ بہرحال مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں مجھے تو اکبر راٹھور صاحب نے یہ کہہ کر آپ کے پاس بھجوایا ہے کہ آپ چاہتے کیا ہیں۔ آپکی کیا ڈیمانڈ ہے" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا

"مس لزا آپ غلط جگہ آگئی ہیں۔ نہ ہی میرا کسی وائٹ یا بلیک فلیگ سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی میں آپ کے اکبر راٹھور کو جانتا ہوں۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ میں کسی زمانے میں پیشہ ور قاتل تھا۔ اور یہ بات میں نے کبھی نہیں چھپائی۔ ساری دنیا جانتی ہے بلکہ یہاں تو باقاعدہ ہوٹل نے اشتہار میں میرا نام اور کارنامے بھی شائع کرائے تھے" ——— اینڈی روبر نے اس بار خشک لہجے میں کہا

"اوہ۔ کے پھر تو کوئی بات کرنی ہی فضول ہے۔ اس کے باوجود میری بات سن لیں کہ اکبر راٹھور کے خلاف آپ کا مشن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چاہے آپ جس قدر بھی کوشش کر لیں۔ آپ کو مطلع کرنا میرا فرض تھا جو میں نے کر دیا۔ گڈ بائی۔ لڑکی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ایک منٹ مس لزا" ——— اینڈی روبر نے کہا اور لڑکی جاتے ہوئے رک گئی۔

"فرمایئے" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا

"بیٹھیں" ——— اینڈی روبر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور لڑکی مسکراتی ہوئی واپس آکر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ بتائیں کہ اکبر راٹھور کو اس بات کا کیسے علم ہوا کہ وائٹ فلیگ اس کے خلاف کوئی کام کر رہی ہے" ——— اینڈی روبر نے کہا اور لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ نے بڑا حیرت انگیز سوال کیا ہے۔ جب میں نے بتا دیا ہے کہ آپ وائٹ فلیگ کے آدمی ہیں۔ اور آپ کی یہاں آمد کا ہوٹل کی طرف سے باقاعدہ اشتہار چھاپا گیا ہے تو اس کے بعد آپ کا ایسا سوال کرنا واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے"۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بھی اخبار میں لکھا ہوا ہے کہ میں یہاں اکبر راٹھور کے خلاف کوئی مشن لے کر آیا ہوں" اینڈی روبر نے سرد لہجے میں کہا

"تو آپ تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو سنیئے آپ نے ٹرانسمیٹر کے ذریعے وائٹ فلیگ کے چیف باس کو جو کال کی ہے۔ وہ بھی میرے پاس ریکارڈ شدہ ہے۔ اور آپ نے اپنے آدمی جارج کو جو فون کال کی ہے وہ بھی میرے پاس ریکارڈ شدہ ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ نے مسٹر جوانا کے ذریعے جو ٹپ علی عمران صاحب کو دی ہے۔ اس کا بندوبست بھی کر لیا گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اکبر راٹھور کے گوداموں میں اب منشیات بھرا مال نہیں پہنچ سکے گا بلکہ آپ اور آپ کا گروپ سب سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیئے جائیں

گے"۔ لڑکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس بار اینڈی روبر کو پہلی بار حالات کی سنگینی کا احساس ہوا۔ اس کے چہرے پر بے شمار شکنیں ابھر آئیں۔

"آپ نے کیسے یہ کالیں ٹیپ کی ہیں" ـــــ اینڈی روبر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے ساتھ ہی لڑکی نے گردن کے قریب چٹکی بھری اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس نے گردن چہرے اور سر پر چڑھا ہوا خصوصی قسم کا ماسک اتار کر ایک طرف رکھ دیا اور اینڈی روبر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ اب وہاں ایک اور چہرہ نظر آ رہا تھا۔ ہنستا اور مسکراتا ہوا چہرہ۔

"مجھے دراصل آپ کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک سے خوف محسوس ہونے لگا تھا کہ کہیں آپ دراینٹی شو میں بتائے جانے والے قتل کے طریقوں پر، سے کوئی طریقہ مجھ پر نہ آزمانا شروع کر دیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اب مذاق ختم ہو جانا چاہئے"۔ لڑکی نے اس بار بدلی ہوئی آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مذاق۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں" ـــــ اینڈی روبر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام روما ہے اور میں اکبر راٹھور کی پرائیویٹ سیکرٹری ہوں" لڑکی نے کہا تو اینڈی روبر بے اختیار وہیل چیئر پر ہی اچھل پڑا۔

"اوہ ارے تم ہو روما۔ مگر یہ سب کیا تھا۔ تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی" ـــــ اینڈی روبر نے اطمینان بھرا طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب میں نے اس لئے کیا تھا تاکہ جو طریقے آپ قتل کرنے کے پبلک کو بتائیں ان میں اس طریقے کا بھی اضافہ کر لیں۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ میں نے آپ کی جان نکال لی تھی"۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا اور اینڈی روبر بھی بے اختیار ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"یہ تو سب سے خطرناک طریقہ ہے۔ ویسے میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے یہ طریقہ اپنایا کیوں ہے" ـــــ اینڈی روبر نے کہا۔

"اس لئے مسٹر اینڈی روبر کہ ہو سکتا ہے آپ کے کمرے کی نگرانی ہو رہی ہو۔ اور میں نہیں چاہتی تھی کہ نگرانی کرنے والے اکبر راٹھور کی پرائیویٹ سیکرٹری کو آپ سے ملتا دیکھ لیں" ـــــ روما نے کہا اور اینڈی روبر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میری نگرانی۔ یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا" ـــــ اینڈی روبر نے کہا

"جہاں تک میرا خیال تھا کیونکہ آپ نے جوانا کے ذریعے اس علی عمران تک جو پیغام پہنچایا ہے ہو سکتا ہے اس بنا پر وہ آپ کی نگرانی کریں کہ کہیں واقعی آپ کسی پیشہ ور قاتل کو ہائر کر کے اکبر راٹھور کو قتل نہ کرا دیں" ـــــ روما نے کہا اور اینڈی روبر ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی ایسا ممکن ہے۔ کیونکہ قتل چاہے کسی کا بھی ہو۔ بہر حال قتل ہی ہوتا ہے۔ ویسے تم نے یہ خیال ظاہر کر کے مجھے ہوشیار کر دیا ہے۔ اب میں مزید محتاط رہوں گا۔ تاکہ میری نگرانی کرنے والے میرا فون ہی نہ ٹیپ کرنا شروع کر دیں۔ ویسے یہ بتاؤ کہ چیف پاس سے ہونے والی میری گفتگو تم نے کیسے سن لی تھی" ـــــ اینڈی روبر

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں سنی ہے۔ آپ نے جارج سے خود ہی تو کہا تھا کہ آپ کی بات ٹرانسمیٹر پر چیف باس سے ہو چکی ہے۔ اور جارج نے مجھے فون پر ساری بات بتا دی تھی" ـــــــ روما نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اینڈی روبر ہنس پڑا۔

"اب میں پوچھ سکتا ہوں کہ تمہاری یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ تھی یا صرف مقصد ملاقات تھی" ـــــــ اینڈی روبر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص وجہ نہیں تھی۔ بس آپ سے ملاقات کا شوق تھا۔ کام تو جارج کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات ہو جائے پھر اچانک مجھے نگرانی کا خیال آیا تو میں نے یہ ماسک میک اپ کر لیا میں نے اکبر راٹھور کی کمپنی میں آنے سے پہلے ماسک میک اپ کا باقاعدہ کورس کیا تھا۔ اس لئے مجھے اس کا طریقہ بھی آتا ہے۔ اور آپ خود دیکھیں آپ جیسا معروف و مشہور آدمی بھی میرا میک اپ نہیں پہچان سکا" روما نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا ماسک اٹھا کر دوبارہ چہرے پر ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ لنزا کے روپ میں آ چکی تھی۔

"اب آپ میرے لئے بھی ڈنر منگوا لیں تاکہ آپ جیسے معروف اور مشہور آدمی کے ساتھ ڈنر کرنے کا شرف مجھے بھی حاصل ہو جائے" روما نے مسکراتے ہوئے کہا اور اینڈی روبر نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ہوٹل سروس کو مزید ایک ڈنر کا آرڈر دینے میں مصروف ہو گیا۔

عمران اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو چونکہ آرگائن گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران اسکی عدم موجودگی میں زیادہ وقت یہیں گزار رہا تھا۔ جوانا نے اسے اینڈی روبر اور اکبر راٹھور کے متعلق جو کچھ بتایا تھا۔ اس سلسلہ میں عمران نے اینڈی روبر کی نگرانی پر تو ٹائیگر کو اور اکبر راٹھور کے بزنس اور اس کے کردار کی چھان بین پر صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی۔ لیکن ان کی طرف سے اکبر راٹھور کی منشیات میں ملوث ہونے کی کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔ صفدر کی رپورٹ کے مطابق اکبر راٹھور پاکیشیا کا بہت بڑا اور کامیاب بزنس مین تھا۔ اس کی کمپنی زرعی ادویات بناتی ہے اور یہ زرعی ادویات بے حد کامیاب ہیں۔ اس لئے نہ صرف پاکیشیا بلکہ یہ ادویات ایشیا کے دوسرے ممالک کو بھی سپلائی کی جاتی

ہیں۔ ویسے بھی وہ پاکیشیا میں بہت کم رہتا تھا زیادہ تر دنیا کے مختلف ممالک میں بزنس ٹور پر رہتا تھا۔ اسکی شاندار محل نما کوٹھی دارالحکومت کے سب سے مہنگے علاقے رائل سٹریٹ میں تھی۔ جہاں اس کی بیوی دو بچوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کی بیوی گھریلو عورت تھی اور سماجی فنکشنز میں اسے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ اس ساری رپورٹ سے عمران اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اکبر راٹھور کے قتل کی منصوبہ بندی یقیناً کسی تجارتی حسد کا نتیجہ ہی ہو سکتی تھی۔ البتہ یہ رپورٹ بھی اسے ملی تھی کہ اکبر راٹھور کی کمپنی کے ادویات کے تمام گودام اس وقت خالی پڑے ہوئے ہیں کیونکہ اس کی ادویات بنانے والی فیکٹری میں گذشتہ آٹھ دنوں سے مکمل ہڑتال ہے اور پیداوار بند ہے۔ اکبر راٹھور نے البتہ فوری سپلائی کیلئے بیرون ملک اپنے گوداموں سے مال بحری جہاز کے ذریعے یہاں بھجوا دیا ہے۔ جو بندرگاہ پر پہنچ چکا ہے اور کسی بھی وقت مال گوداموں میں ڈیلیور ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے مال گوداموں میں آنے کے بعد ہی اس کی چیکنگ ہو سکے گی۔ کہ وہ منشیات میں ملوث بھی ہے یا نہیں تب تک اس نے ٹائیگر کو اینڈی روبر کی نگرانی پر لگا دیا تھا تاکہ اگر وہ کسی پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کرے تو اسے فوری رپورٹ دی جائے تاکہ اس جرم میں اینڈی روبر اور اس پیشہ ور قاتل کو گرفتار کرایا جا سکے۔ اسے یقین تھا کہ ٹائیگر اس سلسلہ میں غفلت نہ کرے گا۔ اس نے یہاں دانش منزل کے مین ٹرانسمیٹر پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی تاکہ اگر ٹائیگر کی طرف سے کوئی کال آئے تو وہ اسے ریسو کر سکے۔ وہ رسالے کے مطالعے میں مصروف

تھا کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز گونجی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ سیٹی کی آواز کا مطلب تھا کہ کوئی دانش منزل کے عقبی دروازے پر موجود ہے۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے ایک باکس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دیوار پر سکرین روشن ہوئی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ سکرین پر عقبی دروازے پر کھڑا بلیک زیرو صاف نظر آ رہا تھا ویسے تو عقبی دروازے پر بلیک زیرو کے علاوہ اور کوئی نہ پہنچ سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے آنے جانے کے لئے عقبی دروازہ ہی مخصوص تھا اسے مین گیٹ سے آنے جانے کی ممانعت تھی تاکہ سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر اسے مین گیٹ سے نکلتے یا اندر جاتے دیکھ کر مشکوک نہ ہو جائے۔ اس کے باوجود بہرحال تسلی کر لینا بھی ضروری تھا۔ اس لئے عمران نے سکرین پر اسے چیک کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر باکس کے نچلے حصے میں موجود دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ سکرین بھی غائب ہو گئی اور سیٹی کی آواز سنائی دینی بھی بند ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو ہاتھ میں ایک سفری بیگ اٹھائے آپریشن روم میں داخل ہوا۔

”خوش آمدید سناؤ۔ بزنس ٹور کامیاب رہا یا نہیں“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بزنس ٹور۔ کیا مطلب“ ——— بلیک زیرو نے بیگ ایک الماری میں رکھتے ہوئے گردن موڑ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ظاہر ہے میرج بیورو کے چیف ایگزیکٹو۔ اگر یہ بین الاقوامی رشتہ کرا دینے میں کامیاب رہے تو کمیشن بھی تو لاکھوں میں ہو گا۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا ۔ وہ الماری بند کر کے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تھا ۔

" عمران صاحب ٹور تو واقعی کامیاب رہا ہے ۔ میں نے وہاں مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ چوہان کی والدہ کی یادداشت ختم ہو گئی تھی علاج کرانے پر ٹھیک ہو گئی تھی ۔ اور چوہان کی والدہ جس لڑکی سے چوہان کی شادی کرنا چاہتی ہیں وہ وہاں آرگائن کی ایک زرعی ادویات کی کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے اور ان کے عزیزوں میں سے ہے ۔ میں اس لڑکی سے بھی ملا ہوں ۔ اس کا نام کلثوم ہے ۔ خاصی سلجھی ہوئی اور اچھی لڑکی ہے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران زرعی ادویات کی کمپنی کا نام سن کر بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

" کیا تم نے معلوم کیا کہ چوہان کی والدہ کا علاج کس نے کرایا تھا اور وہ کمپنی کس کی ملکیت ہے جہاں کلثوم ملازم ہے "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" جی ہاں ادویات کی یہ کمپنی پاکیشیا کی ہی ایک کمپنی راٹھور انٹرپرائزز کی شاخ ہے اور اس کمپنی کی ادویات یہاں فروخت ہوتی ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ آرگائن میں چاول سب سے بڑی فصل ہے ۔ اور آرگائن کا چاول پوری دنیا کو سپلائی کیا جاتا ہے ۔ یہ کمپنی چاول کی زیادہ پیداوار اور اس کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کی زرعی ادویات سپلائی کرتی ہے ۔ اس کمپنی کا مالک ایک پاکیشیائی اکبر راٹھور ہے ۔ اور کلثوم کی وجہ سے ہی اکبر راٹھور نے چوہان کی والدہ کا ایکریمیا کے سب

سے مشہور ڈاکٹر سے علاج کرایا تھا ۔ جس کی وجہ سے چوہان کی والدہ کی یادداشت درست ہو گئی ۔ لیکن آپ اس بات پر چونکے کیوں ہیں " بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ صورتحال اتنی سادہ بھی نہیں ہے ۔ جتنی میں سمجھ رہا تھا ۔ دال میں صرف کالا ہی نہیں بلکہ تمام رنگ موجود ہیں "۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا ۔

" آپ پریشان ہو گئے ہیں میری رپورٹ سے حالانکہ اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اسے یونانا کے ہوٹل شیرٹن کے فنکشن میں جانے اور پھر وہاں اینڈی روبرٹ سے ملاقات اور اکبر راٹھور سے ہونے والی گفتگو دھرا دی ۔

" اوہ ۔ یہ تو واقعی اب پیچیدہ مسئلہ نظر آ رہا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ اکبر راٹھور کسی خاص مقصد کے تحت کلثوم کی شادی چوہان سے کرانا چاہتا ہے اور اس نے اسکے لئے باقاعدہ پلاننگ کی ہے " بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا ۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔

" ہیلو ۔ ہیلو عمران کالنگ اوور "۔۔۔۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے کال دینا شروع کر دی ۔

" یس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور "۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز

سنائی دی۔

"اینڈی روبر کی کیا رپورٹ ہے اوور" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کمرے سے باہر ہی نہیں گیا۔ اس نے کھانا بھی کمرے میں ہی منگوایا ہے۔ شاید معذور ہونے کی وجہ سے وہ باہر نہیں گیا تھا۔ اس سے اب تک ایک لڑکی ملنے آئی تھی۔ وہ کافی دیر اندر رہی دونوں نے ڈنر بھی اکٹھے ہی کیا ہے۔ پھر وہ چلی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی خاص بات نہیں۔ اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اس کے کمرے میں کوئی ڈکٹا فون رکھا تھا تم نے۔ اوور" عمران نے پوچھا۔

"ڈکٹا فون۔ آپ نے صرف نگرانی کا حکم دیا تھا۔ میرا مطلب ہے بیرونی نگرانی کا۔ اوور" ——— ٹائیگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب ڈکٹا فون لگا دو۔ ہو سکتا ہے وہ فون پر کسی پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کرے اور تم صرف بند دروازہ ہی دیکھتے رہ جاؤ۔ اوور" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک مخصوص بٹن دبایا تو اس پر پہلے سے ایڈجسٹ اس کی ذاتی فریکوئنسی خود بخود دوبارہ ایڈجسٹ ہو گئی تھی۔

"یہ اکبر راٹھور چوہان کی شادی اپنی ایک ملازمہ سے کرانا چاہتا ہے۔ کیوں۔ وجہ۔ اس کا مطلب ہے مسئلہ صرف منشیات کا نہیں ہے۔ بلکہ کوئی لمبا چکر ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ واقعی منشیات کے دھندے میں ملوث ہو بھی سہی تب بھی چوہان کی شادی سے اسے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ یہ سب کچھ ایک دلچسپ اتفاق ہو" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے۔ ویسے بھی ہمارے ذہن پولیس والوں جیسے ہو گئے ہیں۔ جنہیں سیدھا سادھا سا معاملہ بھی مشکوک لگتا ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملہ اتنا سیدھا بھی نہیں ہے جتنا ہم سمجھ رہے ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راٹھور ہاؤس" ——— کسی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کوئی ملازم ہی ہو سکتا ہے۔

"اکبر راٹھور سے بات کرائیے۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں" ——— عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"صاحب تو نہیں ہیں۔ بیگم صاحبہ موجود ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں" ——— دوسری طرف سے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ان سے بات کراؤ" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ میں مسز راٹھور بول رہی ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں"

ایک نسوانی مگر باوقار سی آواز سنائی دی۔

" میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں فاروق شعیب اکبر راٹھور سے بات کرنی تھی" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا

" وہ تو جاپان گئے ہوئے ہیں۔ دو روز بعد ان کی واپسی ہو گی۔ پھر دو تین روز ان کا یہاں رہنے کا پروگرام ہے۔ آپ دو روز بعد ان کے دفتر فون کر لیجئے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او۔ کے شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اس دوران اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تھا۔ عمران نے رسیور رکھ کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا اور آنکھیں بند کر لیں اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال موجود تھا۔

" چائے لیجئے" ـــــ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے آنکھیں کھول دیں اور چائے کی پیالی اٹھا کر چسکیاں لینے میں مصروف ہو گیا۔ بلیک زیرو بھی خاموش بیٹھا چائے پیتا رہا۔ بلیک زیرو کی عادت تھی کہ جب وہ عمران کو ذہنی طور پر الجھا ہوا محسوس کرتا تو اس کی سوچ میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ٹرانسمیٹر کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور" ـــــ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ کی کال کے فوراً بعد ہی اینڈی رو بیر پہلی بار وہیل چیئر

پر کمرے سے باہر آیا۔ وہ چونکہ وہیل چیئر پر تھا۔ اس لئے میں نے اسے جانے دیا۔ اور اس کی عدم موجودگی میں میں نے اس کے کمرے میں ڈکٹا فون نصب کر دیا اور پھر اس کے پیچھے ہال میں گیا۔ وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ چکا تھا۔ اینڈی رو بیر ہال سے نکل کر ہوٹل کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں پبلک کالز کیبن تھے۔ ایک کیبن خصوصی طور پر معذور افراد کے لئے بنایا گیا ہے۔ چنانچہ وہ وہیل چیئر سمیت اس کیبن میں گیا اور اس نے سکے ڈال کر فون نمبر ڈائل کئے۔ دور ہونے کی وجہ سے میں فون نمبر چیک نہیں کر سکا۔ کیونکہ جب تک میں قریب پہنچا وہ نمبر ڈائل کر چکا تھا۔ بہرحال اتنا میں نے سن لیا ہے کہ وہ کسی اکبر راٹھور کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔ اور اس نے اس سے گوداموں اور مال کے بارے میں باتیں کیں۔ کال کرنے کے بعد وہ واپس اپنے کمرے میں چلا گیا ہے۔ اور اب تک وہیں ہے اوور" ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے تم نگرانی جاری رکھو۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر مزید شکنیں پھیلتی چلی گئیں۔

"ماسٹر آپ نے خواہ مخواہ مجھے اینڈی روبر سے بات کرنے
سے روک دیا۔ مجھے واقعی بے حد الجھن ہو رہی ہے۔ کہ آخر اسے
کیسے پتہ چلا کر میرا فون نمبر کیا ہے" ـــــ عمران کے رانا ہاؤس
پہنچنے پر جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"فون نمبر تو انکوائری سے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ تو کوئی مسئلہ
نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ تم رانا
ہاؤس میں رہتے ہو۔ حالانکہ بقول تمہارے وہ پہلی بار پاکیشیا آیا
ہے۔ ویسے فکر مت کرو ابھی وہ خود یہاں پہنچ جائے گا۔ پھر اس سے
سامنے پوچھ لینا" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ تو آپ نے اسے یہاں منگوایا ہے۔ کس کے ہاتھ"
جوانا نے چونک کر کہا۔
"ٹائیگر لے آ رہا ہے اسے۔ اسکی پوزیشن خاصی مشکوک ہو گئی ہے

اس لئے میں اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران
نے خشک لہجے میں کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی
دیر بعد ٹائیگر کار میں بے ہوش اینڈی روبر کو لئے رانا ہاؤس پہنچ
گیا اور عمران کے اشارے پر جوانا بے ہوش اینڈی روبر کو اٹھا کر
اندر مخصوص کمرے کی طرف لے گیا۔
"کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا" ـــــ عمران نے ٹائیگر سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔
"نو باس۔ میں نے کار عقبی طرف لے جا کر کھڑی کر دی اور پھر
اس کے دروازے پر دستک دی۔ اس نے دروازہ کھولا تو میں
نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا اور پھر اسے
اٹھا کر فائر ریسکیو سیڑھیوں سے عقبی طرف پہنچ کر کار میں ڈالا اور
یہاں لے آیا" ـــــ ٹائیگر نے اینڈی روبر کے اغوا کی تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا
جہاں جوانا اور اینڈی روبر کو لے کر گیا تھا۔
"اینڈی روبر ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا بھی
وہیں موجود تھا۔ یہ تمہارا دوست ہے۔ اگر تم چاہو تو یہاں سے جا
سکتے ہو" ـــــ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ایسی کوئی بات نہیں باس۔ پاکیشیا کی سلامتی کے لئے تو میں اپنی
جان بھی دے سکتا ہوں۔ اگر اینڈی روبر پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف
کام کر رہا ہے تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنے کے لئے
تیار ہوں" ـــــ جوانا نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔

"اوہ کے اس کی ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے آگے بڑھ کر دونوں
ہاتھوں سے کرسی پر بے ہوش پڑے اینڈی روبر کی ناک اور منہ بند
کر دیا۔ چند لمحوں بعد اینڈی روبر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے
تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ اینڈی روبر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں
اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے خود بخود کراہ سی نکل گئی۔ پہلے
چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں سامنے بیٹھے عمران اور اس
کے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا کو دیکھتا رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار
ہوا وہ نمایاں طور پر چونک پڑا۔

"تت۔ تت تم جوانا۔ میں کہاں ہوں۔ یہ کونسی جگہ ہے۔" اینڈی
روبر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر
دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہے۔

"تم جوانا کے دوست ہو۔ اس لئے تمہارے ساتھ یہ رعایت برتی
گئی ہے کہ تمہیں گولی نہیں ماری گئی۔ ورنہ پاکیشیا میں تم ایک آدمی
کو قتل کرنے کے ارادے سے آئے تھے" ——— عمران نے سرد
لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اینڈی روبر چونک کر غور سے
عمران کو دیکھنے لگا۔

"تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ میں سمجھ گیا کہیں تم وہ علی عمران تو نہیں
ہو جو یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے" ——— اینڈی
روبر نے کہا۔

"میں وہی ہوں۔ تم نے پہلے جوانا کے ذریعے مجھے خاص طور پر

اکبر راٹھور کو قتل کر دینے کی بات پہنچائی۔ اس کے بعد تم نے جوانا
کے ذریعے ہی مجھ تک یہ بات پہنچانے کی کوشش کی کہ اکبر راٹھور
زرعی ادویات کی آڑ میں کوئی خطرناک گیم کھیل رہا ہے۔ تمہارا اس
سے اصل مقصد کیا تھا" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا کہ تمہارے ذریعے سیکرٹ سروس کو اکبر راٹھور کی سرگرمیوں
کا علم ہو جائے" ——— اینڈی روبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا گیم کھیل رہا ہے۔ کیا تم جانتے ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو اس کے قتل کے لئے ہائر کیا گیا تھا۔
پھر یہ مشن کینسل کر دیا گیا۔ اور بس۔ یہ بات بھی میں نے اپنی پارٹی
سے سنی تھی۔ کہ اکبر راٹھور یہاں پاکیشیا میں زرعی ادویات کی آڑ میں
کوئی خطرناک گیم کھیل رہا ہے" ——— اینڈی روبر نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

"کیا تمہاری پارٹی جوانا سے واقف ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"جوانا سے نہیں۔ وہ اس سے کیسے واقف ہو سکتی ہے۔"
اینڈی روبر نے چونک کر پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے
عمران کے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی ہو۔

"پھر تمہیں جوانا کا فون نمبر کیسے معلوم ہوا کہ تم نے پبلک فون
بوتھ میں آ کر براہ راست اس کا نمبر ڈائل کر دیا" ——— عمران نے
کہا تو اینڈی روبر بے اختیار چونک پڑا۔

"مجھے۔ مجھے میرا خیال ہے کہ مجھے جوانا نے ہی بتایا تھا" اینڈی روبر
نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"دیکھو اینڈی روبر تم ایک معذور آدمی ہو۔ اور جوانا کے دوست بھی ہو۔ اس لیئے میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی قسم کا تشدد ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ جوانا نے تمہیں اپنا فون نمبر نہیں بتایا۔ اور تم اپنے کمرے سے باہر بھی صرف اس وقت نکلے ہو جب تم نے ہال سے باہر جا کر پبلک فون بوتھ سے اسے کال کیا ہے۔ اس سے پہلے تم کمرے سے بھی باہر نہیں آئے۔ تم سے صرف ایک لڑکی ملنے آئی تھی۔ اس کے علاوہ تم نے اور کسی سے ملاقات بھی نہیں کی۔ اور یہ بھی طے ہے کہ تم یہاں اکبر راٹھور کو قتل کرنے بھی نہیں آئے تھے۔ کیونکہ اس سلسلہ میں تم نے کوئی معمولی سا اقدام بھی نہیں کیا۔ یہ ساری باتیں بتا رہی ہیں کہ تم یہاں کسی گہری سازش کے تحت آئے ہو۔ اور پاکیشیا کے خلاف کسی گہری سازش میں ملوث ہو۔ اس لیئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے سب کچھ بتا دو تو تم پر آنچ نہ آئے گی۔ دوسری صورت میں تم پاکیشیا کے مجرم کہلائے جاؤ گے اور یہاں ایسے مجرموں کے ساتھ انتہائی خوفناک سلوک کیا جاتا ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں خواہ مخواہ میرے متعلق غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ میں تو یہاں ورائٹی شو میں شرکت کرنے آیا ہوں۔ اور مجھے باقاعدہ میرے سفارتخانے کا تحفظ بھی حاصل ہے۔ اس کے باوجود اگر تم تشدد کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے کر لو۔ میری تو ساری زندگی ہی تشدد کرنے اور تشدد سہنے میں گزری ہے" ——— اینڈی روبر نے بھی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں تو تم کچھ نہیں بتاؤ گے" ——— عمران نے دوبارہ اینڈی روبر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بتاؤں۔ کچھ بتانے کے لئے میرے پاس ہو بھی تو میں بتاؤں" ——— اینڈی روبر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جوانا" عمران نے جوانا کی طرف گردن موڑتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر" ——— جوانا نے فوراً جواب دیا۔

"اپنے دوست کو گولی مار دو" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ——— جوانا نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اسے لئے ہوئے اینڈی روبر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انداز بے حد سرد تھا اس نے ریوالور کی نال اینڈی روبر کی پیشانی پر رکھ دی۔

"ٹھہرو ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں نے تمہارا انداز دیکھ لیا ہے تم واقعی مجھے گولی مارنے والے ہو" ——— اینڈی روبر نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران کے اشارے پر جوانا واپس ہٹ گیا۔

"میرا تعلق کاسٹریا کی ایک تنظیم وائٹ فلیگ سے ہے۔ وائٹ فلیگ منشیات کا دھندہ کرتی ہے۔ اور یہ اکبر راٹھور بھی منشیات کا بین الاقوامی پیمانے پر بزنس کرتا ہے۔ یہ زرعی ادویات کی آڑ میں یہ کام کرتا ہے اور پاکیشیا میں اس وقت یہ اس کاروبار میں سب سے آگے جا رہا ہے۔ اس نے کاسٹریا میں ہمارے دھندے کو ختم کرنے کیلئے اپنا جال پھیلایا تو وائٹ فلیگ کے چیف باس

نے پلاننگ کی کہ یہاں کی سیکرٹ سروس کو اس کے دھندے کے بارے میں اطلاع دی جائے۔ اس طرح اس کا مین ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو جائے گا۔ اور اسے اپنی پڑ جائے گی تو یہ ہمارے آڑے نہ آئے گا۔ چیف باس کو علم ہے کہ یہاں علی عمران ایک ایسا آدمی ہے۔ جس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور جوانا علی عمران کے پاس ملازم ہے۔ جوانا میرا دوست تھا۔ چنانچہ میں یہاں آیا۔ پھر میں نے جوانا کے ذریعے یہ ٹپ تم تک پہنچا دی۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے اس کے گوداموں پر ریڈ کروا کے وہاں موجود خفیہ منشیات کو اوپن کرنا تھا۔ تاکہ پولیس اور انٹیلی جنس بیک وقت اس کے سب گوداموں پر چھاپے مارے۔ اس طرح اس تنظیم کا مکمل خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن پھر ایک لڑکی لیزا میرے پاس آئی میں نے اپنے کمرے سے ایک مخصوص ٹرانسمیٹر پر چیف باس سے بات کی تھی۔ اس لڑکی نے ساتھ والے کمرے میں مخصوص آلات نصب کر کے میری بات چیت سن لی۔ فون کال بھی اس نے سن لی تھی۔ بہرحال وہ میرے پاس آئی اور اس نے اکبر راٹھور کی طرف سے وائٹ فلیگ کے ساتھ صلح کرنے کی تجویز پیش کی۔ کہ اکبر راٹھور کاسٹریا میں ہمارے سیٹ اپ میں مداخلت نہ کرے گا اور ہم پاکیشیا میں اس کے سیٹ اپ میں مداخلت نہ کریں۔ میں نے چیف باس سے بات کی تو اس نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ چنانچہ ہماری صلح ہو گئی۔ لیکن اس لڑکی نے جس انداز میں مجھ سے بات کی تھی اس سے میرے دل میں اس کے خلاف

نفرت کی لہر اٹھی۔ اور میں نے جانے سے پہلے جوانا کو فون پر بتا دیا کہ اکبر راٹھور زرعی ادویات کی آڑ میں ملک کے خلاف خطرناک گیم کھیل رہا ہے۔ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ سیکرٹ سروس اس کے پیچھے اس طرح لگ جائے کہ اس پورے سیٹ اپ کا خاتمہ کر دے اس طرح میں دراصل اس لڑکی اور اکبر راٹھور سے ذاتی توہین کا انتقام لینا چاہتا تھا۔ جوانا کے متعلق مجھے چیف باس نے بتایا تھا کہ وہ رانا ہاؤس نامی ایک عمارت میں رہتا ہے۔ رانا ہاؤس کا فون نمبر میں نے انکوائری سے معلوم کر لیا تھا۔ چونکہ مجھے خطرہ تھا کہ میری فون کال وہ لڑکی اپنے مخصوص آلات کی بنا پر اٹنڈ کرے گی۔ اس لئے میں نے ہال سے باہر جا کر پبلک فون بوتھ سے کال کی۔ بس یہی ہے ساری بات" ۔۔۔۔ اینڈی روپر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اکبر راٹھور اور وائٹ فلیگ کونسی منشیات ڈیل کرتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" منشیات کی جدید ترین قسم رامٹ" ۔۔۔۔ اینڈی روپر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" مسٹر اینڈی روپر تمہیں اور تمہارے باس کو اچھی طرح معلوم ہو گا کہ منشیات کا دھندہ سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ اس کے باوجود تم نے باقاعدہ پلاننگ کے تحت سیکرٹ سروس کو اکبر راٹھور کے خلاف حرکت میں لانے کے لئے کام کیا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ سچ سچ بتا دو کہ اصل چکر کیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کرسی کی پشت

پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اکبر راٹھور انتہائی عیار اور شاطر آدمی ہے۔ وہ جہاں بھی منشیات کا دھندہ کرتا ہے وہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس کو بھاری رشوتیں دے کر خرید لیتا ہے۔ اس لئے باس کو معلوم ہے کہ پاکیشیا کی پولیس یا انٹیلی جنس اس کے کاروبار کا مکمل خاتمہ نہیں کر سکتی۔ پھر اکبر راٹھور کے یقیناً یہاں کے اعلیٰ حکام سے بھی قریبی رابطے ہوں گے۔ اس لئے چیف باس کو یقین تھا کہ وہ بچ جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اس کے خلاف سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کیا تھا" ---- اینڈی روبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسے یقین آ گیا تھا کہ اکبر راٹھور واقعی زرعی ادویات کے بزنس کی آڑ میں یہاں دنیا کی سب سے خطرناک منشیات رامٹ کا دھندہ کر رہا ہے۔ اور وائٹ فلیگ اور اس کی آپس کی کاروباری چپقلش کی وجہ سے یہ گروپ سامنے بھی آ گیا ہے۔ اس نے فون والے کمرے میں آکر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب بطور ایکسٹو سر رحمان کو فون پر اکبر راٹھور کے بارے میں تفصیلات بتا دینا چاہتا تھا اسے معلوم تھا کہ سر رحمان اکبر راٹھور اور اس کے پورے گروپ کا خود ہی خاتمہ کر دیں گے۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر نیم دراز خوب صورت سی لڑکی بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس کے خوبصورت چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

اس نوجوان کو دیکھ کر لڑکی کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

" کیا ہوا۔ خیریت۔ بڑے خوش نظر آ رہے ہو" ---- لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آج میں واقعی بے حد خوش ہوں کوئنیس۔ تم اندازہ ہی نہیں کر سکتیں کہ آج مجھے کتنی بڑی خوشخبری ملی ہے" ---- نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک ریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ جس میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔ اس نے وہاں

سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور پھر اس کا ڈھکنا ہٹا کر اس نے
بوتل منہ سے لگا لی۔ لڑکی بڑی دلچسپ نظروں سے اسے دیکھ رہی
تھی۔ جب آدھی بوتل اس نوجوان کے حلق سے اتر گئی تو اس نے بوتل
منہ سے ہٹائی اور واپس آ کر لڑکی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔
اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

" آج واقعی تم بے حد خوش نظر آ رہے ہو۔ آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ
مجھے بھی تو بتاؤ" ۔۔۔۔ لڑکی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا میں میرا مشن شاندار انداز میں مکمل ہوا ہے۔ اکبر راٹھور اور
اس کی پوری کمپنی ختم ہو چکی ہے۔ اب ہم وہاں کام کرنے کے لئے مکمل
طور پر آزاد ہیں۔ اب وہاں ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں
ہو گی" ۔۔۔۔ نوجوان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ایک
بار پھر بوتل منہ سے لگا لی اور اس بار اس نے بوتل اس وقت منہ
سے ہٹائی جب اس میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے
حلق میں نہ چلا گیا۔

" اکبر راٹھور اور اس کی کمپنی ختم ہو گئی ہے۔ وہ کیسے۔ وہ تو بہت
بڑی کمپنی تھی" ۔۔۔۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں واقعی بہت بڑی کمپنی تھی۔ اس کے خاتمے کے لئے کئی بار
منصوبہ بندی کی گئی۔ لیکن ہر بار ناکامی ہوئی۔ چنانچہ اس بار میں نے
بالکل نئی پلاننگ کی۔ فول پروف پلاننگ اور نتیجہ میری مرضی کا
نکل آیا" ۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

" وہ کیسے۔ کچھ مجھے تو بتاؤ۔ عام حالات میں تو اتنی بڑی کمپنی کا

خاتمہ ناممکن نظر آتا ہے" ۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی تجسس آمیز لہجے
میں کہا۔

" اس بار میں نے کام ہی دوسرا دکھایا ہے۔ میں نے اس بار
لمبی گیم کھیلی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے گوداموں میں زرعی ادویات کی
بجائے منشیات بھر دی گئیں۔ اور پھر وائٹ فلیگ کے ذریعے میں
نے وہاں کی سیکرٹ سروس تک یہ اطلاع پہنچوا دی کہ اکبر راٹھور
پورے پاکیشیا میں منشیات پھیلا رہا ہے۔ نتیجہ خود بخود سامنے آ گیا۔
انٹیلی جنس نے اس کے گوداموں میں چھاپے مارے۔ وہاں سے
منشیات برآمد ہو گئیں۔ اکبر راٹھور اور اس کے پورے گروپ کو گرفتار
کر لیا گیا۔ اور پاکیشیا میں منشیات کی سزا موت ہے۔ اس لئے اکبر راٹھور
اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً موت کی سزا ملے گی" ۔۔۔۔ نوجوان
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اکبر راٹھور جیل سے فرار ہو جائے۔ یا
رشوت دے کر رہا ہو جائے۔ پھر" ۔۔۔۔ لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

" سیکرٹ سروس کو اطلاع دینے کا ہی یہ نتیجہ نکلا ہے کہ وہاں کی
سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل نے خود اپنی نگرانی میں تمام
کارروائی کی ہے۔ اور وہ انتہائی با اصول آدمی ہیں۔ پھر منشیات کثیر
تعداد میں اس کے گوداموں سے دستیاب ہو گئی ہے۔ اس لئے اس
کے رہا ہونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ وہاں
سے فرار ہو بھی گیا تب بھی وہ دوبارہ پاکیشیا میں داخل بھی نہ ہو سکے
گا۔ اور اسے کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ ساری کارروائی

دراصل کس نے کی ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ کاسٹریا کے گروپ وائٹ فلیگ کے بارے میں جان سکے گا۔ اور تم جانتی ہو کہ وائٹ فلیگ گروپ میں نے عارضی طور پر قائم کیا تھا۔ خاص طور پر اس پلاننگ کے لئے اور اب میں نے اسے ختم کر دیا ہے۔ وائٹ فلیگ کی طرف سے اینڈی ردبر کو سامنے لایا گیا تھا۔ اسے میری اصلیت کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ اس لئے اب اسے یا کسی اور کو کوئی کلیو نہیں مل سکتا"۔

نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کے لئے کوئی لمبی چوڑی پلاننگ کی کیا ضرورت تھی۔ کیا اکبر راٹھور کا خاتمہ نہ کیا جا سکتا تھا" —— لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح ہمارا مسئلہ حل نہ ہوتا۔ کیونکہ اس کی پوری کمپنی اور کاروبار ختم ہونا ضروری تھا۔ اور یہ کام کوئی حکومت ہی کر سکتی تھی۔ اس لئے میں نے یہ پلاننگ کی" —— نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تمہاری کیا پلاننگ ہے" —— لڑکی نے کہا۔

" پلاننگ کیا ہونی ہے۔ اب میدان صاف ہے۔ میرے آدمی وہاں پہلے ہی موجود ہیں۔ اب اطمینان سے وہاں سے راکوم میزائلوں کے لئے راکوم سپلائی ہوتا رہے گا اور ہم راکوم میزائل کثیر تعداد میں بڑی طاقتوں کو سپلائی کرتے رہیں گے" —— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ

کوئی مزید بات ہوتی۔ کمرے میں ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اور اس آواز کو سنتے ہی نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا باکس باہر نکال لیا سیٹی کی آواز اسی باکس میں سے نکل رہی تھی۔ نوجوان نے باکس پر موجود ایک چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ ناتھن کالنگ اوور" —— ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس۔ ڈیوس اٹنڈنگ یو اوور" —— نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ پاکیشیا سے جوزف نے ایک اہم اطلاع دی ہے کہ ہمارا گروپ راکوم کی پہاڑیوں کو آئندہ ننانوے سال کی لیز پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ویری گڈ نیوز۔ تم نے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ ویری گڈ۔ اتنی جلدی سے لیز حاصل کر لینا واقعی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اوور" —— ڈیوس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہ بھی اطلاع ہے کہ اکبر راٹھور کے خلاف خصوصی عدالت میں مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس لئے اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ اکبر راٹھور کو جلد ہی موت کی سزا سنا دی جائے گی اوور" —— ناتھن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ دوسری خوشخبری ہے۔ گڈ شو۔ پلاننگ ہو تو ایسی ہو۔ مگر

جوزف کو کہہ دینا کہ وہ فوری طور پر اینڈی روبر کو وہاں سے واپس بھجوا دے اور اس لڑکی روما کا خاتمہ بھی فوری طور پر ضروری ہے اینڈی روبر جیسے ہی یہاں پہنچے اس کا خاتمہ کر دینا اوور" ڈیوس نے کہا۔

" باس۔ اینڈی روبر واپس آ گیا ہے میں نے ایئر پورٹ پر ہی اسے گولی مروا دی ہے۔ اور روما کے متعلق جوزف کو میں نے پہلے ہی ہدایت دے دی تھی اوور" ——— نائھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے اوور اینڈ آل" ——— ڈیوس نے کہا اور باکس کا بٹن آف کر کے اس نے اسے جیب میں رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ مزید مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ آنکھوں میں ستارے سے جگمگاتے لگے تھے۔

" چلو اٹھو کوئیس۔ آج میں کامیابی کی بھرپور طور پر جشن منا چاہتا ہوں" ——— ڈیوس نے کوئیس سے کہا۔ اور پھر وہ شراب والے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ کوئیس بھی مسکراتی ہوئی اٹھی۔ اور ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا جس میں اکبر راٹھور اور اس کے گروپ کی گرفتاری اور [illegible] کے گوداموں سے زرعی ادویات کے ڈبوں میں پیک شدہ منشیات کی انتہائی خطرناک قسم رامٹ کی انتہائی کثیر مقدار میں دستیابی کے بارے میں بڑی بڑی سرخیاں چھپی ہوئی تھیں اور انٹیلی جنس کی کارکردگی کو صحافیوں اور ملک کی اعلیٰ شخصیات نے دل کھول کر سراہا تھا۔ عمران یہ تفصیلات پڑھتے ہوئے مسکرا رہا تھا کہ سامنے رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران۔ مع اپنی ڈگریوں کے بول رہا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا خیال تھا کہ یہ کال یقیناً سوپر فیاض کی طرف سے ہو گی۔ کیونکہ اکبر راٹھور اور اس کے گروپ کی گرفتاری سوپر فیاض کی نگرانی میں عمل میں آئی تھی۔ اور اخبارات

نے سوپر فیاض اور اس کے عملے کی کارکردگی کے بارے میں خاص طور
پر تعریفی کلمات لکھے تھے۔

" میرا نام آصف علی ہے جناب ـــــ اور میں آپ سے
ملنا چاہتا ہوں۔ حوالے کے لئے اتنا بتا دوں کہ میں اکبر راٹھور کا
سالا ہوں۔ اور اکبر راٹھور کے سلسلہ میں ہی آپ سے فوری ملاقات
کرنا چاہتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو
عمران چونک پڑا۔

" اکبر راٹھور سے میرا کیا تعلق۔ اس کے بارے میں اخبارات میں
چھپی ہوئی خبریں ضرور پڑھ رہا ہوں۔ اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے
تو آپ سنٹرل انٹیلی جنس سے رجوع کریں۔ جنہوں نے اکبر راٹھور کو
پکڑا ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں سنٹرل انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں اکبر راٹھور سے ملا
ہوں۔ انہوں نے مجھے آپ کا فون نمبر دیا ہے ـــــ اور آپ
سے ملنے کی ہدایت دی ہے۔ ان کا ایک خصوصی پیغام آپ تک پہنچانا
چاہتا ہوں" ـــــ آصف علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اکبر راٹھور نے میرا فون نمبر دیا ہے۔ مگر اسے کیسے معلوم ہوا ہے
میرا نمبر۔ میں تو اسے جانتا ہی نہیں۔ بہرحال آپ آجائیں" ـــــ
عمران نے کہا۔

" آپ اپنی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیں" ـــــ دوسری طرف سے
کہا گیا۔ اور عمران نے اسے فلیٹ کا پتہ بتا دیا۔ اور پھر دوسری طرف
سے رابطہ ختم ہوتے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" اکبر راٹھور کو میرا فون نمبر کہاں سے ملا۔ اور وہ مجھے کیا بتانا چاہتا
ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس
سوال کا جواب اسے خود بھی معلوم نہ تھا۔ اس لئے وہ بڑبڑا کر ہی
رہ گیا۔ اور اس نے ایک بار پھر اخبار میں شائع شدہ اکبر راٹھور کی
گرفتاری کے بارے میں خبریں تفصیل سے پڑھنا شروع کر دیں۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان دروازہ کھولو اور جو صاحب ہوں انہیں میرے پاس
لے آؤ" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں سلیمان کو آواز دیتے
ہوئے کہا۔ اور سلیمان کے قدموں کی آواز اسے راہداری میں سنائی
دینے لگی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک نوجوان کو ڈرائنگ روم کے
دروازے پر کھڑا دیکھا ـــــ نوجوان چہرے مہرے سے خاصا
شریف اور سیدھا سادھا سا لگ رہا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر
پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔

" میرا نام آصف علی ہے۔ میں نے ابھی آپ کو فون کیا تھا" ـــــ
نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" جی فرمائیے۔ کیا پیغام لے کر آئے ہیں آپ" ـــــ عمران
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی نوجوان کو اس نے صوفے پر
بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

" اکبر راٹھور آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر
آپ ان سے مل لیں تو وہ کسی گہری اور بڑی سازش کا انکشاف کر
سکتے ہیں" ـــــ آصف علی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور

عمران چونک پڑا۔

"گہری اور بڑی سازش کا انکشاف —— مگر وہ مجھ سے ہی کیوں ملنا چاہتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی" —— عمران نے کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور اس سازش سے سیکرٹ سروس کو یقیناً دلچسپی ہوگی —— اور بقول ان کے سازش اتنی بڑی ہے کہ وہ اسے انٹیلی جنس یا پولیس کے کسی افسر کے سامنے افشا نہیں کرنا چاہتے" آصف علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر میں ہے یا پولیس کی تحویل میں" —— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر میں ہیں" —— آصف علی نے جواب دیا۔

"او۔ کے آؤ میرے ساتھ" —— عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ ان سے مل لیں۔ میں نے واپس گھر جانا ہے۔ کیونکہ باجی سخت بیمار ہیں۔ جب سے بھائی صاحب گرفتار ہوئے ہیں۔ صدمے کی وجہ سے انکی حالت بے حد خراب ہے" —— آصف علی نے اٹھتے ہوئے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ بھی راٹھور ہاؤس میں رہتے ہیں" —— عمران نے غور سے آصف علی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اکبر راٹھور کی بیگم میری بڑی بہن ہیں اور میں یونیورسٹی

میں پڑھتا ہوں۔ انہی کے پاس رہتا ہوں" —— آصف علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں" —— عمران نے کہا۔ اور آصف علی سلام کر کے واپس مڑا اور باہر راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا —— عمران آصف علی کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ ایک شریف نوجوان ہے۔ اس کا اس منشیات کے چکروں سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے اسے جانے دیا تھا۔ لیکن بہرحال یہ الجھن اس کے ذہن میں موجود تھی کہ اکبر راٹھور اس سے کیوں ملنا چاہتا ہے اور وہ اسے کیسے جانتا ہے۔ وہ یہی سوچتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار سنٹرل انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ وہاں جا کر اسے معلوم ہوا کہ سر رحمان اور سوپر فیاض دونوں کسی ریڈ پر گئے ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ سب لوگ اسے اچھی طرح جانتے تھے اس لئے اسکی خواہش پر اکبر راٹھور کو انٹیلی جنس کی خصوصی حوالات سے نکال کر ایک کمرے میں لے آیا گیا۔ جہاں عمران پہلے سے موجود تھا۔ اکبر راٹھور کا چہرہ بجھا ہوا تھا بال پریشان تھے۔ اس کا لباس مسلا ہوا تھا اور ہونٹوں پر پپڑی جمی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے کو دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ عمران کو علم قیافہ کو مہارت کی حد تک جاننے کا بیحد دعویٰ تھا مگر علم قیافہ کی رو سے اکبر راٹھور اتنا بڑا مجرم نہیں ہو سکتا تھا وہ اپنے چہرے کے مخصوص خدوخال کی وجہ سے ایک کامیاب بزنس

ہین تو ہو سکتا تھا لیکن مجرم نہیں ـــــ لیکن ظاہر ہے عمران
صرف علم قیافہ کی وجہ سے تو اسے رہا نہ کرا سکتا تھا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے" ـــــ اکبر راٹھور نے کرسی پر
بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتے ہوئے پژمردہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں بیٹھو ـــــ اور تم مجھے بتاؤ کہ میرا نام کیسے جانتے ہو۔
اور میرا فون نمبر تمہیں کہاں سے ملا ہے" ـــــ عمران نے سامنے
موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اکبر راٹھور کرسی
پر بیٹھ گیا۔

"آپ کے متعلق مجھے آپ کے دوست چوہان نے بتایا ہے۔
آپ کا فون نمبر بھی انہوں نے ہی مجھے دیا ہے۔ انہوں نے مجھے
بتایا ہے کہ آپ کبھی کبھی سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتے رہتے
ہیں" ـــــ اکبر راٹھور نے کہا تو عمران کے چہرے پر مزید حیرت
کے تاثرات ابھر گئے۔

"چوہان آپ سے کب ملا تھا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

"تین چار گھنٹے پہلے وہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔ کیونکہ اسکی والدہ کا
علاج میں نے کرایا تھا۔ اور میں اس کی والدہ کے ساتھ ایک دو
بار اس سے مل بھی چکا ہوں۔ اس نے اخبار میں میرے متعلق
پڑھا تو وہ مجھ سے ملنے آیا تھا اور مجھ سے یہ کہنے آیا تھا کہ اسے
معلوم ہے کہ جس لڑکی سے اسکی والدہ اس کی شادی کرنا چاہتی ہیں
وہ آرگنائز میں میری کمپنی میں ملازم ہے۔ اس لئے وہ کہنے آیا تھا کہ

وہ اب اس لڑکی سے قطعی شادی نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس لڑکی سے
شادی کرنے پر اس کی والدہ کے کہنے پر میں نے ہی اسے خاصا
مجبور کیا تھا۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ میں بے گناہ ہوں۔ میں
نے کبھی منشیات جیسا گھناؤنا جرم نہیں کیا۔ یہ سب کچھ میرے
خلاف ایک گہری سازش ہے۔ اور سازش بھی غیر ملکی ہے اس نے
مجھ سے اس سازش کے بارے میں پوچھنے کی کوشش مگر میں نے اسے
کہا کہ یہ اتنی بڑی سازش ہے کہ میں اسے کسی ایسے آدمی کے سامنے
افشا کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس سازش کا قلع قمع کر سکے۔ اس پر اس
نے آپ کا نام اور فون نمبر بتایا اور یہ بھی کہا کہ آپ سیکرٹ سروس کے
لئے بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ اس پر میں نے اپنے سالے کو کہا کہ
وہ آپ سے بات کرے" ـــــ اکبر راٹھور نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب مجھے بتاؤ کہ تم کس سازش
کی بات کر رہے ہو۔ اگر واقعی کوئی ایسی سازش ہوئی اور تم
بے گناہ ثابت ہوئے تو یقین کرو کہ تم فوری طور پر رہا ہو جاؤ گے
لیکن یہ سوچ لو کہ اگر تم نے صرف اپنے آپ کو بچانے کے لئے کوئی
من گھڑت کہانی مجھے سنانے کی کوشش کی تو تمہارا انجام زیادہ
عبرتناک بھی ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ تو جو ہونا تھا بہرحال ہو گیا۔ اب اگر مجھے
رہا بھی کر دیا جائے تب بھی معاشرے میں میری کوئی عزت نہیں
رہی۔ مجھے بہرحال خودکشی کرنا پڑے گی۔ اور میرے خلاف ثبوت

ہی ایسے پیدا کئے گئے ہیں کہ میں چاہے کچھ بھی کیوں نہ کہوں یا کروں مجھے بہرحال پھانسی تو ہو ہی جائے گی۔ مجھے یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ اعلیٰ حکام نے میرا کیس خصوصی عدالت میں بھجوانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بہرحال میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اب مجھے اپنی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی" ـــــ اکبر راٹھور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"میں اس سازش کے متعلق سننا چاہتا ہوں۔ مجھے تمہاری اس کیفیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میرا وقت بے حد قیمتی ہے۔ اس لئے مزید میرا وقت ضائع نہ کرو" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ـــــ کاسٹریا میں ایک مجرم تنظیم ہے۔ تھرڈ فورس ـــــ بہت بڑی تنظیم ہے۔ اس نے کاسٹریا میں باقاعدہ میزائل بنانے کے خفیہ کارخانے لگائے ہوئے ہیں۔ تھرڈ فورس نے کوئی ایسا میزائل بنانے کا تجربہ کیا ہے۔ جسے وہ فورس میزائل کہتے ہیں۔ یہ اس قدر تباہ کن میزائل ہے کہ اس کے مقابلے کا میزائل اب تک روسیاہ اور ایکریمیا جیسی سپر پاورز بھی نہیں بنا سکیں۔ اس میزائل کی تیاری میں خام مال کے طور پر ایک مخصوص پہاڑی مٹی بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس مٹی کو یہاں راکوم کہا جاتا ہے۔ اور یہ صرف پاکیشیا میں پائی جاتی ہے۔ اور میں نے اس راکوم کی مدد سے زرعی ادویات تیار کی تھیں۔ جو پوری دنیا میں بے حد مقبول ہوئیں چنانچہ میرا کاروبار پھیلتا چلا گیا ـــــ یہ راکوم مٹی پاکیشیا کے شمالی علاقہ جات راکاشی میں کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ پوری پہاڑیوں کی

پہاڑیاں اس کی بنی ہوئی موجود ہیں ـــــ میں نے یہ پہاڑیاں ان علاقے کے سرداروں سے باقاعدہ لیز پر لے رکھی تھیں۔ آج سے چند ماہ پہلے جب میں ایک بزنس ٹور کے سلسلے میں کاسٹریا گیا ہوا تھا تو مجھے وہاں اس تنظیم کا ایک آدمی ملا۔ اس نے مجھے آفر کی کہ اگر میں یہ مٹی انہیں سپلائی کروں تو وہ مجھے میری ادویات سے ہونے والے بزنس سے بھی زیادہ رقم دینے کیلئے تیار ہیں۔ میں نے جب اس سے پوچھا کہ وہ یہ مٹی کیا کریں گے تو اس نے مجھے ایک سائنسدان سے ملایا۔ جس نے مجھے اس میزائل کے بارے میں تفصیل بتائی۔ لیکن میں نے انکار کر دیا کہ میں اپنا کاروبار ختم نہیں کر سکتا ـــــ اس کے بعد مجھے مسلسل دھمکیاں ملنا شروع ہو گئیں لیکن میں بھی لاوارث نہ تھا۔ اس لئے وہ میرا ذاتی طور پر کچھ نہ بگاڑ سکے۔ میں نے ان دھمکیوں کے ملنے کے بعد کھوج لگوایا تو مجھے اس تنظیم کے بارے میں پتہ چلا۔ میں مزید محتاط ہو گیا۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن میں نے ہمیشہ صاف ستھرا کاروبار کیا ہے۔ کبھی کسی چھوٹے سے جرم میں بھی میں ملوث نہیں رہا۔ پھر اچانک میری فیکٹری میں شورش برپا ہوئی اور فیکٹری میں ہڑتال ہو گئی۔ اس سے پہلے میری پرائیویٹ سیکرٹری روما نے ایسٹرن کارمن کی کسی پارٹی کے ساتھ میری عدم موجودگی میں بہت بڑا سودا کیا اور تمام مال یکلخت فروخت کر دیا۔ جنہیں فوری طور پر گوداموں سے نکال لیا گیا۔ گودام خالی ہوتے ہی فیکٹری میں ہڑتال ہو گئی۔ میں اس وقت غیر ملک میں تھا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں فوراً واپس آیا ـــــ میں نے ہڑتالی مزدوروں کے لیڈروں سے صلح

کرنے اور ان کے تمام مطالبات مان لینے کی پیشکش کی ——— لیکن وہ لوگ مطالبات منظور ہوتے پر مزید مطالبات پیش کر دیتے حتیٰ کہ وہ ایسے مطالبات پر آ گئے جو میں تو کیا کوئی بھی منظور نہ کر سکتا تھا اس لئے میری بات چیت ناکام ہو گئی ——— چونکہ میں نے کچھ پارٹیوں کو فوری مال سپلائی کرنا تھا۔ میری کمپنی کی ساکھ کا مسئلہ تھا۔ اس لئے میں نے ایکریمیا میں موجود اپنے گوداموں سے مال کی شپمنٹ پاکیشیا بھجوا دی۔ تاکہ مال ان پارٹیوں کو سپلائی کیا جا سکے۔ میں باچان چلا گیا۔ کیونکہ اس ہڑتال کی وجہ سے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ایسی فیکٹری بناؤں گا جس میں مکمل طور پر روبوٹ کام کریں گے تاکہ آئندہ کسی ہڑتال کا کوئی خدشہ ہی نہ رہے۔ وہاں سے ابتدائی بات چیت کر کے جونہی میں یہاں پہنچا۔ مجھے گرفتار کر لیا گیا ابھی تھوڑی دیر پہلے میرا سالا آصف علی آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ راکوم مٹی کی پہاڑیوں کے مالکوں نے میری لیز کینسل کر کے کسی غیر ملکی پارٹی کو پہاڑیاں ننانوے سال کی لیز پر دے دی ہیں۔ اس سے مجھے یہ خیال آیا کہ میرے خلاف یقیناً اس تھرڈ فورس تنظیم نے خوفناک اور گہری سازش کی ہے۔ اور اس سازش کا مقصد مجھے درمیان سے ہٹا کر راکوم مٹی کی سپلائی حاصل کرنا تھا تاکہ وہ اس سے خوفناک میزائل بنا کر کافرستان اور دوسرے ممالک کو فروخت کر سکیں" ——— اکبر راٹھور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور اس کی تفصیل سن کر عمران کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔ کیونکہ اکبر راٹھور کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

لیکن واقعات اس کے بیان کی نفی کر رہے تھے۔

"یہ شپمنٹ یہاں کس نے وصول کی تھی" ——— عمران نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"اس کے انتظامات میری پرائیویٹ سیکرٹری روما نے کرنے تھے مجھے نہیں معلوم کہ اس نے کئے ہیں یا کسی اور نے" ——— اکبر راٹھور نے کہا۔

"پرائیویٹ سیکرٹری کی یہ ذمہ داری تو نہیں ہوتی کہ وہ ایسے انتظامی کام کرے" ——— عمران نے کہا۔

"عام طور پر نہیں ہوتے لیکن ہڑتال کے بعد میں نے خصوصی طور پر اسے ایسی تمام ذمہ داریاں سونپ دی تھیں۔ کیونکہ مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ میرے دفتر کا چیف منیجر اور اس کا عملہ ہڑتالیوں سے ملا ہوا ہے" ——— اکبر راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کاسٹریا کی جس تھرڈ فورس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ اس بارے میں مزید کوئی تفصیل" ——— عمران نے کہا۔

"وہاں ایک آدمی ہے انٹولیو وہ جسرم کلب کا مالک ہے۔ وہ بھاری معاوضے پر معلومات فروخت کرتا ہے میں نے اسے بھاری رقم دے کر یہ معلومات خریدی ہیں۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں اور نہ ہی میں نے اس وقت زیادہ جاننے کی ضرورت سمجھی۔ کیونکہ مجھے ان جرائم پیشہ لوگوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ میں تو صرف اپنا تحفظ چاہتا تھا اور بس" ——— اکبر راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری پرائیویٹ سیکرٹری روما کہاں رہتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"نادر بلڈنگ کے تیسرے فلور پر بارہ نمبر کمرہ ہے۔ اکیلی رہتی ہے" ——— اکبر راٹھور نے جواب دیا۔

"کیا وہ تم سے ملنے آئی ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"نہیں" ——— اکبر راٹھور نے جواب دیا۔

"او۔کے میں انکوائری کروں گا۔ اور اگر تم بے گناہ ثابت ہوئے تو تمہارا بال بیکا نہ ہوگا۔ لیکن مجرموں کے ساتھ میں کسی رعایت کا قائل نہیں ہوں" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ دروازے پر موجود مسلح محافظ کو اس نے اکبر راٹھور کو واپس لے جانے کا کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جہاں اسکی کار موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہیڈ کوارٹر سے نکل کر نادر بلڈنگ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ شہر کے وسط میں ایک بہت بڑی رہائشی عمارت تھی۔ جو لگژری فلیٹس پر مشتمل تھی۔ نادر بلڈنگ پہنچ کر جب وہ اکبر راٹھور کے بتائے ہوئے پتے پر روما کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچا تو دروازے پر تالا لگا ہوا تھا ——— عمران واپس مڑا اور پھر اس نے کار اکبر راٹھور کی کمپنی کے دفتر کی طرف بڑھا دی۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ انٹیلی جنس نے دفتر سیل کیا ہوا ہے۔ البتہ کمپنی کا ایک چوکیدار وہاں موجود تھا اس سے جب عمران نے روما کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ روما واپس اپنے گاؤں چلی گئی ہے۔ عمران کو اس چوکیدار سے اسکے گاؤں اور روما

کے بارے میں تمام تفصیل مل گئی۔ لیکن چونکہ یہ گاؤں دارالحکومت سے کافی دور تھا۔ اسلئے عمران نے خود گاؤں جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور اس نے کار رائل سٹریٹ کی طرف موڑ دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ راٹھور ہاؤس پہنچ گیا۔ اکبر راٹھور کی بیوی کو ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔ کیونکہ صدمے کی وجہ سے اسکی حالت غیر ہوگئی تھی۔ البتہ وہ نوجوان آصف علی وہاں موجود تھا۔

"میں نے اکبر راٹھور سے مل لیا ہے ——— اس کے مطابق تم نے اسے بتایا تھا کہ راکوم مٹی کی پہاڑیوں کی لیز کسی غیر ملکی کمپنی نے حاصل کر لی ہے۔ تمہیں اس کے بارے میں کیسے پتہ چلا" ——— عمران نے آصف علی سے پوچھا۔

"سردار سیف خان آئے تھے ——— ان کے بھائی جان اکبر راٹھور سے بہت گہرے اور قریبی تعلقات ہیں۔ انکی بیگم اور فیملی کا بھی ہمارے گھر آنا جانا ہے۔ وہ بھائی جان کی گرفتاری کا سن کر باجی سے ملنے آئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آج صبح ہی وہاں ان پہاڑیوں کی لیز ایک غیر ملکی پارٹی نے حاصل کر لی ہے۔ وہ اسی علاقے کے رہنے والے ہیں" ——— آصف علی نے جوابدیا۔

"یہ لیز کون دیتا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"سردار خاص خان۔ وہ اس سارے قبیلے کا سردار ہے۔ جس کی ملکیت میں یہ پہاڑیاں ہیں" ——— آصف علی نے جواب دیا اور عمران راٹھور ہاؤس سے باہر آگیا۔ اب اس نے کار کا رخ دانش منزل کی طرف کر دیا۔ کیونکہ اب وہ اس معاملے میں وسیع پیمانے پر تحقیقات کرانا چاہتا تھا۔ کیونکہ جو حالات اکبر راٹھور نے

بتائے تھے۔ اس کے مطابق بظاہر کسی سازش کا امکان نظر آتا تھا۔

"لائبریری میں جا کر چیک کرو ہمارے پاس کاسٹریا کی کسی مجرم تنظیم تھرڈ فورس کا کوئی ریکارڈ ہے" ـــــ عمران نے دانش منزل پہنچتے ہی بلیک زیرو سے کہا۔

"خیریت۔ یہ اچانک تھرڈ فورس کہاں سے نمودار ہو گئی" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب دن اور لو دونوں فورسز بیکار ہو جائیں تو پھر تھرڈ فورس کو چانس مل جاتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کے اس خوبصورت طنز کو اچھی طرح سمجھ گیا۔ کیونکہ بہرحال وہ ایکسٹو تھا عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راشیل کلب" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں مس راشیل سے بات کرائیں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"ہولڈ آن رکھیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ راشیل بول رہی ہوں" ـــــ بولنے والی کے لہجے اور آواز میں بڑا لوچ اور نزاکت تھی جیسے وہ بات کرنے کی بجائے کسی فلم میں ڈائیلاگ بول رہی ہو۔

"میں فلمی پرنس نہیں ہوں مس راشیل۔ سچ مچ کا پرنس ہوں پرنس آف ڈھمپ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے مترنم ہنسی سنائی دی۔

"ارے تم ـــــ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا کاسٹریا میں ہو" ـــــ اس بار دوسری طرف سے چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ لیکن اس بار آواز میں وہ پہلے جیسی لوچ اور نزاکت لہجے میں موجود نہ تھی۔

"اگر کاسٹریا میں ہوتا تو براہ راست بات کرتا۔ اس طرح بات کرنے کے ساتھ ساتھ کم از کم کوئین آف کاسٹریا کا خوبصورت چہرہ تو نظر آ جاتا ـــــ یہاں تو میری نظروں کے سامنے ایک دیوار ہے جس پر ایک انتہائی بدصورت سی چڑیل کی تصویر لٹک رہی ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے اس بار مترنم ہنسی کی آواز سنائی دی۔

"تو تمہارے پاکیشیا میں چڑیلوں کی تصویریں دیوار پر لگائی جاتی ہیں" ـــــ راشیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ مرد انہیں دیکھ کر اپنے آپ میں رہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور راشیل اور زیادہ زور سے ہنس پڑی۔

"میں سمجھی تھی کہ میری نئی فلم کے ہیرو پرنس آف ڈھمپ کا فون ہے۔ بہرحال کہو آج کیسے فون کیا ہے۔ کیا مجھے پاکیشیا کی کسی فلم میں تو بطور ہیروئن کام کرنے کی آفر تو نہیں کرنا چاہتے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر پہلے ہی سن لو کہ آئندہ دس سالوں تک میرے پاس کوئی ڈیٹ

فارغ نہیں ہے۔ ہاں دس سالوں کے بعد کی کوئی ڈیٹ دے سکتی ہوں" ـــــ راشیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دس سال بعد تو تمہاری تصویر بھی یہاں دیوار پر لٹکتی ہوئی نظر آنے لگ جائے گی" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور پہلے چند لمحوں تک تو خاموشی رہی اور پھر وہ زور سے قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی پرنس آف ڈھمپ ہو" ـــــ راشیل نے شرمندہ سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے یاد ہے۔ تم نے ایک فلم میں کام کیا تھا جس کا نام تھا۔ تھرڈ فورس۔ اس کا ہیرو کون تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ مجھے اب یاد نہیں ہے۔ کافی پرانی بات ہے" ـــــ راشیل نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یاداشت کو حرکت میں لانے کے لئے کتنے ڈالرز تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرانے پڑیں گے" ـــــ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ بہت خطرناک معاملہ ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری پرنس" ـــــ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لے کر ریسیور رکھ دیا۔

لائبریری میں تو اس تھرڈ فورس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے" بلیک زیرو نے کہا۔ وہ عمران کی فون پر گفتگو کے دوران واپس آچکا تھا۔

"مگر راشیل کے مطابق نہ صرف یہ تھرڈ فورس کاسٹریا میں موجود ہے بلکہ انتہائی خطرناک تنظیم ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ محترمہ راشیل صاحبہ کون ہیں۔ پہلی بار یہ نام سامنے آیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر نام پسند ہے تو بات کراؤں بس دو چار فلمیں فنانس کرنی پڑیں گی۔ محترمہ کاسٹریا کے ایک کلب کی مالکہ ہیں۔ ادھیڑ عمر ہیں لیکن اپنے آپ کو ملکہ حسن اور فلم انڈسٹری کی سب سے کامیاب ہیروئن سمجھتی ہیں۔ لیکن کاسٹریا کی زیر زمین دنیا کی انسائیکلو پیڈیا ہیں ـــــ کاسٹریا میں ہی ایک بار اس سے ملاقات ہوئی تھی اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ ایک فلم کمپنی بنائے گا۔ جس میں بیک وقت ایک سو فلمیں تیار ہوں گی اور ان سب فلموں میں مس راشیل ہیروئن ہوں گی" ـــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آخر بیٹھے بٹھائے یہ تھرڈ فورس کہاں سے ٹپک پڑی" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اکبر راٹھور سے ہونے والی ملاقات کی تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ وہ اب خواہ مخواہ کے الجھاؤ پیدا کرنا چاہتا ہے

میں نے سر سلطان کے ذریعے اس کے متعلق تفصیلی رپورٹ حاصل کر لی ہے۔ اس کے تمام گوداموں میں زرعی ادویات کا جتنا بھی سٹاک ملا ہے۔ سب ہی زرعی ادویات کی بجائے خطرناک منشیات بھری ہوئی ملی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو میل دور شمال کی طرف ایک گاؤں ہے نور آباد۔ وہاں کے مرکزی چوک کے قریب جامع مسجد ہے۔ اس جامع مسجد کے ساتھ ایک شخص نجیب کا رہائشی مکان ہے۔ اس نجیب کی لڑکی روما یہاں دارالحکومت میں راٹھور انٹرپرائزز نامی کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر کی پرسنل سیکرٹری ہے۔ تم اپنے ساتھ تنویر کو لے جاؤ اور اس روما کو اس طرح وہاں سے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو کہ وہاں کسی کو یہ علم نہ ہو سکے کہ روما کو اغوا کیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ وہی کمپنی ہے باس جس کے متعلق آج کے اخبارات میں تفصیلی خبریں موجود ہیں"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں وہی ہے۔ اور کمپنی کے گوداموں پر چھاپے کے بعد

انٹیلی جنس نے کمپنی کا دفتر سیل کر دیا ہے اور یہ روما واپس نور آباد چلی گئی ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور ٹون آجانے کے بعد اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"راٹھور انٹرپرائزز کے نام ایکریمیا سے دو تین روز پہلے ایک بحری جہاز زرعی ادویات لے کر پاکیشیا پہنچا تھا۔ اور وہاں سے مال اس کمپنی کے گوداموں میں پہنچایا گیا۔ تم نے بندرگاہ جا کر یہ معلومات حاصل کرنی ہیں کہ اسکی شپمنٹ اور ڈیلیوری کی تمام کارروائی کس نے کی ہے۔ اس سلسلہ میں مکمل تفصیلات حاصل کرنی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ یہ بحری جہاز ایکریمیا سے پاکیشیا آتے ہوئے کس کس ملک میں رکا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا

"یہ وہی کمپنی ہے ناں باس۔ جس کے گوداموں سے منشیات پکڑی گئی ہیں"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں وہی ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چوہان بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد چوہان کی آواز سنائی دی
"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"یس باس" ـــــ چوہان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"تم انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر جا کر اکبر راٹھور سے ملے تھے" ـــــ
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"یس باس۔ اکبر راٹھور وہی آدمی ہے۔ جس نے ارکاٹن میں میری
والدہ کا علاج کرایا تھا۔ والدہ جب پاکیشیا آئی تھیں تو اسی کے گھر
ٹھہری تھیں اور میں وہیں جا کر ان سے ملتا رہا۔ اور اکبر راٹھور سے
بھی وہاں ملاقات ہوتی رہی۔ میں والدہ کی وجہ سے اس کا ممنون
احسان تھا اور میری والدہ جس لڑکی سے میری شادی کرنا چاہتی تھیں
وہ بھی اس کی کمپنی میں ملازم ہے۔ جب صبح میں نے اخبارات میں اس
کے بارے میں پڑھا تو میں اس سے یہ کہنے گیا تھا کہ اب میں اس لڑکی
سے شادی نہیں کر سکتا۔ اس نے وہاں رونا رویا کہ وہ بے گناہ ہے
اور اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر کوئی بڑی گہری سازش کی گئی ہے
اور وہ کسی ایسے آدمی کو اس سازش کی تفصیلات بتانا چاہتا ہے جس
کے تعلقات سیکرٹ سروس سے ہوں۔ تو میں نے اسے عمران صاحب کا
فون نمبر دے دیا۔ اور پھر کہہ دیا کہ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے
رہتے ہیں۔ کیونکہ میں اس سے بہرحال جان چھڑانا چاہتا تھا اور مجھے
یقین تھا کہ عمران صاحب خود ہی اسے اچھی طرح ڈیل کر لیں گے" ـــــ
چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"عمران اس سے ملا تھا اور اس نے مجھے تفصیلی رپورٹ دی ہے

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو کچھ اس نے بتایا ہے۔ اسکی تفصیلی تحقیقات
کی جائیں۔ اکبر راٹھور راکاشی کے علاقے میں پائی جانے والی مخصوص
مٹی راکوم سے زرعی ادویات تیار کرتا تھا۔ اس نے وہاں اس
علاقے کی پوری پہاڑیاں لیز پر لے رکھی تھیں۔ لیکن اب معلوم ہوا
ہے کہ اس کی گرفتاری کے بعد وہاں کے سرداروں نے اس کی لیز
ختم کر کے کسی غیر ملکی کمپنی کے ساتھ لیز کا معاہدہ کر لیا ہے۔ تم نعمانی
کو ساتھ لے کر فوری طور پر راکاشی پہنچو۔ وہاں کوئی سردار خاص خان
ہے۔ جو اس قبیلے کا سردار ہے۔ جس کی ملکیت میں اس مٹی کی پہاڑیاں
ہیں۔ تم نے وہاں سے یہ معلومات حاصل کرنی ہیں کہ نئی غیر ملکی
کمپنی کون ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور اس کا کرتا دھرتا
کون ہے۔ پوری تفصیل سے معلومات چاہئیں۔ لیکن یہ تفصیلات
تم نے اس طرح حاصل کرنی ہیں کہ کسی کو یہ شک نہ پڑ سکے کہ تم
لوگ کسی خاص مقصد کے لئے یہ معلومات حاصل کر رہے ہو" ـــــ
عمران نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے چوہان نے کہا۔ اور
عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"اگر اکبر راٹھور کی بات درست ہے۔ تو اس کا مطلب تو یہی
ہوگا کہ انتہائی پیچیدہ اور گہری سازش کی گئی ہے۔ اس کے
خلاف" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔
"اکبر راٹھور کے خلاف تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اگر واقعی کوئی سازش
کی گئی ہے تو پھر یہ پاکیشیا کے خلاف سازش ہے۔ اوہ۔ مجھے

سر داور سے بات کرنا چاہیئے۔ یہ کہ کیا ایسا ممکن بھی ہے کہ کسی مخصوص مٹی سے کوئی تباہ کن میزائل بنایا جا سکے" ـــــ عمران بات کرتے کرتے چونک پڑا۔ اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"ایک بار نہیں تین بار یس کہنے سے مسئلہ حل ہوتا ہے۔ اور میری تو حسرت ہی رہی ہے کہ مجھے بھی تین بار یس کہنے کا موقع مل سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر اتنا ہی شوق ہے تین بار یس کہنے کا تو میں کروں بندوبست"۔ دوسری طرف سے سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے آپ نے تو کسی لیڈی سائنسدان کے پلے باندھ دینا ہے مجھے۔ اور میری باقی عمر عجیب و غریب قسم کی گیسیں سونگھتے میں ہی گزر جائے گی" ـــــ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور سر داور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"چلو وعدہ رہا کوئی گیس نہ سونگھائے گی۔ پھر ٹھیک ہے"۔ سر داور بھی شاید لطف لے رہے تھے۔

"پھر تو اور بھی مسئلہ خراب ہو جائے گا۔ پھر گیسوں کی بجائے جوتیاں سونگھنی پڑیں گی" ـــــ عمران نے بے ساختہ جواب دیا۔ اور سر داور اس کے اس خوبصورت اور بے ساختہ جواب پر کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"تم سے باتیں کر کے واقعی سارے دن کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے بہر حال اب تم بتاؤ کیسے فون کیا تھا" ـــــ سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص مشکل پیش نہیں آئی۔ رسیور اٹھایا نمبر ڈائل کیئے اور کال مل گئی" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ سر داور نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"آپ نے خود ہی تو پوچھا تھا کہ کیسے فون کیا۔ میں نے طریقہ بتا دیا ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا اور سر داور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تم سے تمہاری مرضی کے بغیر اصل بات پوچھ لینا ناممکن ہے۔ بہر حال میں ایک اہم تحقیقی مقالے پر کام کر رہا ہوں۔ اس لئے جب تک تم سنجیدہ ہو سکو۔ میں مزید کچھ کام نہ کر لوں" ـــــ سر داور نے کہا۔

"کیا آپ بھی مٹی سے تباہ کن میزائل بنانے کا فارمولا ایجاد کر رہے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مٹی سے میزائل۔ کیا مطلب۔ کیا اب مذاق کرنے کے لئے میں ہی رہ گیا ہوں" ـــــ سر داور کے لہجے میں ناخوشگواریت کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا جناب کاسٹریا میں پاکیشیا کی مٹی سے ایک انتہائی تباہ کن میزائل بنایا جا رہا ہے۔ جسے انہوں نے فورس میزائل کا نام دے رکھا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے مذاق کیا تو سر داور ہتھے سے ہی اکھڑ جائیں گے" ـــــ وہ ان کی طبیعت کو اچھی

طرح پہچانتا تھا۔

"کیا تم یہ سب کچھ سنجیدگی سے کہہ رہے ہو"—— سرداور کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"جی ہاں۔ پاکیشیا کے شمالی علاقے راکاشی میں ایک مخصوص مٹی ملتی ہے۔ جیسکی وہاں پہاڑیاں ہیں۔ اسے راکوم کہتے ہیں۔ یہاں پاکیشیا کی ایک کمپنی اس مٹی راکوم سے زرعی ادویات تیار کرتی تھی۔ جو پوری دنیا میں بے حد مقبول ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس راکوم سے کاسٹریا والوں نے کوئی تباہ کن میزائل بنانے کا فارمولا تیار کیا ہے اور انہوں نے اس زرعی ادویات بنانے والی کمپنی کو راستے سے ہٹا کر اس مٹی کی پہاڑیوں کو لیز پر لے لیا ہے۔ تاکہ اس مٹی کی انہیں مسلسل سپلائی ہو سکے۔ اور وہ تباہ کن میزائلوں کے ڈھیر کے ڈھیر بناتے چلے جائیں"—— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"راکوم مٹی۔ کونسا علاقہ بتایا ہے تم نے"—— سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"راکاشی"—— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ —— مجھے یاد آگیا۔ میری لیبارٹری کے ایک سائنسدان نے اس پر تحقیقات کی تھی۔ اس کی تحقیقات کے مطابق اس مٹی میں قدرتی طور پر ایسے سائنسی عناصر موجود ہیں جن پر مزید کام کر کے اس سے بارود بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر اس تحقیقات کو اس لئے چھوڑنا پڑا کہ اس پر اخراجات بے حد زیادہ آتے تھے۔ میری لائبریری میں اس پر ریسرچ پیپر موجود ہوگا"—— سرداور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے ملنے والی اطلاع درست ہے اگر اس میں واقعی ایسے عناصر پائے جاتے ہیں تو اس سے زرعی ادویات بھی تیار ہو سکتی ہیں اور اس پر مزید کام کر کے اس سے تباہ کن میزائل بھی تیار کیا جا سکتا ہے"—— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میزائل والا آئیڈیا ممکن نہیں۔ اس سطح پر اس مٹی کو نہیں لے جایا جا سکتا" سرداور نے جواب دیا۔

"اوکے پہلے میں تصدیق کر لوں کہ کیا واقعی ایسا میزائل بن بھی رہا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں تفصیلی بات ہوگی"—— عمران نے کہا۔

"مجھے ضرور بتانا کیونکہ اگر واقعی ایسا ممکن ہے تو اس سے ہمارے دفاع کو بے حد فائدہ پہنچ سکتا۔ میں اس پر خصوصی ریسرچ کراؤں گا"—— سرداور نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"عجیب خاصیت ہے اس مٹی کی"—— بلیک زیرو جو لاؤڈر کی وجہ سے ساری بات چیت سن رہا تھا۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں بول پڑا۔

"قدرت نے نجانے کیا کیا چیزیں بنا دی ہیں"—— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید بات چیت ہوتی۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو" ــــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" صفدر بول رہا ہوں جناب" ــــــ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

" باس میں نے پوری تحقیق کی ہے۔ اس شپمنٹ کو تو اسی کلیرنگ ایجنٹ نے کلیر کرایا ہے۔ جو پہلے بھی راٹھور کمپنی کے لئے کام کرتا ہے لیکن اس ایجنٹ کے مطابق ڈیلیوری لینے والے سارے لوگ نئے تھے۔ اس سے پہلے اس نے ان لوگوں میں سے کسی کو نہ دیکھا تھا جبکہ ڈیلیوری لینے اور مال کو گوداموں میں پہنچانے کیلئے سارا کام اکبر راٹھور کی پرائیویٹ سیکرٹری مس روما نے کیا تھا۔ اکبر راٹھور کی طرف سے اسے اس سلسلے میں خصوصی اجازت نامہ دیا گیا تھا" ــــــ صفدر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" بحری جہاز کے سفر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

" میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں جناب۔ ان کے مطابق یہ راستے میں صرف دو روز کاسٹریا کی بندرگاہ پر رکا تھا۔ اور کہیں نہیں رکا" ــــــ صفدر نے جواب دیا اور عمران کاسٹریا نام سن کر چونک پڑا۔

" کس کمپنی کا جہاز تھا یہ" ــــــ عمران نے پوچھا

" ڈوجان کمپنی کا جہاز ہے ــــــ اور ابھی تک بندرگاہ پر ہی موجود ہے۔ یہاں سے واپسی بکنگ کے انتظار میں رکا ہوا ہے" ــــــ

صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے چھوٹے عملے میں سے کسی کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو" ــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس" ــــ دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

" کچھ کڑیاں جڑتی تو جا رہی ہیں" ــــ عمران نے ریسیور رکھ کر کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ اور اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا بول رہی ہوں باس۔ نور آباد سے۔ روما کو قتل کیا جا چکا ہے گاؤں پہنچنے کے دوسرے روز روما اپنے گھر سے نکل کر بازار شاپنگ کے لئے جا رہی تھی کہ ایک کار سے اس پر مشین گن سے فائرنگ کی گئی اور وہ وہیں موقع پر ہی ہلاک ہو گئی۔ کار کا پتہ نہیں چل سکا" جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" روما کے والد یا دیگر عزیزوں کو جو بھی اس کا سرپرست ہو۔ اپنا سپیشل پولیس والا کارڈ دکھا کر اس کے ذاتی سامان کو چیک کرو۔ اس میں اگر کوئی ایسی چیز نظر آئے جس سے روما کی سرگرمیوں سے متعلق کوئی مواد مل سکے تو اس چیز کو دانش منزل پہنچا دو" ــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس" ــــ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا۔ اور عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

"روما کا قتل تو اس بات کا ثبوت ہے کہ معاملات واقعی وہ نہیں ہیں جو نظر آ رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور" ـــــ عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور" ـــــ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا

"ہوٹل گیلارڈ میں باس اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"دارالحکومت سے شمال کی طرف جاتے ہوئے زرعی ادویات بنانے والی ایک بڑی فیکٹری ہے۔ راٹھور کے نام سے۔ اس فیکٹری میں مزدور ہڑتال پر ہیں۔ تم وہاں جاؤ اور ان ہڑتالی مزدوروں کے کسی سرگرم کارکن کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"کسی بھی سرگرم کارکن کو لے آنا ہے باس یا کوئی مخصوص آدمی ہے اوور" ـــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں سمجھے۔ پہلے ہی ہوش وحواس میں رہ کر بات سنا کرو۔ جب میں نے کسی بھی سرگرم کارکن کے الفاظ ادا کئے ہیں تو پھر اس سوال کی وجہ اوور" انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ سوری فار دس اوور" ـــــ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میں لائبریری میں جا کر کاسٹریا کی پوری تنظیموں کے بارے میں کچھ ریکارڈ دیکھنا چاہتا ہوں۔ صفدر بحری جہاز کے عملے کے کسی آدمی کو لے آئے تو اسے گیسٹ روم میں پہنچا کر مجھے فوراً اطلاع دینا" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

"یس باس" ـــــ بلیک زیرو نے بھی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ ٹائیگر کے غلط اور بے موقع سوال کی وجہ سے عمران کا موڈ آف ہے۔

عمران قدم بڑھاتا لائبریری میں پہنچا اور اس نے کمپیوٹر کی مدد سے کاسٹریا کی مجرم تنظیموں کے بارے میں لائبریری میں جتنا ریکارڈ بھی موجود تھا۔ سارا نکال کر میز پر رکھا اور ان کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اُسے ریکارڈ کے مطالعے میں مصروف ہوئے نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی عمران نے ہاتھ میں موجود فائل بند کر کے رکھی اور ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"صفدر عملے کے ایک آدمی کو گیسٹ روم میں پہنچا گیا ہے۔ وہ بے ہوش ہے" ـــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم میں پہنچ گیا اس نے وہاں موجود ایک الماری سے ریڈی میڈ میک اپ والا

باکس نکال کر چہرے کو بدلا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو زمین پر ایک ایکریمی نوجوان بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر پر ابھرا ہوا گھومڑ بتا رہا تھا کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر بیہوش کیا گیا ہے۔ عمران نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بیہوش پڑے ایکریمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد نوجوان کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو پیچھے ہٹ کر اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان ہوش میں آ گیا۔ اور آنکھیں کھلتے ہی وہ کراہتے ہوئے اضطراری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

" کیا نام ہے تمہارا" ــــــ عمران کی سرد آواز کمرے میں گونجی تو نوجوان نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور اور اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سفاکی اور شاید ماحول کو دیکھ کر نوجوان کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" تت۔ تت تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں" ــــــ نوجوان نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو ورنہ گولی براہ راست دل میں گھس جائے گی" ــــــ عمران کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

" ج۔ ج جیمز۔ میرا نام جیمز ہے۔ جیمز سکارے" ــــــ نوجوان نے خوف زدہ لہجے میں جواب دیا۔

ــ عمران نے ڈائری لیتے ہوئے پوچھا۔ اور
" ڈوجان کمپنی کے اس جہاں سر ہلا دیا۔ عمران نے ڈائری کھول کر دیکھنا
ایکریمیا سے پاکیشیا آیا تھا" ــــ روما نے اپنی ذاتی یادداشتیں درج کی تھیں۔
" ہاں۔ ہاں۔ ہراڈے جہاں ہی عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس صفحے
جواب دیا۔
کے آگے زرعی ادویات کی ایک ایکریمین کمپنی
" کاسٹریا کی بندرگاہ پر ہی ایک نام جوزف اور اس سے آگے فون
تھا۔ یو لو ورنز" ــــــ عمران کافی دیر تک اس تحریر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس
" بدلا گیا تھا۔ کیا مطلب میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے وہی
لہجے میں کہا مگر دوسرے نمبر دیئے جو روما کی ڈائری میں درج تھے۔
اچھل کر فرش پر جا گرا۔
رز" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
" اب اگر غلط بیانی کی تو گو
ہے" ــــــ عمران نے انتہائی سرد
ہوئے انداز میں اٹھ کر حیرت سے اپنے" ــــــ عمران نے ایکریمن لہجے میں کہا۔
س کی دائیں گال کے اس قدر قریب سے گزر ــــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
سی لکیر صاف نظر آنے لگ گئی تھی۔ نے اسی لہجے میں جواب
" کیپٹن۔ کیپٹن کے حکم سے" ــــــ نوجوان نے خوفزدہ ... لمحوں
یں کہا وہ اب واقعی انتہائی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔
" ساری ادویات بدلی گئی تھیں یا کچھ" ــــــ عمران نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔
" ساری رات کام ہوتا رہا۔ کرینوں کے ذریعے تمام کنٹینر جہاز سے
ار کر ایک دوسرے جہاز پر لاد دیے گئے۔ اور پھر ایک اور جہاز دیسے
ں کنٹینر لے کر آیا انہیں کرینوں کے ذریعہ دوبارہ جہاز پر لوڈ کرایا گیا

باکس نکال کر چہرے کو بدلا اور پھر بیرونی
کہا۔
چند لمحوں بعد وہ گیسٹ روم کا دروازہ کھو
ن نے پوچھا۔
پر ایک ایکریمی نوجوان بیہوش پڑا ہوا تھ
جواب دیا۔
گھومٹر بتا رہا تھا کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر
عمران نے پوچھا۔
نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر
ہے۔ وہیں ہوگا"۔۔۔۔
پڑے ایکریمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھو
بعد نوجوان کے جسم میں حرکت کے آثار نمودا
نے جو کچھ بتایا ہے۔ وہ
اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں
کہا اور لاک کھول کر اس
وہ نوجوان ہوش میں آگیا۔ اور آنکھیں کھ
ناک لگایا اور تیزی سے
اضطراری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت
روم میں پہنچتے ہی اس نے
"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔۔ عمران کی
ن کرنے شروع کر دیئے۔
نوجوان نے چونک کر عمران کی طرف
بطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی د
ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔
کے چہرے پر چھائی ہو عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
۔۔۔۔ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔
چہرے پر حیرت کے کیپٹن کا نام لارنس میکالے ہے۔ وہ انٹرنیشنل ہوٹل
" میں ہوگا۔ کیپٹن شکیل کو ساتھ لے جاؤ اور اسے فوری طور پر
اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔
"یہ ڈائری جولیا نے بھجوائی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جو خا
بیٹھا ہوا تھا۔ دراز سے ایک چھوٹی سی پرسنل ڈائری نکال کر ع
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"روما کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ڈائری لیتے ہوئے پوچھا۔ اور
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ڈائری کھول کر دیکھنا
شروع کر دی۔ ڈائری میں روما نے اپنی ذاتی یادداشتیں درج کی تھیں۔
اور پھر ایک صفحہ کھولتے ہی عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس صفحے
پر دس لاکھ روپے کی رقم کے آگے زرعی ادویات کی ایک ایکریمین کمپنی
کا نام درج تھا۔ ساتھ ہی ایک نام جوزف اور اس سے آگے فون
نمبر لکھا ہوا تھا۔ عمران کافی دیر تک اس تحریر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس
نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے وہی
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو روما کی ڈائری میں درج تھے۔
"یس انٹرنیشنل ٹریڈرز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے آواز سنائی دی۔
"مسٹر جوزف سے بات کرائیں"۔۔۔۔ عمران نے ایکریمن لہجے میں کہا۔
"کون صاحب بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"کیپٹن لارنس میکالے"۔۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں
بعد ایک اور کرخت سی آواز سنائی دی۔
"آرتھر جوزف بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں حیرت
کا عنصر نمایاں تھا۔
"مسٹر جوزف میں لارنس میکالے بول رہا ہوں۔ جہاز ہراڈے کا
کیپٹن"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی فرمایئے ۔ میں تو آپ کو نہیں جانتا" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"مجھے مس رومانے آپ کا فون نمبر دیا تھا کہ کسی بھی ایمرجنسی کے سلسلہ میں آپ سے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے ۔ کیا آپ کی لائن محفوظ ہے ۔ میں نے تھرڈ فورس کے معاملے میں بات کرنی ہے" ۔ عمران نے کہا ۔

"اوہ ۔ ایک منٹ" ـــــ دوسری طرف سے اس بار چونک کے ہوئے لہجے میں کہا گیا ۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر جوزف کی آواز سنائی دی ۔

"ہاں ۔ اب بتایئے ۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" ـــــ جوزف کے لہجے میں حیرت تھی ۔

"مسٹر جوزف ۔ میرا جہاز ابھی پاکیشیا میں ہی موجود ہے ۔ اور میں نے محسوس کیا ہے کہ جہاز کی خفیہ نگرانی ہو رہی ہے ۔ میرے کریو کے ایک آدمی جیمز نے مجھے بتایا ہے کہ کسی آدمی نے کاسٹریا میں تبدیل کئے جانے والے کنٹینروں کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ کی ہے اور تھرڈ فورس کے بارے میں بھی اس نے ذکر کیا ہے ۔ میں تو سخت گھبرا گیا ہوں ۔ کیا یہاں سرکاری طور پر تو کوئی چھان بین نہیں ہو رہی" ـــــ عمران نے کہا ۔

"ایسی تو کوئی بات میرے نوٹس میں نہیں آئی ۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ۔ آپ ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہیں ۔ البتہ جس قدر جلد ممکن ہو آپ یہاں سے چلے جائیں" دوسری طرف سے کہا گیا

"میں آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں کچھ باتیں ایسی ہیں جو کسی صورت میں فون پر نہیں کی جا سکتیں" ـــــ عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ ایک گھنٹے بعد ہوٹل رین بو کے سپیشل کیبن نمبر بارہ میں آجائیں ۔ میں وہاں موجود ہوں گا" پھر تفصیل سے بات ہو جائے گی" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا ۔

"اغوا ہونے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو چکی ہے کہ اکبر راٹھور کو باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے" ـــــ عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"لیکن سر رحمان اس وقت تک اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے جب تک پورے ثبوت نہ مل جائیں گے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا ۔

"کیپٹن کے ساتھ اس جوزف کو بھی اغوا کرانا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے صدیقی کو فون کر کے اسے جوزف کے اغوا کے بارے میں ہدایات دینی شروع کر دیں ۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھے نوجوان نے کرسی گھمائی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر رکھے فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈیوس سپیکنگ" ——— نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"زیرو ون بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور ڈیوس یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"یس باس فرمایئے" ——— ڈیوس نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اکبر راٹھور والا مشن تم نے مکمل کیا تھا ناں" ——— دوسری طرف سے باس کی اسی طرح سخت اور سپاٹ آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ سیکشن چیف ناتھن نے یہ مشن میرے سیکشن کے ذمہ لگایا تھا" ——— ڈیوس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے رپورٹ دی تھی کہ سب کچھ او۔ کے ہو گیا ہے اور تھرڈ فورس مکمل طور پر کامیاب ہو گئی ہے" ——— چیف نے کہا۔

"یس باس میں نے تفصیلی رپورٹ ہیڈ کوارٹر ارسال کر دی تھی" ——— ڈیوس نے کہا اسکے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے

"میں نے وہ رپورٹ پڑھ لی ہے۔ اس کے مطابق تمہارے آدمیوں نے وہاں راکوم مٹی کی پہاڑیاں لیز پر لے لی ہیں۔ اکبر راٹھور اور اس کا پورا گروپ قید میں چلا گیا ہے۔ جہاں اس کا مقدمہ خصوصی عدالت میں چلے گا اور انہیں موت کی سزا دی جائے گی" ——— چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ مگر آپ کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہیں۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے" ——— ڈیوس سے نہ رہا گیا تو آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"ڈیوس تمہاری ساری پلاننگ مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ اور نہ صرف ناکام رہی ہے۔ بلکہ تمہاری اس پلاننگ کی وجہ سے تھرڈ فورس کو زبردست نقصان بھی اٹھانا پڑے گا" ——— چیف کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ناکام ہو گئی ہے پلاننگ۔ یہ کیسے ممکن ہے چیف" ——— ڈیوس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"سنو مجھے ابھی پاکیشیا سے تفصیلی رپورٹ ملی ہے۔ کہ اکبر راٹھور اور اس کے پورے گروپ کو نہ صرف رہا کر دیا گیا ہے بلکہ اخبارات میں انٹیلی جنس کی طرف سے باقاعدہ اعلان بھی شائع کرایا گیا ہے کہ

ایک بین الاقوامی تنظیم نے اکبر راٹھور اور اس کی کمپنی کو کاروباری رقابت
کی وجہ سے باقاعدہ سازش کے تحت گرفتار کرایا تھا۔ اکبر راٹھور نے
جو زرعی ادویات ایکریمیا کے اپنے گوداموں سے پاکیشیا بھجوائی تھی
اس کے کینٹینروں کو کاسٹریا میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور منشیات سے
بھری ہوئی ادویات لاد کر جہاز پاکیشیا بھجوایا گیا اور پھر یہی تبدیل
شدہ ادویات اکبر راٹھور کے گوداموں میں پہنچیں۔ اس کی اطلاع
انٹیلی جنس کو دی گئی۔ اس تفصیلی اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے
کہ جہاز کے کپتان لارنس میکلے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس نے اقرار جرم
کر لیا ہے۔ اور اس ساری سازش کے سرغنے آرتھر جوزف کو بھی
گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس نے بھی اقرار جرم کرتے ہوئے پوری تفصیلات
بتا دی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اکبر راٹھور کی فیکٹری میں ہڑتال
کرانے والے گروہ کے سرغنوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے انٹیلی جنس
کی طرف سے سازش کی جو تفصیلات بتائی گئی ہیں۔ اس کے مطابق
اکبر راٹھور کی پرائیویٹ سیکرٹری روما کو دس لاکھ روپے رشوت دے کر
ساتھ ملایا گیا۔ اور آرتھر جوزف نے ایسٹرن کارمن کی ایک فرضی کمپنی کے نام سے
اکبر راٹھور کے گوداموں میں موجود تمام ادویات روما کی مدد سے خرید
کر انہیں فوری طور پر گوداموں سے نکال کر گودام خالی کرا دیئے۔
اس کے بعد فیکٹری کی یونین کے چند افراد کو بھاری رشوت دے کر
فیکٹری میں ہڑتال کرا دی گئی۔ اور مزید پیداوار روک دی گئی۔ اکبر
راٹھور نے جب ہڑتالی مزدوروں سے صلح کی بات چیت کی تو ایک
سازش کے تحت اس صلح کی بات چیت کو ناکام بنا دیا گیا۔ اکبر راٹھور

نے اپنی کمپنی کی ساکھ بچانے کیلئے چند فوری سپلائیز کے لئے ایکریمیا
میں اپنے گوداموں میں موجود مال پاکیشیا بھجوایا تو اسے راستے میں تبدیل
کرا دیا گیا اور منشیات سے بھرا ہوا مال اکبر راٹھور کے گوداموں میں
پہنچا کر انٹیلی جنس کو اطلاع دی دی گئی۔ بعد میں جوزف نے اس
روما کو بھی قتل کرا دیا۔ جوزف نے اس قتل کا بھی اقرار کر لیا ہے
اور اصل حالات کا علم روما کے قتل سے ہی سامنے آیا۔ روما کے قتل
کے بعد سپیشل پولیس کے ہاتھ اس کی پرسنل ڈائری لگی جس میں جوزف
کے بارے میں تفصیلات درج تھیں۔ چنانچہ جوزف کو گرفتار کیا گیا اور
پھر یہ ساری سازش سامنے آ گئی۔ چنانچہ حکومت نے نہ صرف اکبر
راٹھور اور اس کے گروپ کو آزاد کر دیا ہے بلکہ اس سے باقاعدہ معافی
مانگی ہے۔ اب تم بتاؤ تمہاری پلاننگ کا کیا نتیجہ نکلا۔ لازماً اس
جوزف اور کپتان سے انٹیلی جنس والوں نے تھرڈ فورس کے بارے
میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ جسے انہوں نے اخبار میں شائع
نہیں کرایا“ ـــــ چیف نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا اور ڈلوس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔
”یہ۔ یہ۔ سب کیسے ممکن ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے“ ـــــ
ڈلوس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اس کے دماغ میں مسلسل دھماکے
ہو رہے تھے۔
”سنو۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اب کاسٹریا میں
تھرڈ فورس کے خلاف کام کرے۔ اسلئے تم اپنے پورے سیکشن سمیت
فوری طور پر انڈر گراؤنڈ چلے جاؤ“ ـــــ چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔لیکن سیکرٹ سروس یہاں آکر کیا کرے گی باس ۔اگر اسے معلوم بھی ہو گیا کہ یہ ساری کارروائی تھرڈ فورس نے کی ہے تب بھی انہیں یہاں آکر کیا ملے گا۔ زیادہ سے زیادہ وہاں جوزف اور اسکے گروپ پر مقدمہ چلا کر انہیں سزا دے دیں گے اور بس"۔۔۔۔ ڈیوس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ بھی ہو گا بعد میں دیکھا جائے گا۔فی الحال تم نے میرے حکم کی تعمیل کرنی ہے"۔۔۔۔ چیف نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔اور ڈیوس نے رسیور کریڈل پر رکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔اسی لمحے دروازہ کھلا۔لیکن ڈیوس اس قدر پریشان تھا کہ اس نے دروازہ کھلنے کی آواز ہی نہ سنی تھی۔

" ارے کیا ہوا ۔کیوں سر پکڑے بیٹھے ہوئے ہو"۔۔۔۔ کمرے میں داخل ہونے والی خوبصورت لڑکی نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔ تو ڈیوس نے سر اٹھایا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور چہرہ پریشانی کی وجہ سے خاصا مسخ ہوا نظر آ رہا تھا۔

" ہمارے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے کوئیس ۔ہماری ساری پلاننگ ناکام ہو گئی ہے ۔سب کچھ ختم ہو گیا ہے ۔مجھے تو سو فیصد یقین تھا کہ چیف مجھے اور میرے سیکشن کی ڈیتھ کے آرڈر دے دے گا۔لیکن نجانے اس نے کیوں ایسے آرڈرز نہیں دیئے ۔لیکن اس کے باوجود مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں زندہ نہیں رہا۔حقیقتاً مر چکا ہوں"۔ ڈیوس نے انتہائی غمزدہ سے لہجے میں کہا اور آنے والی لڑکی کوئیس جو ڈیوس کی بیوی تھی کا چہرہ حیرت اور خوف سے بگڑتا چلا گیا۔

" کیا ۔کیا کہہ رہے ہو ۔کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے ۔کیا ہوا ہے تمہیں"۔۔۔۔ کوئیس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کاش میں پاگل ہو جاتا"۔۔۔۔ ڈیوس نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آخر ہوا کیا ہے ۔کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے"۔۔۔۔ کوئیس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈیوس نے چیف سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ ۔اوہ ویری بیڈ ۔واقعی یہ تو سب کچھ ہی ختم ہو گیا۔لیکن یہ ہوا کیسے ۔پلاننگ تو مکمل طور پر فول پروف تھی"۔۔۔۔ کوئیس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بس حماقت ہو گئی ۔میں نے جوزف کو حکم دیا تھا کہ اکبر راٹھور کی پرائیویٹ سیکرٹری کو قتل کر دے ۔کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ وہ عورت کہیں ساری پلاننگ کا بھانڈا نہ پھوڑ دے ۔اور جوزف نے اسے ہلاک کرا دیا ۔بس یہیں سے بدقسمتی کا آغاز ہوا ۔پولیس کو اس کی ذاتی ڈائری مل گئی ۔اس میں جوزف اور اس کی دی ہوئی رشوت کا ذکر تھا ۔چنانچہ جوزف کو گرفتار کر لیا۔اور اس کے بعد اسکی نشاندہی پر اس جہاز کے کیپٹن کو بھی گرفتار کر لیا گیا جو منشیات والا مال لے گیا تھا۔اس طرح ساری سازش سامنے آ گئی ۔اور اکبر راٹھور اپنے گروپ سمیت رہا ہو گیا"۔۔۔۔ ڈیوس نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور کوئیس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے پلاننگ فیل ہو گئی ۔لیکن اس میں اس قدر پریشان

ہونے کی کیا ضرورت ہے ۔ بس چیف کے حکم پر کچھ روز انڈر گراؤنڈ
رہو ۔ پھر حالات خود بخود معمول پر آجائیں گے" ـــــ کوئیس نے
دلاسہ دیتے ہوئے کہا ۔

" مجھے ایک اور خطرے کا احساس ہو رہا ہے کوئیس ۔ اس کا اندازہ
ابھی چیف کو نہیں ہے ۔ میں اس کیلئے زیادہ پریشان ہوں" ـــــ
ڈیوس نے کہا ۔

" کیسا خطرہ" ـــــ کوئیس نے چونک کر پوچھا ۔

" یہ سارا کیس پاکیشیا سے ملنے والی مٹی کیلئے کھیلا گیا تھا ۔ جس سے
انتہائی تباہ کن میزائل بنایا جانا تھا ۔ چلو یہ بات تو ٹھیک ہے کہ حالات
معمول پر آجانے کے بعد اس مٹی کے حصول کے لئے ہم کوئی اور کوشش
کر سکتے ہیں ۔ لیکن مجھے خطرہ اس بات کا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کو لازماً یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم نے یہ سارا کھیل اس مٹی کے لئے
کھیلا ہے اور ہم اس مٹی سے میزائل بنانا چاہتے ہیں ۔ یہ فارمولا
انتہائی قیمتی ہے ۔ اور تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم نے یہ فارمولا ایک
ایسے سائنسدان سے حاصل کیا تھا جس نے اس کے سینکڑوں ہزاروں
میزائلوں کے بننے سے پہلے ہی سپر پاورز اور خاص طور پر کافرستان سے
سودا کر لیا تھا ۔ یہ ایسا میزائل ہے جس نے تیار ہونے کے بعد میزائلوں
کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینا ہے ۔ اب تک جتنے بھی جدید سے
جدید ترین میزائل تیار کئے گئے ہیں وہ سب اپنی تباہ کاریوں میں اس
میزائل کے مقابلے میں ہیچ اور ناکارہ نظر آئیں گے ۔ پھر یہ اس قدر ہلکا
پھلکا ہے کہ اسے کاندھے پر رکھ کر فائر کرنے والے میزائل لانچر کی مدد

سے بھی جس قدر فاصلے پر چاہو فائر کیا جا سکتا ہے ۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو اس میزائل کے بارے میں علم ہو گیا تو وہ لازماً اس کا فارمولا
حاصل کرنے کیلئے کوشش کرے گی اور اس طرح پوری تھرڈ فورس
شدید خطرے میں گھر جائے گی" ـــــ ڈیوس نے کہا ۔

" تو کیا ہوا ۔ یہ ہمارا اس فارمولے سے کیا تعلق ہے ۔ چیف اور اس
کے مخصوص سیکشن خود ہی اس کی حفاظت کر لیں گے ۔ آخر تھرڈ فورس
کوئی معمولی تنظیم تو نہیں ہے" ـــــ کوئیس نے جواب دیا ۔

" تم سمجھتی کیوں نہیں ۔ ایسا ہوا تو یقیناً سارا عتاب ہم پر نازل ہو
گا کہ ہماری وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس میزائل کا پتہ چلا ہے"
ڈیوس نے کہا ۔

" تو پھر تم اب چاہتے کیا ہو" ـــــ کوئیس نے جھنجھلاتے
ہوئے لہجے میں پوچھا ۔

" میں چاہتا ہوں کہ چیف سے پہلے ہی بات کر دوں کہ اگر پاکیشیا
سیکرٹ سروس مقابلے پر آئے تو چیف میرے سیکشن کو اس کے مقابلے
کی اجازت دیدے ۔ تاکہ اس طرح فارمولا بھی بچ جائے اور مجھ پر
اور میرے سیکشن پر لگ جانے والا ناکامی کا داغ بھی دھل جائے"
ڈیوس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" او ۔ کے تم فکر نہ کرو میں چیف سے خود بات کروں گی ۔ اور تم
دیکھنا کہ میں اسے اس بات پر آمادہ کر لوں گی" ـــــ کوئیس نے
کہا ۔ تو ڈیوس بے اختیار چونک پڑا ۔

" تم ۔ تم کیسے چیف سے بات کرو گی میرا مطلب ہے کس

حیثیت ہے" ـــــ ڈیوس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" تم اسے چھوڑو۔ تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا" ـــــ کوئیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کیسے بات کرو گی۔ آخر تم نے کیا سوچ کر اتنا بڑا دعویٰ کر دیا ہے" ـــــ ڈیوس نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ مین سیکشن میں میری بہن کام کرتی ہے اور وہ چیف سے اس قدر قریب ہے کہ چیف اسکی کوئی بات نہیں ٹالتا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ چیف نے تمہیں اور تمہارے سیکشن کو شاید موت کی سزا ابھی اس لئے نہیں دی۔ کہ میں تمہاری بیوی ہوں اور میری بہن اس کے قریب ہے" ـــــ کوئیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویری گڈ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تم پلیز ابھی جا کر بات کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ اس منصوبہ پر فوری کام شروع کر دوں" ڈیوس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کوئیس ہنستی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

" او۔ کے مجھے یقین ہے کہ آج ہی تمہیں یہ خوشخبری مل جائے گی" ـــــ کوئیس نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ل فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو کچن میں تھا۔ چند وں بعد وہ کچن سے باہر آیا اور اس نے کافی کی ایک پیالی لا کر مران کے سامنے رکھ دی اور دوسری پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا ر بیٹھ گیا۔

" سر رحمٰن تو بڑی مشکل سے آمادہ ہوئے ہوں گے ـــــ اکبر اٹھور اور اس کے گروپ کو رہا کرنے اور اخبار میں اکبر راٹھور کی بے گناہی کی باقاعدہ وضاحت دینے پر" ـــــ بلیک زیرو نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تم نے چھوٹا سا لفظ استعمال کر دیا ہے۔ مشکل سے" ـــــ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ اکبر راٹھور اور اس کے گروپ کی رہائی کے لئے کیا کیا پاپڑ نہیں بیلنے پڑے۔ سارے لوگوں کو ڈیڈی کے حوالے

کرنا پڑا۔ ڈیڈی نے از خود مکمل چھان بین کی تب جا کر انہیں یقین آیا
کہ واقعی اکبر راٹھور اور اس کا گروپ بے گناہ ہے۔ پھر چونکہ اکبر راٹھور
ایک کاروباری آدمی تھا۔ اخبار میں اس کی بے گناہی کی پوری تفصیل
نہ دی جاتی تو اسے یقیناً بے پناہ نقصان اٹھانا پڑتا۔ بلکہ ہو سکتا ہے
کہ وہ دل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتا۔ لیکن ڈیڈی اس بات پر اڑ گئے
کہ وہ اکبر راٹھور اور اس کے آدمیوں کو رہا تو کر سکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں
اس کی وضاحت نہ دیں گے۔ وہ کسی طرح قابو میں ہی نہ آ رہے تھے۔
میں نے بطور ایکسٹو۔ انہیں کہا۔ صدر مملکت نے ذاتی طور پر کہا۔ سر
سلطان نے سفارش کی۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ وہ چنگیزی خون کے
مالک ہیں۔ اڑ گئے سو اڑ گئے۔ کہ وہ استعفیٰ تو دے سکتے ہیں لیکن یہ
وضاحت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اس سے انٹیلی جنس کی ساکھ خراب
ہوتی ہے کہ وہ مجرموں کی سازش کا نشانہ بن کر بے گناہ افراد کو پکڑ لیتی
ہے۔ لیکن میں بھی آخر ان کا ہی بیٹا ہوں۔ میں نے ترپ کا پتہ پھینکا
تو ڈیڈی فوراً آمادہ ہو گئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر تفصیل بیان
کرتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو ہنس پڑا۔
" ظاہر ہے۔ سر رحمٰن آپ کے ہی قابو آ سکتے ہیں۔ باقی تو وہ کسی
کو گھاس بھی نہیں ڈالتے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔
" کمال ہے۔ گھاس ڈالیں اور ڈیڈی۔ آجکل تو گھاس بھی مہنگی
ملتی ہے۔ اس لئے بے فکر رہو۔ گھاس وہ پہلے بھی نہیں ڈالتے۔ میں
نے صرف ایک بات سر سلطان کی معرفت ان تک پہنچا دی کہ اگر انہوں
نے سازش کی وضاحت شائع نہ کرائی تو اکبر راٹھور اور اس کے گروپ

کی اس طرح اچانک رہائی سے سب لوگ یہی سمجھیں گے کہ انہوں
نے کوئی بھاری رشوت لے کر مجرموں کو چھوڑ دیا ہے۔ بس یہی بات ان
کی کمزوری تھی۔ چنانچہ انہوں نے فوراً وضاحت جاری کر دی"۔۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ
مار کر ہنس پڑا۔
" واقعی یہ ترپ کا پتا تھا۔ بہرحال اب اکبر راٹھور تو بے گناہ ثابت
ہو گیا۔ اب چوہان کی شادی کے مسئلے کا کیا کرنا ہے۔ پہلے تو چوہان نے
از خود شادی سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن اب تو ظاہر ہے کہ اسکی والدہ
سے دوبارہ مجبور کرے گی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
" چوہان سے زیادہ تمہیں اپنی شادی کی جلدی لگتی ہے"۔۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔
" شادی ہو جائے تو کم از کم کچن کا کام تو سنبھال لے گی"۔۔۔۔
بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
" منہ دھو رکھو۔ اب تو تم اس کرسی پر بیٹھے بھی نظر آ جاتے ہو
پھر اس کرسی پر وہی بیٹھی نظر آئے گی اور تم مستقل کچن میں شفٹ
ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک
بار پھر ہنس پڑا۔
" تو ٹھیک ہے نہیں دیتے اسے اجازت"۔۔۔۔ بلیک زیرو
نے ہنستے ہوئے کہا۔
" بہرحال یہ تو طے ہے کہ شادی کے بعد وہ کسی طرح بھی سیکرٹ
سروس میں نہیں رہ سکتا۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اب اگر کوئی ممبر یا

چوہان خود شادی کی اجازت مانگے تو اسے شادی کی حسب ضابطہ اجازت دے دو۔ اور سیکرٹ سروس سے اس کا قانوناً اخراج کر کے اسے آرگنائزیشن میں فارن ایجنٹ مقرر کر دو۔ اور اگر وہ دوبارہ کوئی بات نہ کرے تب خاموش رہو" ——— عمران نے کہا۔ اور دوبارہ فائل اٹھا کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب یہ معاملہ تو ختم ہو گیا۔ اب اس بارے میں مزید تو کچھ نہیں کرنا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی شادی کے تمام اخراجات سیکرٹ سروس ادا کرے گی۔ اس کو بھاری بونس بھی دے دینا۔ اور اس کی ایک شاندار الوداعی پارٹی بھی کرا دینا۔ سرکاری اخراجات پر۔ آخر اس نے بہت سا وقت ہمارے ساتھ گزارا ہے" ——— عمران نے فائل پڑھتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تو میں کر دوں گا۔ میرا مطلب تھرڈ فورس والے کیس سے تھا" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ میں نے سرداور سے بات کرنی تھی۔ میں تو بھول ہی گیا تھا" ——— عمران نے چونک کر کہا اور پھر فائل بند کر کے اس نے میز پر رکھ دی۔

"کس معاملے میں بات" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم اس فورس میزائل کو بھول گئے ہو۔ جبکہ اس سارے کیس

میں بنیادی نکتہ وہی تھا" ——— عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"ایک گھڑا اور ایک صراحی چاہیئے۔ آجکل کیا ریٹ چل رہا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم عمران۔ کیا مطلب کیسا گھڑا اور کیسی صراحی" ——— سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی آواز تو پہچان گئے تھے۔ لیکن بات انکی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"اصل میں ہم لوگ ترقی کے چکر میں پھنس کر فطرت سے دور ہو گئے ہیں۔ کیسا خوبصورت دور تھا کہ گھر میں مٹی کے گھڑے اور صراحیاں پانی سے بھری رکھی ہوتی تھیں۔ ان پر موتیوں کے گجرے ڈالے ہوئے ہوتے تھے۔ پانی صاف۔ معطر اور ہر قسم کی آلائش سے پاک ہوتا تھا۔ مٹی کی وجہ سے پانی تک ہوا ہر قسم کے جراثیم سے صاف ہو کر پہنچتی رہتی تھی۔ مگر ترقی کے چکر میں ہم نے گھروں میں واٹر کولر رکھ لئے۔ پانی ٹھنڈا کرنے کیلئے کارخانے کی برف یا فرج کی برف استعمال ہونے لگی۔ یا پھر بجلی سے چلنے والے واٹر کولر اختیار کر لئے گئے۔ لیکن ہوا یہ کہ پانی ان کے اندر گھنٹوں بند رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس تک تازہ ہوا پہنچ ہی نہیں سکتی۔ نتیجہ یہ کہ پانی مردہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ مردہ پانی ظاہر ہے جب ہمارے جسموں میں جائے گا تو کیسی کیسی بیماریاں پیدا ہوں گی۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اب واٹر کولر

کی بجائے مٹی کے گھڑے اور صراحی کا پانی پیا کروں گا" ـــــــ عمران کی زبان رواں ہو گئی ۔

" اچھا فیصلہ ہے۔ لیکن تم نے مجھے کمہار سمجھ لیا ہے کہ میں مٹی کے گھڑے اور صراحیاں بنا بنا کر بیچتا ہوں" ـــــ سرداور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کمہار مٹی کا کام کرتا ہے اور آپ بھی آجکل مٹی پر کام کر رہے ہیں اور مسئلہ یہ ہے کہ میں نے فیصلہ تو کر لیا ہے لیکن پورے دارالحکومت میں مجھے نہ ہی کسی دکان پر گھڑا نظر آیا نہ صراحی۔ بلکہ میں جس دکاندار سے بھی مٹی کے گھڑے اور صراحی کی بات کرتا ہوں وہ مجھے اس طرح دیکھنے لگ جاتا ہے کہ جیسے اسے میرے ذہنی توازن میں گڑبڑ کا مکمل یقین ہو گیا ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے بات کی جائے ۔ شاید آپ نے مٹی کا تجزیہ کر کے اس سے کوئی گھڑا یا صراحی تیار کی ہو یا کرنے کا پروگرام ہو" ـــــ عمران نے کہا۔ تو اس بار سرداور بے اختیار ہنس پڑے ۔

"تو یہ سیدھی سادھی بات کو تم کس طرح گھما پھرا کر اور چکر دے کر کرتے ہو۔ سیدھی طرح نہیں پوچھ سکتے تھے کہ راکوم مٹی کے تجزیہ کی کیا رپورٹ ہے" ـــــ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" سیدھی طرح پوچھ لیتا تو آپ ناراض ہو جاتے کہ سرکاری راز افشا ہو جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سرداور ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔

" اب تم نے فون کر ہی لیا ہے تو میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے

راکوم مٹی کا مکمل اور تفصیلی تجزیہ کر لیا ہے۔ اس میں ایسے عناصر موجود ہیں جن کی مدد سے انتہائی تباہ کن میزائل یا بم وجود میں آسکتا ہے ۔ لیکن اسکے فارمولے پر ریسرچ کے لئے ایک دو ماہ نہیں بلکہ ہو سکتا ہے چار پانچ سال لگ جائیں اور اس پر لاگت بھی بے پناہ آئے گی" ـــــ سرداور نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ شفرڈ فورس اگر اس مٹی سے کوئی میزائل بنانے کی بات کرتی ہے۔ تو یہ بات درست ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بنیادی طور پر تو درست ہے ۔ لیکن جب تک فارمولا نہ ہو یہ بس ایک نظریہ ہی رہے گا اور بس" ـــــ سرداور نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ واقعی دنیا ترقی کر رہی ہے کہ پہلے مٹی سے گھڑے اور صراحیاں بنتی تھیں تاکہ لوگوں کو بیماریوں سے بچایا جا سکے۔ اور اب مٹی سے بم اور میزائل بنائے جا رہے ہیں تاکہ لوگوں کو ہلاک کیا جا سکے واقعی ترقی اسی کا نام ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سرداور ہنس پڑے ۔

" ویسے ایک بات ہے عمران۔ مٹی سے بم یا میزائل بنانا بظاہر ایک مذاق ہی لگتا ہے۔ اس کا شاید پہلے کبھی تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اس راکوم مٹی سے واقعی انتہائی خوفناک اور تباہ کن ہتھیار بنائے جا سکتے ہیں ۔ اور یہ ہتھیار سستے بھی ہوں گے اور دفاعی مقاصد بھی اس سے یقیناً پورے ہوں گے" ـــــ

سرداور نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب اس مٹی بم کا فارمولا حاصل کرنا ہی پڑے گا۔ اوکے سرداور بے حد شکریہ" ____ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تھرڈ فورس نے ایسا انوکھا فارمولا کہاں سے حاصل کیا ہو گا" ____ بلیک زیرو نے کہا۔

" دنیا میں ایسے بے شمار سائنسدان موجود ہیں جو نئے سے نئے اور عجیب سے عجیب فارمولے ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی کسی سائنسدان کا یہ فارمولا ہو گا جسے تھرڈ فورس نے اڑا لی ہو گی" ____ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

" اس کا مطلب ہے اب آپ یہ فارمولا حاصل کرنے کاسٹریا جائیں گے" ____ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ہمارے ملک کی مٹی ہے۔ اگر اس سے واقعی کوئی تباہ کن ہتھیار تیار ہو سکتا ہے تو اس ہتھیار کو تیار کرنے کا حق ہمیں ہی حاصل ہے۔ کسی مجرم تنظیم کو نہیں کہ وہ ہمارے ملک کی مٹی سے ہتھیار بنا کر ہمارے ہی دشمنوں کو فروخت کرتی رہے۔ تم ایسا کرو کہ ٹیم کو تیاری کا حکم دیدو۔ میں اس دوران کچھ ضروری انتظامات کر لوں اور کچھ ضروری معلومات بھی حاصل کر لوں" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا پوری ٹیم جائے گی" ____ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ تنظیم خاصی وسیع تنظیم ہے۔ اس لئے تنہا نے اس سے

کس کس محاذ پر لڑنا پڑے" ____ عمران نے جواب دیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ڈیوس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ڈیوس بول رہا ہوں" ____ ڈیوس نے تحکمانہ لہجے میں کہا

" چیف باس بول رہا ہوں" ____ دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور ڈیوس چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا

" یس چیف" ____ ڈیوس نے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا۔

" مجھے ابھی پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے کہ علی عمران اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کاسٹریا آنے کیلئے ایئر پورٹ پہنچ چکا ہے" ____ دوسری طرف سے چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

" علی عمران وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیلئے کام کرنے والا آدمی۔ اسی کی بات کر رہے ہیں ناں آپ" ____ ڈیوس نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں وہی۔ میں نے اس کے بارے میں جو تفصیلات حاصل کی ہیں اس کے مطابق وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔

اور تھرڈ فورس کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ اس نے اس قدر وسیع
باوسائل اور انتہائی طاقتور تنظیموں کا خاتمہ کیا ہے کہ جس کا تصور بھی
نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جب بھی پاکیشیا سیکرٹ
سروس کسی بھی غیر ملک میں کسی مشن پر جاتی ہے تو اس کا لیڈر یہی
علی عمران ہی ہوتا ہے۔ ان اطلاعات کی وجہ سے میں نے اپنے آدمی
اسکی نگرانی پر لگائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ماسٹر کلرز کے جوانا کی وجہ سے
بہرحال وہ ہماری نظروں میں تھا۔ اور اب اس کا پوری ٹیم کے ساتھ
کاسٹریا آنے کا یہی مطلب ہے کہ وہ تھرڈ فورس کے خلاف کام کرنے
آرہا ہے" ___ چیف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف اسے آنے دیں میں اس کا خاتمہ اس طرح کر
دوں گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے" ___ ڈبوس نے بڑے اعتماد
بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری صلاحیتوں کا پوری طرح علم ہے۔ اس کے باوجود میں
نے یہ اطلاع ملتے ہی فوری طور پر دو فیصلے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس
جہاز کو ہی فضا میں اڑا دیا جائے جس میں یہ سفر کر رہے ہوں گے۔
اور اگر وہ پھر بھی بچ جاتے ہیں تو انہیں یہاں دارالحکومت میں کام
کرنے کی بجائے۔ کاسٹریا کے خوفناک ریگستان کارس میں لے جایا
جائے اور پھر وہاں باقاعدہ ان کا شکار کھیلا جائے۔ اس طرح ہم آسانی
سے ان پر قابو پالیں گے" ___ چیف نے کہا۔

"مگر کس طرح چیف۔ کارس میں وہ کیوں جائیں گے اور وہاں ان
کا مقابلہ کون کرے گا" ___ ڈبوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تھرڈ فورس کے صرف ایک سیکشن کے انچارج ہو۔ جبکہ تھرڈ
فورس بے حد وسیع تنظیم ہے۔ یہ لوگ کاسٹریا صرف تھرڈ فورس کا
خاتمہ کرنے نہیں آرہے۔ کیونکہ میں نے ان کے متعلق جو تفصیلات
حاصل کی ہیں اس کے مطابق جب تک پاکیشیا کی سلامتی کو کسی تنظیم
سے خطرہ لاحق نہ ہو جائے یہ لوگ اس تنظیم کے خلاف کام نہیں
کرتے۔ جبکہ تھرڈ فورس سے انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی
تھرڈ فورس نے ان کے ملک کے خلاف کوئی ایسی سازش کی ہے
کہ انہیں تھرڈ فورس کے خلاف کام کرنا پڑے۔ وہ یقیناً فورس
میزائل کا فارمولا حاصل کرنے آرہے ہیں۔ کیونکہ مجھے اطلاعات مل
چکی ہیں کہ اکبر راٹھور سے متعلق تمہاری ساری پلاننگ کی ناکامی کی
وجہ بھی علی عمران بنا ہے۔ اکبر راٹھور نے اس سے ملاقات کی۔ اور
اس کے بعد کام تیزی سے شروع کر دیا گیا اور رہائی کے بعد اکبر
راٹھور کے انتہائی قریبی ذریعے سے یہ معلومات مل چکی ہیں کہ اس
نے اس علی عمران کو فورس میزائل کے فارمولے اور تھرڈ فورس کے
بارے میں مطلع کر دیا ہے۔ فورس میزائل کے بارے میں اس نے
اکبر راٹھور سے اس وقت باقاعدہ معلومات حاصل کی تھیں۔ جب
تم نے اس سے پہلے مذاکرات کے ذریعے یہ کوشش کی تھی کہ راکوم مٹی
کی سپلائی کا باقاعدہ ہم سے سودا کرے۔ چنانچہ یقیناً پاکیشیا حکومت
نے یہ فیصلہ کیا ہوگا کہ فورس میزائل کا فارمولا تھرڈ فورس سے حاصل
کیا جائے اور راکوم مٹی سے یہ میزائل حکومت خود تیار کرے۔ اور
یہ فارمولا جس لیبارٹری میں موجود ہے وہ کارس کے صحرا میں بنائی

گئی ہے۔ اور وہاں اس کی حفاظت کا انتہائی سخت ترین نظام موجود ہے سائنسی نظام۔ لیکن اس کے ساتھ تم اور تمہارا پورا سیکشن بھی وہاں شفٹ کر دیا جائے گا۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہاں ظاہر ہے کوئی امداد نہ مل سکے گی۔ باقی رہی ان کے وہاں جانے کی بات۔ تو ان تک کسی بھی ذریعے سے یہ بات پہنچائی جا سکتی ہے" ——— چیف نے کہا۔

" لیکن چیف اگر ان کا مقابلہ یہاں دارلحکومت میں ہی کر لیا جائے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ یہاں ہم ہر لحاظ سے ان سے برتر ہونگے" ——— ڈیوس نے کہا۔

" میں نے کیا کہا ہے کہ ان کا مقابلہ یہاں نہیں کیا جائے گا۔ میں تو انہیں یہاں پہنچنے سے پہلے ہی ختم کرا دینا چاہتا ہوں اور میں نے اس کے فوری انتظامات بھی کر لئے ہیں۔ اور اگر وہ یہاں پہنچتے ہیں تو یہاں بھی ان کے خاتمے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر اس میں ہمیں ناکامی ہوتی ہے۔ تو پھر آخری مقابلہ کارسس میں ہوگا" ——— چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ یہ بہترین منصوبہ بندی ہے" ——— ڈیوس نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اپنے سیکشن کو تیاری کا حکم دیدو۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کارسس بھجوا سکتا ہوں۔ سمجھ گئے" ——— چیف نے کہا۔

" یس چیف" ——— ڈیوس نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا۔ اور ڈیوس نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ

دیا۔ اسے خوشی اس بات سے ہو رہی تھی کہ چیف نے آخری مقابلے کے لئے اسے منتخب کر کے اس کی صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کیا تھا۔ اور یہ بات واقعی اس کے لئے انتہائی اطمینان بخش تھی۔

پاکیشیا کے بین الاقوامی ایئر پورٹ کے انٹرنیشنل لاؤنج میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی۔ وہاں تقریباً ہر ملک اور ہر قومیت کے افراد نظر آرہے تھے۔ انٹرنیشنل لاؤنج کے ایک کونے میں عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک بڑی میز کے گرد بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھیوں میں جولیا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور نعمانی تھے۔ چونکہ کاسٹریا جانے والی فلائٹ کی روانگی میں ابھی دیر تھی۔ اس لئے وہ وہاں بیٹھے ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف تھے۔

" کیا بات ہے۔ تم بڑے اداس نظر آرہے ہو۔ حالانکہ پہلے ایسے موقعوں پر تم چہکتے رہتے تھے۔ کیا ہوا ہے تمہیں" ——— اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اسکی بات سن کر سب ساتھی چونک پڑے

" ارے ہاں واقعی عمران صاحب کے لہجے میں اور باتوں میں پہلے والی چہک اور دلکشی نہیں ہے۔ کیا بات ہے عمران صاحب آپ

کی طبیعت تو ٹھیک ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آدمیوں کی طرح بیٹھا باتیں کر رہا ہے تو تم سے برداشت نہیں ہو رہا۔ جب بکواس شروع کر دے گا پھر تم خوش ہو گے" ۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم بکواس کی بات کر رہے ہو تنویر۔ مجھے تو اب اپنی پوری زندگی ہی بکواس لگنے لگ گئی ہے۔ یہ کیسی زندگی ہے۔ نہ کوئی چارم نہ کوئی رنگینی۔ بس دن رات مجرموں کے پیچھے دوڑتے رہو۔ ان سے لڑتے رہو۔ انہیں ہلاک کرتے رہو۔ گرفتار کرتے اور خود ضربیں کھا کھا کر بیہوش ہوتے رہو۔ حاصل وصول کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں" ۔۔۔۔ عمران نے واقعی قنوطیوں کے سے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا تمہیں اس کا بھاری معاوضہ نہیں ملتا" ۔۔۔۔ جولیا نے بھڑک کر کہا۔

"بھاری معاوضہ ہونہہ۔ چند ہزار روپے کا چیک اگر معاوضہ ہے اس سے زیادہ تو آجکل کے گداگر کما لیتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے اسی کیفیت میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج سے پہلے تو آپ پر یہ قنوطیت طاری نہیں ہوئی تھی اب کوئی خاص بات ہو گئی ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"خاص بات۔ اب کیا کہوں" ۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا واقعی کوئی خاص بات ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو تمہیں پتہ ہی نہیں۔ حیرت ہے۔ اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ اماں بی کے آگے ہاتھ جوڑوں کہ اگر وہ میری زندگی چاہتی ہیں تو کبھی مجھے مجبور نہ کریں۔ ورنہ میرے ساتھ بھی وہی کچھ ہو گا جو کچھ چوہان کے ساتھ ہو رہا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر تم کیا الجھی الجھی باتیں کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو۔ خواہ مخواہ مشن کے آغاز میں موڈ تو آف نہ کرو۔ کیا ہوا ہے چوہان کے ساتھ" ۔۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں پتہ ہی کہ چوہان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کمال ہے اچھے دوست ہو تم حیرت ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"چوہان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے" ۔۔۔۔ سب ساتھیوں نے واقعی چونک کر اور انتہائی متجسسانہ لہجے میں کہا

"ہاں۔ تمہارے چیف نے چوہان کے کریا کرم کا فیصلہ سنا دیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چوہان کے کریا کرم کا فیصلہ۔ چیف باس نے فیصلہ کیا ہے۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو" ۔۔۔۔ جولیا نے بے اختیار تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ خواہ مخواہ بکواس کر رہا ہے۔ چیف ایسا فیصلہ نہیں کر سکتے" ۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں فون ہو گا۔ اور نمبر تم جانتے ہو۔ پوچھ لو" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ ـــــ اوہ تو کیا واقعی" ـــــ جولیا کی حالت
دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"یہ سب بکواس ہے ـــــ چیف کبھی بھی ایسا حکم نہیں دے سکتا۔
کبھی نہیں دے سکتا۔ کیا شادی کرنا ایسا جرم ہے کہ اسکی سزا موت ہے" ـــــ
تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب مجھے آپ سے ایسے مذاق کی توقع نہ تھی۔ آپ کو کم ازکم
ہمارے جذبات کا تو خیال رکھنا چاہئے" ـــــ صفدر کے لہجے میں بھی
ناراضگی تھی۔

"میں تو بھائی تمہارے جذبات کا لحاظ رکھ رہا ہوں۔ اسی لئے تو میں
نے ابھی تک تمہیں اس فیصلے پر عملدرآمد کی تفصیل بھی نہیں بتائی" ـــــ
عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمل درآمد کی تفصیل۔ اوہ اوہ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو" ـــــ جولیا
نے اٹک اٹک کر کہا اور عمران کے اس فقرے کے بعد حقیقتاً سب
ساتھیوں کے چہرے بری طرح لٹک گئے۔ انہیں دیکھ کر کوئی یقین ہی
نہ کر سکتا تھا کہ چند لمحے پہلے یہ ہنستے مسکراتے اور خوش وخرم چہرے اس
قدر اداس اور ملول بھی ہو سکتے ہیں۔

"عمل درآمد کی کیا تفصیل ہے ـــــ یہ بھی بتا دیں" ـــــ صفدر
جیسے آدمی نے بھی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس مشن سے واپسی پر سارے ممبرز چوہان کو الوداعی پارٹی دیں گے۔
جس کا تمام تر خرچہ چیف ادا کرے گا۔ پھر چوہان کو بھاری بونس بھی دیا
جائے گا۔ تاکہ اسکی والدہ کی باقی عمر سکھی گزر سکے اور اس کے بعد فیصلے

پر عمل درآمد ہو جائے گا۔ اور چوہان صاحب ہم سب سے بچھڑ جائیں
گے" ـــــ عمران نے بڑے یاس بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے۔ وجہ" ـــــ جولیا نے چمک کر کہا۔

"میں نے سفارش کی تھی" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا
تو وہ سب اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں
عمران کی بجائے اس کا بھوت نظر آنے لگ گیا ہو۔

"تم نے سفارش کی تھی ـــــ چوہان کی موت کی ـــــ تم نے ـــــ
کیوں تم نے ایسا کیوں کیا تھا" ـــــ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"میں نے موت کا لفظ استعمال کیا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تم نے کہا نہیں کہ اس کے بعد چوہان ہم سب سے بچھڑ جائے گا" ـــــ
جولیا نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ تو میں نے کہا ہے ـــــ مگر اس سے تم نے موت کا لفظ
کہاں سے نکال لیا" ـــــ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر یہ کریا کرم ـــــ یہ فیصلہ اس پر عمل درآمد۔ بچھڑنا ـــــ
یہ سب کیا ہے ـــــ صاف صاف بتا دو ورنہ چوہان کے ساتھ تو
جو کچھ ہو گا بعد میں ہو گا۔ تمہارے ساتھ پہلے بلکہ ابھی ہو جائے گا" ـــــ جولیا
نے غصے کی شدت سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یا اللہ تو کتنا رحیم وکریم ہے ـــــ واہ اسے کہتے ہیں جادو وہ
جو سر چڑھ کر بولے۔ تم سب سن رہے ہو نہ گواہ رہنا" ـــــ عمران

ے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور سب حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔ وہ سب بری طرح الجھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ عمران کی کسی بات کی بھی انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"پھر وہی بکواس۔ صاف بات کرو" ——— جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے مس جولیا ——— میرے لئے زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری ہے ——— یار صفدر پلیز فوراً اٹھو اور بندوبست کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ فیصلہ بدل جائے۔ جلدی کرو بلاؤ کسی مولوی صاحب کو ——— جلدی کرو ——— اور کیپٹن شکیل چھوہارے لے آئے گا اور تنویر ——— تنویر تو ظاہر ہے ڈولی کا بندوبست کرے گا۔ آخر اس نے ڈولی اٹھانی ہے" ——— عمران نے بڑے تیز تیز اور مسرت بھرے لہجے میں باری باری سب سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھنے لگی۔

"کیا۔ کیا مطلب ——— تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو خوشی ہو رہی ہے ——— ورنہ ایسے موقع پر تو رونا چاہئے۔ لیکن یہ مرد حضرت بھی عجیب ہوتے ہیں رونے کے وقت خوش ہوتے ہیں اور خوشی کے وقت روتے ہیں" ——— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ میں سمجھ گیا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے ——— چیف نے چوہان کو شادی کی اجازت دے دی ہے" ——— اچانک کیپٹن

شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا اور پہلی بار بولا تھا۔

"مم ——— مگر ——— یہ تو ——— یہ تو کوئی اور بات کر رہا تھا" ——— جولیا نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا۔

"یار صفدر پلیز جلدی کرو ——— ڈھونڈو یار کہیں سے مولوی صاحب تمہیں میں نے ہزار بار کہا ہے کہ خطبہ نکاح یاد کر لو۔ اور فارغ اوقات میں یہی کام کیا کرو ——— رقم بھی ملتی ہے ——— چھوہارے بھی ملتے ہیں اور عزت و تکریم بھی ہوتی ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جبکہ تنویر کا منہ بن گیا تھا۔

"آپ نے تو میری جان ہی نکال دی تھی عمران صاحب۔ کم از کم آپ کو اس انداز میں بات نہ کرنی چاہیئے تھی" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کرتا ——— اپنے ایک بہترین دوست اور ساتھی کے بچھڑنے پر شادیانے بجاتا ——— رقص کرتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پھر لفظ بچھڑنا استعمال کر رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ شادی کے بعد چوہان سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں رہے گا۔ تو کیا کرے گا۔ کیا اسے کسی اور تنظیم میں بھجوا دیا جائے گا" ——— جولیا نے ایک بار پھر قدرے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی تنظیم میں بھیج دیا جائے تو پھر فارغ وقت میں نہ سہی کسی نہ کسی

وقت ملاقات تو ہو سکتی ہے —— مگر —— آہ —— چوہان غریب سے
تو شاید ہی پھر ملاقات ہو سکے" —— عمران نے ایک بار پھر لمبا
سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے اس انداز پر ایک بار پھر سب
ساتھیوں کے چہرے بگڑنے لگے۔

" عمران صاحب پلیز آپ کھل کر سب کچھ بتا دیں —— کیونکہ
کسی بھی وقت فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے والا ہے۔ اور ہمیں
اس مشن پر جانے سے پہلے اس بارے میں سب معلوم ہو جانا چاہئے
ورنہ ہمارے ذہن بری طرح الجھے رہیں گے" —— صفدر نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" اچھا چلو بتا دیتا ہوں —— چوہان نے شادی کی درخواست
براہ راست سر سلطان کو بھجوا دی جہاں سے وہ چیف تک پہنچ گئی۔
اور چیف نے اسے اپنی براہ راست توہین سمجھا۔ نتیجہ یہ کہ سر سلطان کو
زبردست جھاڑ پڑ گئی کہ آپ کون ہوتے ہیں ایسی درخواستیں وصول کرنے
والے —— اور چیف نے سر سلطان کو معطل کرا دیا۔ اب تو صدر مملکت
سمیت سب اعلیٰ حکام سخت پریشان ہوئے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں
کہ چیف جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ سر سلطان نے پریشان ہو کر مجھ
سے ذکر کیا —— ان کا لہجہ رو دینے والا تھا۔ میں نے بھی تاؤ میں
آکر کہہ دیا کہ آپ فکر نہ کریں۔ میں چیف سے کہہ کر آپ کو بحال کرا
دوں گا۔ چنانچہ میں نے چیف سے بات کی۔ اس پر چیف بجائے
میری بات سننے کے ہتھے سے اکھڑ گیا۔ لیکن تم سب جانتے ہو کہ اگر وہ
ہتھے سے اکھڑ سکتا ہے تو میں سر سے اکھڑ سکتا ہوں۔ چنانچہ ہم

دونوں ہی اکھڑ گئے۔ اور میں نے چیف کو دھمکی دے دی کہ اگر انہوں نے
سر سلطان کی معطلی کا حکم واپس نہ لیا تو علی عمران کافرستان میں پاکیشیا
کے سفیر کا عہدہ سنبھال لے گا۔ جس کی آفر مجھے کئی بار ہو چکی ہے۔ لیکن
میں نے ہر بار انکار کر دیا تھا —— اس پر تمہارا چیف دوبارہ ہتھے
سے لگ گیا۔ اور میں نے بھی اپنے سر کو کنٹرول میں کر لیا۔ لیکن چیف
نے آئندہ میرے سر کو اکھڑنے سے بچانے کیلئے سر سلطان کو بحال کرنے
کا آرڈر دے کر میرے سر پہ احسان کا کوہ ہمالیہ رکھ دیا۔ میں نے سوچا کہ
جب کوہ ہمالیہ میرے سر پر رکھ ہی دیا گیا ہے تو پھر چوہان کا بھی کام ہو
جانا چاہئے۔ چلو جہاں کوہ ہمالیہ برداشت ہو سکتا ہے وہاں چھوٹی موٹی
ایک پہاڑی بھی برداشت کر لوں گا۔ چنانچہ میں نے چوہان کی شادی کی
اجازت دینے کی سفارش کر دی۔ چیف نے اس کے جواب میں صاف
کہہ دیا کہ رولز کے مطابق جو ممبر شادی کرے گا اسے سیکرٹ سروس
چھوڑنی ہوگی —— اور جو سیکرٹ سروس چھوڑے گا۔ اسے قبر میں ہی
جگہ مل سکتی ہے۔ اس پر میں نے ایک اور سفارش کر دی کہ چوہان کو
شادی کی اجازت دے دی جائے —— اس کی جگہ میں قبر میں چلا
جاتا ہوں۔ اب تمہارے چیف کو ہوش آیا کہ اگر عمران قبر میں چلا گیا تو
پھر آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کا سارا بل مع بونس چیف کو ادا کرنا
پڑے گا —— کیونکہ میں نے وصیت میں بھی لکھ رکھا ہے۔ یہ اتنی بڑی
رقم بنتی ہے کہ چیف کو خوف سے پھریریاں آگئیں —— لیکن وہ
نامراد رولز پھر آڑے آ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ جب آپ سر سلطان
جیسے آفیسر کو معطل کر سکتے ہیں تو کیا یہ رولز کوئی خدائی قانون ہے۔ اس

رولز کو معطل کر دیجیئے ـــــ ختم کر دیجیئے۔ اور اگر آپ کو ڈر لگتا ہو تو
بچہ سقہ کی طرح چار دن کی بادشاہت مجھے دے دیجیئے۔ میں ان سب
رولز کا ایسا کریا کرم کروں گا کہ آئندہ کبھی سر نہ اٹھا سکیں گے۔ آخر طویل
بحث و مباحثہ اور دماغ سوزی کے بعد یہ طے ہوا کہ بہرحال چوہان کو ہم
سے بچھڑنا ہوگا ـــــ ویسے بھی شادی کے بعد دوست کھوٹے سکے بن
جاتے ہیں۔ چنانچہ اس بچھڑنے پر میں بھی رضامند ہو گیا ـــــ اور
چیف نے چوہان کی شادی کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اب چوہان شادی
کرنے کے بعد سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور اس کے ساتھ
ہی اسے ہم سے بچھڑنے کیلئے پاکیشیا بھی چھوڑنا ہوگا۔ اسے چیف نے
ارگاش میں سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ مقرر کر دیا ہے" ـــــ
عمران نے ایک طویل تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"خدایا تیرا شکر ہے چلو کم از کم وہ موت کے منہ سے تو بچ گیا" ـــــ
جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تم بات کرو چوہان کا تو کریا کرم بعد میں ہوگا۔ بقول تمہارے میرا
پہلے اور یہیں ہوگا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ بے وقت کی بکواس اچھی نہیں ہوتی" ـــــ
جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"اچھا بہرحال پتھر میں سوراخ ہو گیا ہے ـــــ اس لئے تم سب
بھی اپنی اپنی پسند کے ملک منتخب کر لو۔ ویسے میں نے تو ایک ملک پسند
کر لیا ہے ـــــ سوئٹزرلینڈ ـــــ واہ کیا خوبصورت ملک ہے۔
حسین ـــــ دلکش ـــــ دلچسپ ـــــ واہ" ـــــ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا ہونٹ بھینچے خاموشی سے اٹھی اور تیز تیز
قدم اٹھاتی ایک طرف کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے چہرے
پر شرم کے تاثرات نمایاں تھے اور سوائے تنویر کے سب بے اختیار ہنس پڑے

"یہ چوہان کی سیکرٹ سروس سے علیحدگی تمہاری وجہ سے ہوئی ہو
گی۔ تم اسی طرح سب کو ایک ایک کر کے نکال دو گے۔ تاکہ تم اکیلے
ہی کام کرتے رہو" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو تنویر ـــــ ایسی بات کم از کم تمہیں زیب نہیں
دیتی" ـــــ اس بار صفدر نے تنویر کو فہمائش کرتے ہوئے کہا۔ اور
پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فلائٹ کی روانگی کا اعلان
ہونے لگ گیا اور انٹرنیشنل لاؤنج میں ایک ہلچل سی پیدا ہو گئی۔
عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی لمحے جولیا بھی
تیزی سے واپس ان کے قریب آ گئی۔ اور وہ سب اس گیٹ کی
طرف بڑھ گئے۔ جہاں سے انہیں طیارے میں سوار ہونے کے لئے
کوسٹر میں بیٹھنا تھا۔

جہاز میں عمران کے ساتھ جولیا کی سیٹ تھی۔ اس کے آگے والی
سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ عقبی سیٹ پر
تنویر اور نعمانی تھے۔ جولیا نے اپنا ہینڈ بیگ سیٹ کی سائیڈ پر
ہک سے لٹکا دیا تھا اور ایک رسالہ اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر
دیا۔ عمران حسب عادت سیٹ کی نشست سے سر ٹکائے آنکھیں
بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ جہاز میں سکوت طاری تھا کہ اچانک عمران
نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ مڑ کر پیچھے دیکھنے لگا تھا۔

"کیا ہوا ہے" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بب بب باتھ روم" ـــــ عمران نے قدرے شرماتے ہوئے لہجے کہا اور اٹھ کر سائیڈ پر آ گیا۔

"جی فرمائیے" ـــــ اچانک ایک سائیڈ سے سٹیورڈ نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بب بب باتھ روم کدھر ہے۔ ہے بھی سہی یا نہیں" ـــــ عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا اور سٹیورڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"آئیے میرے ساتھ" ـــــ سٹیورڈ نے عقبی طرف بڑھتے ہوئے کہا

"مم مگر ـــ مگر ـــ میں تو اب بڑا ہو گیا ہوں" ـــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بے حد شرم آ رہی ہو۔

"بڑے ہو چکے ہیں کیا مطلب" ـــــ سٹیورڈ نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈڈ ـــ ڈیڈی کہتے ہیں کہ بڑوں کو اکیلے باتھ روم جانا چاہیے" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سٹیورڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں باتھ روم کے دروازے پر رک جاؤں گا" سٹیورڈ نے ہنستے ہوئے کہا وہ واقعی عمران کی باتوں اور کیفیت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ باقی مسافر بھی اس کی دلچسپ باتوں پر مسکرا رہے تھے اور ان سب کی توجہ ان کی طرف ہی تھی۔

"چلو پھر ٹھیک ہے۔ لیکن دروازہ باہر سے پکڑے رکھنا کہیں کھل نہ جائے۔ گاڑی میں جو باتھ روم ہوتے ہیں ان کے دروازے اچانک

کھل جاتے ہیں۔ اور پھر" ـــــ عمران نے کہا اور سٹیورڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ جہاز ہے ـــ گاڑی نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں" ـــــ سٹیورڈ نے کہا۔ وہ اب عقبی نشستوں تک پہنچ گئے تھے۔ پھر اچانک جہاز ایک انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔ اور جہاز میں موجود تمام مسافر ہڑبڑا کر بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے ارے کیا ہوا ـــ یہ کیا کر دیا آپ نے" ـــــ سٹیورڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے ایک غیر ملکی پر جھکا ہوا تھا۔ یہ غیر ملکی سیٹ سے نیچے گر چکا تھا۔ اس کا جسم تیزی سے پھڑک رہا تھا لیکن عمران نے اسکے سینے پر گھٹنا رکھا ہوا تھا۔

"ہٹ جائیں آپ جانتے ہیں کیا کر رہے ہیں" ـــــ سٹیورڈ نے عمران کو کھینچنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر اپنے عقب میں بیٹھے ہوئے افراد پر جا گرا۔ یہ کام تنویر نے کیا تھا جو اپنی جگہ سے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر عمران کے قریب پہنچا تھا اور اس نے سٹیورڈ کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے اچھال دیا تھا۔ اسی لمحے عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے ہاتھ میں ایک چپٹا لیکن پتلا سا باکس موجود تھا جس سے معمولی سی ٹک ٹک کی آوازیں سگنل دے رہی تھیں۔ نیچے گرا ہوا آدمی اب ساکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے" ـــــ تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔ اب صفدر، نعمانی اور کیپٹن شکیل بھی وہاں پہنچ گئے تھے اور جہاز میں موجود باقی مسافر بھی اپنی سیٹوں پر کھڑے حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے

"ٹائم بم" ـــــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو پورے جہاز میں جیسے ہلکی ہلکی خوفزدہ چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔ سیٹ سے اٹھ کر کھڑے ہو جانے میں کامیاب ہو جانے والا سٹیورڈ بھی ٹائم بم کا لفظ سن کر حیرت سے بڑبڑا گیا۔

عمران اسی دوران اس باکس کی سائیڈ پر اپنا ناخن رکھ کر اسے مسلسل گھمائے چلا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد باکس کا ایک خانہ کھل گیا۔ اور عمران نے انگلی اندر کر کے اسے ایک جھٹکے سے باہر نکالا تو باکس سے نکلنے والی انتہائی ہلکی ٹک ٹک کی آوازیں نکلنی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

"میں نے بم ناکارہ کر دیا ہے" ـــــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بم سٹیورڈ کی طرف بڑھا دیا

"یہ لو۔ گھر لے جانا بچے کھیلیں گے" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سٹیورڈ وہ باکس پکڑے بجلی کی سی تیزی سے پائلٹ کیبن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس کے پاس ٹائم بم ہے اور آن ہے" ـــــ سٹیورڈ کے جاتے ہی عمران کے ساتھیوں نے عمران سے پوچھ گچھ شروع کر دی

"میں آنکھیں بند کئے پیچھے بیٹھے تنویر کے دل کی دھڑکنیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ جولیا کو میرے ساتھ بیٹھے دیکھ کر اس کا دل انتہائی تیز رفتاری سے دھڑک رہا ہو گا۔ لیکن تنویر بیچارے کے پاس تو دل ہی نہ تھا جو دھڑکتا وہاں تو مکمل خاموشی تھی۔

جب میں نے مزید غور کیا تو مجھے ٹک ٹک کی آواز سنائی دینے لگ گئی۔ عقبی نشستوں سے آواز آ رہی تھی۔ میں نے سوچا چلو اس آدمی کی زیارت کی جائے جس کا دل زندہ ہے۔ نتیجہ تم سب کے سامنے ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ سیکنڈ پائلٹ نے آ کر باقاعدہ عمران سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران کوئی جواب دینے کی بجائے خراٹے لینے لگا اور سیکنڈ پائلٹ منہ بنائے واپس چلا گیا۔ اس آدمی کو باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے جہاز کو فوری طور پر قریبی ائیر پورٹ پر اتار دیا گیا اور چند لمحوں بعد طیارے میں سیکورٹی پولیس اور اعلیٰ حکام کی پوری فوج داخل ہو گئی۔ ظاہر ہے اب قانون کے مطابق عمران کو ائیر پورٹ جا کر اپنا بیان نوٹ کرانا تھا۔ اس لئے عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی جہاز سے نیچے اتر گئے۔ اس آدمی کو بھی سیکورٹی پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا جس سے یہ بم برآمد ہوا تھا۔ چونکہ یہ ایک طویل کارروائی تھی اس لئے پائلٹ کی درخواست پر حکام نے جہاز اور دوسرے مسافروں کو پرواز جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔

عمران نے پولیس اور حکام کو صرف مختصر سا بیان دیا کہ وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ جہاز میں سکوت تھا۔ چنانچہ اسے ٹائم بم کی ٹک ٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس نے اندازہ لگایا اور پھر جا کر اس آدمی کی کنپٹی پر مکا مار کر اسے نیچے گرایا اور اس کی بیلٹ کے ساتھ موجود یہ باکس اتار لیا۔ اس نے اس آدمی کو بیہوش کر دیا تھا اور پھر ٹائم بم کو ناکارہ کر دیا۔ گو حکام نے اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر

دی تھی۔ لیکن ظاہر ہے۔ جب تک عمران خود کچھ نہ بتانا چاہتا۔ کون اس
سے کچھ اگلوا سکتا تھا۔ چنانچہ تھک ہار کر عمران اور اس کے ساتھیوں
کو آئندہ فلائٹ پر کاسٹربا جانے کی اجازت دے دی گئی۔ البتہ ان کے
کاغذات پر موجود ان کے پتے نوٹ کر لئے گئے تھے۔ تاکہ جب اس آدمی
پر مقدمہ چلے تو عمران کو عدالت میں گواہی کے لئے طلب کیا جا سکے لیکن
پھر دوسری فلائٹ کی روانگی سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو
علم ہو گیا کہ اس آدمی نے دانتوں میں موجود کوئی کیپسول چبا کر خودکشی
کر لی ہے۔ اور اس آدمی کے کاغذات جعلی ثابت ہوئے ہیں۔

" یہ کون ہو سکتا ہے عمران صاحب ۔۔۔ کیا اس کا تعلق ہمارے
مشن سے تھا یا یہ کوئی ہائی جیکر تھا" ۔۔۔ صفدر نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ جو کوئی بھی تھا بہر حال خودکشی مشن پر تھا" ۔۔۔ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" خودکشی مشن ۔۔۔ کیا مطلب آپ کو کیسے پتہ چلا" ۔۔۔ صفدر
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے دیکھا تھا کہ بم پھٹنے میں صرف پندرہ منٹ باقی رہ گئے
تھے اور پندرہ منٹ کی پرواز کے دوران جہاز نے کسی ایئرپورٹ پر نہ
اترنا تھا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس آدمی کو اچھی طرح معلوم
تھا کہ جیسے ہی بم پھٹے گا۔ سب سے پہلے وہ خود مرے گا" ۔۔۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کا تعلق کس سے تھا" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور عمران

نے جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر ساتھیوں کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ میں نے اسکے کوٹ کی اوپر والی جیب سے نکالا تھا۔ اچانک
نیچے گرنے کی وجہ سے کارڈ کا سرا جیب سے باہر آ گیا تھا۔ عمران نے
کہا اور سب ساتھی غور سے اس کارڈ کو دیکھنے لگے۔ اس کارڈ پر دو
خوفناک سانپ بنے ہوئے تھے جو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے
پھنکار رہے تھے

" کیا اس کا تعلق ہمارے مشن سے ہے۔ مطلب ہے کہ یہ تھرڈ فورس
کا کارڈ ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

معلوم کرنا پڑے گا۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں ختم کرنے
کیلئے کیا جا رہا تھا۔ اور چونکہ ہمارا مشن تھرڈ فورس کے خلاف ہے اس لئے
لازماً اس آدمی کا تعلق بھی تھرڈ فورس سے ہی ہو گا اور اس کا مطلب ہے
کہ انہیں ہمارے متعلق مکمل معلومات حاصل ہیں اور انہوں نے نہ صرف
ہمارے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے بلکہ ایک پہلا خوفناک وار بھی کر
دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس بار ہم سب واقعی بال بال بچے ہیں۔
اگر طیارے میں خلاف معمول سکوت نہ ہو جاتا اور میرے کانوں تک اسکی
آواز نہ پہنچتی تو چوہان سے پہلے ہم بکھر چکے ہوتے" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور سب ساتھیوں کے جسموں میں بے اختیار جھرجھری سی دوڑ گئی
اسی لمحے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے لگا اور سب اٹھ کر ایک بار
پھر گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

کاسٹریا کے دارلحکومت کے ساحل پر سیاحوں اور تفریح کرنے والوں کا خاصا ہجوم تھا۔ ہر طرف عریاں اور نیم عریاں جسم گھومتے پھرتے اور ریت پر لیٹے ہوئے نظر آرہے تھے۔ وہاں ہر وہ کام کھلے بندوں ہو رہا تھا جس کا تصور بھی پاکیشیا کے رہنے والے کسی آدمی کے ذہن میں نہیں آسکتا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ سب لوگ اس صدی کی مخلوق ہونے کی بجائے کسی قدیم ترین زمانے سے نکل کر آگئے ہوں۔ جنہیں نہ ہی کسی اخلاق کا علم ہو اور نہ ہی کسی قانون کا۔ لیکن اس ہجوم سے کافی دور ہٹ کر ریت پر ایک نوجوان بالکل اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اور وہ اس طرح رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ جیسے اسے دنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہ ہو۔ دھوپ سے بچنے کیلئے اس نے اوپر چھتری تان رکھی تھی۔ ایک سائیڈ پر اس کا بیگ رکھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بھی صرف انڈرویئر تھا۔ اس کا جسم بیحد

سڈول، طاقتور اور ورزشی تھا۔ اچانک ساتھ رکھے بیگ میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے رسالہ بند کیا اور پھر بیگ کھول کر اس میں سے ایک سگریٹ کیس باہر نکال لیا۔ ہلکی سیٹی کی آواز اس سگریٹ کیس سے ہی نکل رہی تھی۔ اس نے کیس کھولا اور اسکی ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے سگریٹوں میں سے ایک سگریٹ نکال کر اس نے اسے الٹا کر کے دوبارہ رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز نکلنے کی بجائے ایک انسانی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ اوور" ــــــ بولنے والے کا لہجہ بیحد کرخت تھا۔

"یس چیف مارش بول رہا ہوں اوور" ــــــ نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارش تمہارا آدمی بم سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے چیف کی طنزیہ آواز سنائی دی اور نوجوان یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ــــ کیا چیف یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آرتھر کا مشن کیسے ناکام ہو سکتا ہے۔ اوور" ــــــ مارش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرتھر کا مشن تو مکمل نہیں ہو سکا۔ البتہ آرتھر خود ختم ہو گیا ہے۔ جو تفصیلات مجھے ملی ہیں اس کے مطابق آرتھر ری۔ ایس کو طیارے

میں لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے اس پر ٹائم بھی لگا دیا۔
لیکن پھر اچانک وہ علی عمران اپنی سیٹ سے اٹھا اور باتھ روم جانے
کا کہہ کر وہ آرتھر پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا۔ اس نے آرتھر کی کنپٹی پر
زوردار مکا مار کر اسے سیٹ سے نیچے گرایا اور پھر وہی۔ ایس اس کی
بیلٹ سے نکال لیا اور چند لمحوں بعد ہی اس نے حیرت انگیز طور پر
بم آف کر دیا۔ اس طرح اس رسیونگ سنٹر پر اسے دکھائی دینے والی
تصویر بھی دکھائی دینی ختم ہو گئی۔ پھر تمہارے سیکشن نے مزید معلومات
کیں تو پتہ چلا کہ جہاز کو انکوائری کے لئے ایئر پورٹ پر اتار لیا گیا۔ جہاں
عمران اور اس کے ساتھیوں اور آرتھر کو بھی اتار لیا گیا تھا۔ طیارے کو
مزید پرواز کی اجازت دے دی گئی۔ وہاں سیکورٹی پولیس نے اس عمران سے
پوچھ گچھ کی لیکن عمران انہیں ٹال گیا۔ چنانچہ آخری چارہ کار کے طور پر
آرتھر کی داڑھ میں موجود مخصوص کیپسول چارج کر دیا گیا اس طرح آرتھر
ختم ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوسرے طیارے کے ذریعے
اب کاسٹریا آرہے ہیں اوور" ـــــ چیف نے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے اب مجھے خود میدان میں اترنا پڑے گا۔ ٹھیک
ہے۔ آپ اب بے فکر رہیں۔ یہ لوگ زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکیں گے
اوور" ـــــ مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کیا کرو گے اوور" ـــــ چیف نے پوچھا۔

" میں اپنے آدمی لے کر ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گا۔ اور پھر وہاں
ڈائریکٹ ایکشن کا آغاز ہو جائے گا۔ اچانک اور اندھا دھند برسنی

ہوئی گولیوں سے وہ کیسے بچ سکیں گے اوور" ـــــ مارش نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کے انچارج ہو مارش۔ لیکن تم باتیں
اس طرح کر رہے ہو جیسے تمہیں اے۔ بی۔ سی بھی نہ آتی ہو۔ احمق
آدمی تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس واقع کے
بعد بھی اطمینان سے کاسٹریا آئیں گے اور تمہاری گولیوں کا نشانہ بن
جائیں گے نانسنس۔ اوور" ـــــ چیف باس نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا اور مارش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ
غصے کی وجہ سے بگڑ سا گیا تھا۔

" باس ـــــ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ان سے متاثر نظر
آتے ہیں۔ کیا ہوا اگر میرا ایک حربہ ناکام ہو گیا ہے۔ وہ چاہے
پاتال میں کیوں نہ چھپ جائیں مارش کی نگاہوں سے نہیں بچ
سکتے۔ ویسے آرتھر پیشہ ور قاتل تھا۔ اس کا تھرڈ فورس سے کوئی
براہ راست تعلق بھی نہ تھا۔ اس لئے انہیں یہ خیال بھی نہیں آسکتا
کہ یہ کام تھرڈ فورس کا ہے۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں۔ آپ ان کی
لاشیں چاہتے ہیں۔ آپ کو مل جائیں گی اوور" ـــــ مارش نے
تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنا
غصہ ضبط کرنے کی مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔

" سنو مارش مجھے تمہاری صلاحیتوں کا علم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
میں نے ڈیوس اور اس کے سیکشن کو دارالحکومت سے باہر بھجوا دیا
ہے تاکہ تمہیں کھل کر کام کرنے کا موقع مل سکے۔ اور دوسری بات یہ

بھی تھی کہ مجھے شک تھا کہ چونکہ پاکیشیا میں بھی پلاننگ ڈلوس اور اس کے سیکشن کی تھی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران نے ڈلوس کے بارے میں کھوج نکال لیا ہو۔ لیکن بہرحال وہ تمہیں اور تمہارے سیکشن کو نہ جانتا ہوگا۔ لیکن تم اسے کوئی اہمیت نہیں دے رہے حالانکہ میں نے تمہیں اس کی فائل بھی بھجوائی تھی۔ آرتھر کے اس واقع کی وجہ سے وہ اب انتہائی چوکنا ہو چکا ہوگا اوور"۔۔۔۔ چیف نے اس بار نرم لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں نے تو اسے وہیں پاکیشیا میں ختم کرنے کے لئے آرتھر کی خدمات حاصل کی تھیں۔ انہیں یہاں پہنچ دیں پھر آپ دیکھیں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ وہ چاہے جتنا بھی چالاک اور شاطر کیوں نہ ہو میرے سامنے ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکے گا۔ اوور"۔۔۔۔ مارشل نے کہا۔

"او۔ کے جس طرح جی چاہے ایکشن لو۔ میں بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں مردہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مارشل نے کیس میں لگا ہوا الٹا سیگرٹ نکال کر اسے سیدھا کر کے لگایا۔ سیگرٹ کیس بند کیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے بیگ سے اپنا لباس نکالا۔ اور اسے پہننے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی بڑی سی کار ساحل سمندر سے نکل کر شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے اب پوری قوت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حرکت

میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چیف کی باتوں کی وجہ سے اس کی انا کو شدید ٹھیس پہنچی تھی۔ وہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں جلد از جلد چیف تک پہنچا کر اس پر ثابت کر دینا چاہتا تھا کہ جنہیں چیف نے اس قدر اہمیت دے رکھی ہے۔ وہ مارشل اور اس کے سیکشن کے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایکریمی سیاحوں کے روپ میں
کاسٹریا کے ہمسایہ ملک یوش لینڈ کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں
رہائش پذیر تھے۔ عمران نے جہاز کے یوش لینڈ پہنچتے ہی اچانک
وہاں اترنے کا اعلان کیا اور چونکہ اس علاقے میں اپنی منزل سے پہلے
اتر جانے پر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ ویزا وغیرہ پورے
یورپ کا اکٹھا ہی لگا دیا جاتا تھا۔ اس لئے عمران اور اسکے ساتھیوں
کے یوش لینڈ میں اترنے پر نہ ہی کسی نے اعتراض کیا اور نہ ہی حیرت
کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ ایسا اکثر ہوتا رہتا تھا۔ عمران نے ایئرپورٹ سے
نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف جانے کی بجائے اس طرف کا رخ کر لیا
جہاں بس سٹاپ تھا۔ یوش لینڈ میں بسوں کا سسٹم اس قدر شاندار
تھا کہ وہاں کے لوگ ٹیکسیوں کی بجائے بسوں پر سفر کرنا زیادہ پسند
کرتے تھے۔ بس سے وہ لوگ ایک کمرشل علاقے میں اترے اور

پھر وہاں سے میک اپ باکس وغیرہ خرید کر پبلک باتھ روم میں جا کر ہر
ایک نے اپنے طور پر ایکریمین میک اپ کیا۔ عمران نے پاکیشیا سے
روانگی سے پہلے ہی ان سب کو علیحدہ علیحدہ ایسے کاغذات دیئے تھے
جن کے مطابق وہ ایکریمی سیاح تھے۔ ان کاغذات میں جو فوٹو موجود
تھے ان سب نے ان تصویروں کے مطابق میک اپ کیا تھا۔ اس
طرح اب نہ صرف وہ ایکریمی سیاح بن چکے تھے بلکہ ان کے پاس
مکمل کاغذات بھی موجود تھے۔ یہ سب کارروائی کرنے کے بعد وہ
ہوٹل پہنچے۔ جولیا کے لئے علیحدہ کمرہ بک کرایا گیا جبکہ باقی پانچوں
نے ایک فائیو بیڈ بڑا سوٹ اکٹھا ہی بک کرا لیا۔ اس وقت جولیا بھی
اپنے کمرے کی بجائے ان کے کمرے میں موجود تھی۔ اور انہوں نے کھانا
بھی یہیں کمرے میں منگوا لیا تھا۔ اس وقت دوپہر ڈھل چکی تھی۔
اس لئے کھانا کھانے کے بعد عمران نے نعمانی، کیپٹن شکیل اور جولیا
کو آرام کرنے کیلئے کہا۔ اور صفدر اور تنویر کو ریڈی میڈ میک اپ کرنے
اور اپنے ساتھ آنے کیلئے کہا۔ اس نے خود بھی ریڈی میڈ میک اپ سے
چہرہ بدل لیا تھا۔ اور پھر وہ تینوں ہوٹل سے نکل کر قریب ٹیکسی سٹینڈ
کی طرف بڑھ گئے۔

"اب پروگرام کیا ہے" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"ایک آدمی سے ملنا ہے" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور
صفدر سمجھ گیا کہ اس وقت عمران کچھ کہنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ اس
لئے اس نے دوسرا سوال نہ کیا۔

"رابرٹو کلب" ـــــ عمران نے خالی ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر

بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔ صفدر اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔
ڈرائیور نے سر سے پیر تک عمران کو اس طرح دیکھا جیسے قصائی کسی بکری
کو دیکھتا ہے۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے۔ لیکن
دوسرے لمحے اس نے کندھے اچکاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور
عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈرائیور رابرٹو کلب کے بارے میں
انہیں کچھ بتانا چاہتا ہے۔ لیکن اس نے فیصلہ بدل دیا ہے۔ تھوڑی دیر
بعد ٹیکسی ایک پرانی سی عمارت کے آؤٹ گیٹ کی سائیڈ پر جا کر رک
گئی۔ یہ واقعی ایک پرانی اور خستہ حالت عمارت تھی۔ جس کا رنگ روغن
بھی اکھڑا ہوا تھا۔ ایک پرانا اور ٹوٹا ہوا سا بورڈ ابھی تک اس عمارت
کی پیشانی پر لگا ہوا نظر آ رہا تھا جس پر رابرٹو کلب تو لکھا ہوا تھا۔
لیکن کئی حروف استبداد زمانہ کی وجہ سے اڑے ہوئے تھے۔ کلب
میں کسی قسم کی کوئی گہما گہمی نہ تھی نہ کوئی دربان نظر آ رہا تھا اور نہ
کوئی آدمی اندر جاتا اور نہ کوئی باہر آتا دکھائی دے رہا تھا۔

"تم کچھ کہنا چاہتے تھے" ——— عمران نے ڈرائیور کو کرائے کے
ساتھ ساتھ معقول ٹپ دیتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا کہنا چاہتا تھا کہ آپ سیاح ہیں اور یہ کلب انتہائی
بدنام ہے۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کا اڈہ ہے" ——— ڈرائیور نے ہکلاتے
ہوئے انداز میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے ٹیکسی آگے بڑھا کر لے گیا۔

"جو کارڈ میں نے اس بم بردار کی جیب سے نکالا تھا اس کی پشت
پر رابرٹو کلب اور ریوش لینڈ کے دارالحکومت کا نام ابھرے ہوئے حروف میں کندہ
تھا لیکن سوائے غور سے دیکھنے کے عام نظروں سے پتہ نہ چل سکتا تھا" عمران

نے ٹیکسی کے آگے جانے کے بعد کھلے ہوئے گیٹ میں داخل ہوتے
ہوئے صفدر اور تنویر سے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ تو یہ اس تھرڈ فورس کا اڈہ ہے" ——— صفدر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ٹیکسی ڈرائیور کی بات نہیں سنی کہ یہ پیشہ ور قاتلوں کا
اڈہ ہے ——— ویسے یہ ہو سکتا ہے کہ تھرڈ فورس نے ہمارے
خاتمے کیلئے پیشہ ور قاتلوں کا تعاون حاصل کیا ہو۔ اسی لئے تو میں
یہاں آیا ہوں تاکہ کچھ معلومات تو حاصل ہو جائیں" ——— عمران نے
جواب دیا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

اب وہ عمارت میں داخل ہو رہے تھے۔ عمارت ایک بڑے ہال
اور چار بڑے کمروں پر مشتمل تھی۔ وہاں سامان تو موجود تھا لیکن آدمی
کوئی نہ تھا۔ اور وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ ایک
گنجے سر اور بھاری جسم کا آدمی ایک کمرے کے دروازے سے نکل کر
باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی فرمایئے" ——— اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں کرختگی تھی۔

"مسٹر رابرٹو سے بات کرنی ہے" ——— عمران نے سپاٹ
لہجے میں کہا۔

"رابرٹو سے ——— تو پھر اس کے لئے تو آپ کو قبرستان جانا
چاہئے تھا۔ انہیں تو فوت ہوئے بارہ سال ہو گئے ہیں" ——— اس

گنجے نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا
"اب یہاں کا انچارج کون ہے" ـــــــ عمران نے پوچھا۔
"انچارج تو میں ہوں ـــــ البتہ اگر مالک کا پوچھنا ہو تو وہ رابرٹو کی پوتی ہے۔ جو ایکریمیا میں رہتی ہے۔ اور اسے اس کلب سے صرف اس حد تک دلچسپی ہے کہ یہ اس کی وراثت میں شامل ہے اور بس ـــــ بہرحال تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ اگر کچھ پینے اور کھیلنے کا موڈ ہو تو رات کو آؤ۔ یہ کلب رات کو ہی آباد ہوتا ہے" ـــــــ اس گنجے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تمہارا نام" ـــــــ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
"میرا نام وکٹر ہے" ـــــــ اس گنجے نے جواب دیا۔
"تمہارے پاس ہمیں بٹھانے کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم ایک دھندے کے سلسلہ میں آئے ہیں" ـــــــ عمران نے کہا۔ تو وکٹر چونک پڑا۔ دھندے کا لفظ سن کر اسکی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی
"اوہ دھندے کی بات ہے۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ آؤ میرے ساتھ۔ وکٹر نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ گو بظاہر وہ اپنے آپ کو اس اجڑے ہوئے کلب کا انچارج بتا رہا تھا۔ لیکن اس کا انداز گفتگو، اس کا لباس اور اسکی باتیں' ان سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور شاید اب وہ اجنبی سیاح سمجھ کر انہیں بیوقوف بنا کر لوٹنے کے چکر میں تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سجے سجائے شاندار دفتر نما کمرے میں پہنچ گئے۔ اس قدر اجڑے ہوئے کلب میں اس قدر شاندار دفتر کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا

تھا۔ میز پر چار مختلف رنگوں کے ٹیلیفون رکھے ہوئے تھے ایک طرف ریک تھا جس میں دنیا بھر کی قیمتی شرابیں بھری ہوئی تھیں۔ کمرے کا تمام فرنیچر انتہائی شاندار اور قیمتی تھا فرش پر دبیز ایرانی قالین بچھا ہوا تھا۔
"بیٹھو اور بتاؤ کیا دھندہ ہے" ـــــــ وکٹر نے انہیں صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ میز کے پیچھے موجود اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گیا۔
"ایک آدمی کو قتل کروانا ہے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"آدمی کو۔ کس آدمی کو" ـــــ وکٹر نے دلچسپی سے پوچھا۔
"یہ بعد میں بتائیں گے پہلے یہ بتاؤ کہ تم خود قتل کرو گے یا تم نے اس کیلئے دوسرے آدمی رکھے ہوئے ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔
"میں خود کروں گا یہ کام ـــــ لیکن یہ سن لو کہ میرا ریٹ بہت اونچا ہے" ـــــ وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کتنا اونچا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پہلے تم شکار کے متعلق بتاؤ پھر اس کے مطابق معاوضہ طے کیا جائے گا" ـــــ وکٹر نے بڑے عیارانہ لہجے میں کہا۔
"ایکریمیا کے صدر کو قتل کرانا ہے۔ بولو کتنا معاوضہ لو گے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وکٹر بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسکے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ وکٹر کی حالت ہی ایکریمیا کے صدر کا نام سن کر خراب ہو گئی۔

"بس ـــــ بہت ہو چکا ڈرامہ۔ اب بتاؤ کہ یہاں کون بیٹھتا ہے" ـــــ عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو وکٹر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کون ـــــ کون ـــــ کیا مطلب ـــــ مم۔ مم میں بیٹھتا ہوں" وکٹر نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر تنویر کے سامنے قالین پر جا گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں تنویر کی طرف اچھال دیا تھا۔ دوسرے لمحے تنویر کی لات گھومی اور وکٹر کی چیخ سے ایک بار پھر کمرہ گونج اٹھا۔ وہ لات کھا کر چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر سامنے دیوار سے ٹکرایا اور پھر قالین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر میز کی درازیں کھول کر تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے کسی قسم کا کلیو ملتا۔ بس عام سی چیزیں تھیں یا کلب کے متعلق کاغذات تھے۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور ہوش میں لے آؤ" ـــــ عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس سے پہلے کہ صفدر آگے بڑھتا تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بیہوش پڑے ہوئے وکٹر کو اٹھا کر ایک صوفہ پر ڈالا اور پھر اس کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چند تھپڑوں کے بعد ہی وکٹر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا اسکی ناک اور منہ سے خون بہنے لگا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کک ـــــ کک کون ہو تم" ـــــ اس نے اپنے بازو سے منہ اور ناک سے بہتا ہوا خون صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"اب اگر دماغ ٹھکانے پر آ گیا ہو تو بتاؤ۔ کہ یہ دفتر کس کا ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بب ـــــ بب باس جیفرے کا ہے" ـــــ وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کس وقت مل سکتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"کسی وقت بھی آ سکتا ہے" ـــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہم نے واقعی ایک لمبے دھندے کی بات کرنی ہے۔ ہمیں ٹپ ملی ہے کہ رابرٹو کلب میں پہنچ کر ہمیں ہمارا مطلوبہ آدمی مل سکتا ہے۔ ایک کروڑ ڈالر کا دھندہ ہے۔ لیکن ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ اگر تم جیفرے کو فوری طور پر یہاں بلوا سکو۔ تو ایک ہزار ڈالر تمہارا انعام" ـــــ عمران نے جیب سے ایک ہزار ڈالر کا نوٹ نکالا اور صوفہ پر بیٹھے وکٹر کی گود میں پھینکتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ مم میں ابھی بلاتا ہوں۔ لیکن تمہیں اس کمرے سے باہر جانا ہو گا۔ ورنہ باس کو پتہ چل گیا کہ اس کی عدم موجودگی میں تمہیں میں یہاں لے آیا ہوں تو وہ میرے جسم میں ایک ہزار گولیاں مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گا" ـــــ وکٹر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور وکٹر نے جلدی سے آگے بڑھ کر کرسی اور دوسرے سامان کو درست کیا۔ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر کمرے سے

باہر آ گیا اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر انہیں ایک اور کمرہ میں لے
آیا یہ بھی دفتر تھا لیکن انتہائی معمولی حیثیت کا۔

" میں واقعی کلب انچارج ہوں" ——— وکٹر نے کہا اور پھر ایک
سائیڈ پر موجود باتھ روم میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس
نے اپنا چہرہ درست کر لیا تھا۔ خون کو شاید پانی کے چھینٹے مار مار کر
اس نے مزید بہنے سے روک دیا تھا اور پھر وہ عام سی میز کے پیچھے
موجود کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا

" تمہارا نام" ——— وکٹر نے رسیور اٹھاتے ہی مڑ کر عمران سے پوچھا

" سینزر" ——— عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا اور وکٹر
نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران
کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ فون کے ساتھ لاؤڈر بھی موجود
تھا۔ عمران نے خود ہی آگے بڑھ کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسری طرف
سے بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" ہیلو" ——— ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ممی کلب سے وکٹر بول رہا ہوں۔ باس سے بات کراؤ۔ ایک
ضروری بات کرنی ہے" ——— وکٹر نے کہا۔

" ہولڈ کرو" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں
بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیوں فون کیا ہے وکٹر" ——— بولنے والے کا لہجہ بیحد
تحکمانہ تھا۔

" باس ایک ایکسریمن پارٹی آئی ہے۔ لمبا دھندہ ہے۔ ایک کروڑ

ڈالر کا۔ آپ سے فوری ملنا چاہتی ہے" ——— وکٹر نے تیز تیز لہجے
میں کہا۔

" کیسی پارٹی ہے" ——— دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا

" باس اے ون ہے۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے" ———
وکٹر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" او۔ کے میں آ رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا
اور وکٹر نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ سن لو کہ جیفرے سے اس ایک ہزار ڈالر کے نوٹ کا ذکر
نہ کرنا۔ وہ سخت یہودی آدمی ہے۔ ایک لمحے میں مجھ سے چھین
لے گا" ——— وکٹر نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" فکر مت کرو" ——— عمران نے کہا۔ اور وکٹر نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے
بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اندر آیا۔

" آؤ۔ باس اپنے دفتر میں پہنچ چکا ہے۔ وہ ہمیشہ ایک خفیہ راستے
سے آتا ہے" ——— وکٹر نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا
صفدر اور تنویر بھی کھڑے ہو گئے۔ اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ اس
شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ لیکن
اس بار میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لمبوترے چہرے والا آدمی بیٹھا نظر آ
رہا تھا۔ اس کے جسم پر سفید شارک سکن کا سوٹ تھا۔ چہرے پر
لومڑی جیسی عیاری اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

" میرا نام سینزر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ڈلوڈ اور نادو"

عمران نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" میں جیفرے ہوں بیٹھو" ___ جیفرے نے رسمی سے لہجے میں کہا اور باری باری تینوں سے مصافحہ کر کے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وکٹر انہیں کمرے میں چھوڑ کر جا چکا تھا۔

" وکٹر نے تمہیں بتا دیا ہو گا کہ ہم ایک بڑے دھندے کیلئے آئے ہیں" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ہاں بتا دیا ہے۔ لیکن دھندے سے تمہاری کیا مراد ہے" ___ جیفرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہی دھندہ جو تم کرتے ہو" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا

" تمہیں کس نے یہاں بھیجا ہے" ___ جیفرے نے کہا اور عمران نے جیب سے وہی کارڈ نکالا۔ جو اس نے اس بم بردار کی جیب سے نکالا تھا اور کارڈ جیفرے کے آگے پھینک دیا۔ جیفرے کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے کارڈ کو اس طرح جھپٹا جیسے بلی گوشت پر جھپٹتی ہے۔ اور پھر اسے اس طرح الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ واقعی کارڈ ہے

" یہ ___ یہ تمہیں کہاں سے ملا" ___ جیفرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کارڈ کو دیکھنے کے بعد تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمیں کس نے بھیجا ہے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آرتھر ___ اوہ ___ مگر آرتھر نے تمہیں یہ کارڈ کب دیا تھا۔ اور کیوں دیا تھا" ___ جیفرے واقعی حواس باختہ ہو چکا تھا۔

" جہاز میں ٹائم بم لے جانے سے تھوڑی دیر پہلے" ___ عمران نے جواب دیا اور جیفرے بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" کیا ___ کیا کہہ رہے ہو ___ جہاز میں بم" ___ جیفرے نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ اسے آرتھر کی اس واردات کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ وہ کرسی سے اٹھ کر میز کی طرف بڑھا۔

" آرتھر کو کس نے ہائر کیا تھا" ___ عمران نے میز کے قریب جا کر سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

" ہائر ___ مگر تم کون ہو۔ سچ سچ بتاؤ کون ہو تم" ___ جیفرے نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی وکٹر کی طرح چیختا ہوا اچھل کر تنویر اور صفدر کے سامنے قالین پر ایک دھماکے سے جا گرا تھا۔ عمران نے نہ صرف اسے گردن سے پکڑ کر آگے اچھال دیا تھا بلکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کا ریوالور بھی چھین لیا تھا۔ نیچے گرتے ہی جیفرے نے انتہائی پھرتی دکھائی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ تنویر کا ہاتھ گھوما اور ایک زوردار تھپڑ کھا کر جیفرے ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے صفدر کی لات گھومی اور جیفرے اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کی حالت واقعی کسی فٹبال جیسی ہو گئی تھی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر صفدر اور تنویر کو مزید کارروائی سے روک دیا۔ اس بار جب جیفرے اٹھا تو اس کا شاندار شارک اسکن کا سوٹ پھٹ چکا تھا۔ سلیقے سے سلجھے ہوئے بال

بری طرح الجھ چکے تھے۔ منہ اور ناک سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں
ایک گال سیاہ پڑ چکا تھا۔ اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بری
طرح مسخ ہو چکا تھا۔
" مزید توڑ پھوڑ کی جائے یا اتنی ہی کافی رہے گی" ____ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔
" تت ____ تت تم کون ہو۔ کیا چاہتے ہو۔ میں تو کمیشن ایجنٹ
ہوں۔ میں تو......" جیفرے نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
" اگر تم اپنی ہڈیاں نہیں تڑوانا چاہتے تو جو میں پوچھوں صحیح صحیح بتا دو۔
ورنہ جو کچھ ابھی تمہارے ساتھ ہوا ہے۔ محض ایک ٹریلر تھا۔ اگر اصل
فلم شروع ہو گئی تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی سو سو جگہ سے بھی
ٹوٹ سکتی ہے" ____ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
" مم ____ مم مجھے مت مارو ____ میں بے گناہ ہوں" ____
جیفرے نے عمران کے لہجے سے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔
" صفدر اسے کوٹ کڑی لگا دی۔ تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ
ہو سکے" ____ عمران نے صفدر سے کہا۔ اور صفدر کسی عقاب
کی طرح اس پر جھپٹا اور چند لمحوں بعد جیفرے کا کوٹ اس کی پشت
سے آدھے سے زیادہ نیچے اتر چکا تھا۔ اب وہ بے بس تھا۔ نہ ہی جھٹکا
دے کر کوٹ اونچا کر سکتا تھا۔ اور نہ اس حالت میں اس کے بازو
معمولی سی حرکت بھی کر سکتے تھے۔
" بولو آرتھر کو کس نے ہائر کیا ہے" ____ عمران نے آگے بڑھ کر
اس کے ہاتھ سے جھپٹے ہوئے ریوالور کی نالی اس کی کنپٹی سے لگاتے

ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔
" مم ____ مم ____ مارش نے" ____ جیفرے نے فوراً ہی
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" مارش کون ہے۔ تفصیل بتاؤ" ____ عمران نے اسی طرح سرد
لہجے میں پوچھا۔
" مارش کاسٹربا کی سب سے بڑی تنظیم تھرڈ فورس کے سپر سیکشن
کا سربراہ ہے۔ وہ اکثر مختلف کاموں کے لئے میرے ذریعے آدمی ہائر
کرتا رہتا ہے۔ اس نے مجھ سے ایسا آدمی بھیجنے کے لئے کہا تھا جو
انتہائی دلیر اور بہادر ہو۔ اور آرتھر میں یہ خوبیاں موجود تھیں چنانچہ
میں نے آرتھر کو ہائر کر لیا" ____ جیفرے نے جواب دیا۔ اب وہ
بڑی شرافت سے سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا۔
" یہ مارش کہاں رہتا ہے۔ اسکی خاص جگہ یا اڈہ یا اس کی
رہائش گاہ فون نمبر ایسی کوئی بات واضح طور پر بتاؤ جہاں اس
سے یقینی طور پر ملا جا سکتا ہو" ____ عمران نے کہا۔
" مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ____ کیونکہ میں بہت کم کاسٹربا جاتا
ہوں۔ ویسے جب بھی میں وہاں گیا ہوں اور مجھے مارش سے
ملنا ہوتا ہے تو میں ہمیشہ اسکی گرل فرینڈ ڈیزی کے پاس گیا اور
ڈیزی وہ واحد شخصیت ہے جسے مارش کی مصروفیات کے بارے
میں لمحہ لمحہ کی اطلاع ہوتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہوتا ہے۔ ڈیزی
میری اس سے بات کرا دیتی ہے۔ اور ڈیزی کاسٹربا کے دارالحکومت
کے سب سے بڑے کلب ڈیزی کلب کی مالکہ ہے۔ اس کلب

کے اندر ہی اس کی رہائش گاہ ہے" ـــــ جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے یہ کارڈ دیکھتے ہی کیسے پہچان لیا کہ یہ آرتھر کا کارڈ ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" اس کارڈ پر بنی ہوئی تصویر آرتھر کیلئے مخصوص ہے۔ کلب کے تمام ممبرز کیلئے علیحدہ علیحدہ کارڈ ہیں ان پر علیحدہ علیحدہ تصویریں ہیں" ـــــ جیفرے نے جواب دیا۔

" کیا آرتھر اس قدر بہادر تھا کہ وہ پیسے کی خاطر ایک جہاز میں سوار ہوتا اس کے پاس ٹائم بم ہوتا جو آن ہوتا۔ اور اسے معلوم ہوتا کہ ابھی چند منٹ بعد یہ پھٹ جائے گا اور جہاز فضا میں ہی تباہ ہو جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے اپنے جسم کے بھی پرخچے اڑ جائیں گے" ـــــ عمران نے پوچھا اور جیفرے چونک پڑا۔

" یہ ـــــ یہ تو خودکشی ہے۔ آرتھر ایسے کیسے کر سکتا ہے وہ پیشہ ور قاتل ہے۔ انتہائی دلیر اور بہادر آدمی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایسا تو ممکن ہی نہیں کہ وہ خود اپنی جان پر کھیل جائے" ـــــ جیفرے نے کہا۔

" کیا وہ اپنی داڑھ میں زہریلا کیپسول رکھنے کا عادی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" زہریلا کیپسول ـــــ کیوں وہ کیوں رکھے گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ آرتھر کہاں ہے اور یہ کارڈ تمہارے ہاتھ کیسے لگا" ـــــ جیفرے نے کہا اور عمران نے اسے بتایا کہ کس طرح جہاز میں آرتھر کے پاس سے بم برآمد ہوا جس پر پندرہ منٹ کا بلاسٹنگ ٹائم فکس تھا۔

پھر بم بیکار کر دیا گیا اور آرتھر کو گرفتار کر کے انکوائری کیلئے ائیر پورٹ پر اتار لیا گیا مگر پھر اس نے داڑھ میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔

" اوہ ـــــ اوہ یہ سب کچھ مارش نے کیا ہو گا۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اور جدید ترین مشینری بھی استعمال کرتا ہے۔ اس نے یقیناً یہ کیپسول اس کی داڑھ میں چھپا دیا ہو گا۔ اس کے علاوہ بھی نجانے کیا کیا چھپایا ہو گا۔ اور اس کے ذہن کو کسی سائنسی طریقے سے کنٹرول کر لیا ہو گا۔ ورنہ وہ کبھی بھی ایسی حرکت نہ کرتا۔ اپنی جان کا خوف ایسے آدمیوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے" ـــــ جیفرے نے کہا۔

" او۔ کے اب تم اس مارش کو فون کرو اور اس سے پوچھو کہ آرتھر کا کیا ہوا" ـــــ عمران نے کہا۔

" نہیں وہ اس طرح کبھی بات نہیں کرتا وہ صرف سامنے بات کرتا ہے۔ اس کے لئے مجھے کاسٹر یا جانا ہو گا" ـــــ جیفرے نے کہا۔ در عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی نے جیفرے کی کھوپڑی توڑ دی۔

" اس وکٹر کو لے آؤ" ـــــ عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور وکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا۔

" کیا ـــــ کیا یہ باس کی لاش " ـــــ وکٹر نے یکلخت خوف سے اچھلتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا پیچھے آنے والے تنویر کے بازوؤں میں جکڑا پھڑپھڑانے لگا۔ لیکن یہ پھڑپھڑاہٹ صرف چند لمحوں تک ہی رہی تھی۔ تنویر نے انتہائی بے دردی سے اس کی گردن

توڑ دی تھی۔ اور اس کا جسم اس کے بازوؤں میں لٹک گیا۔ دوسرے لمحے تنویر نے اس کی لاش کو آگے اچھال دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں یہاں سے" ——— عمران نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور وہ تینوں دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

مارشی دفتر کے انداز میں سجے ہوئے ایک خوبصورت سے کمرے میں بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا اسے اطلاع مل چکی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی کاسٹریا آنے کی بجائے پوش لینڈ کے دارالحکومت میں ہی اتر گئے تھے۔ چنانچہ اس نے بجا طور پر یہی سمجھا تھا کہ یہ لوگ اب پوش لینڈ سے انٹرنیشنل ٹرین یا بس کے ذریعے کاسٹریا میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ وہاں میک اپ کر کے اور نئے کاغذات بنوا کر کاسٹریا میں کسی جہاز سے آئیں۔ چنانچہ اس نے انہیں چیک کرنے کے لئے ہر ممکن انتظامات کر دیئے تھے۔ ایئرپورٹ چارٹرڈ طیاروں کے خصوصی ایئرپورٹ۔ ٹرین اور بسوں کے داخلوں کے تمام راستوں پر اس کے سیکشن کے افراد پوری طرح چوکنا تھے۔ شہر میں داخل ہونے والے ہر سیاح کی باقاعدہ نگرانی کی جا رہی تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس نے پوش لینڈ کے دارالحکومت میں بھی ایک
مخصوص گروپ کو ہائر کر کے انکی تلاش میں لگا دیا تھا۔ یہ گروپ پوش لینڈ
کا سب سے با وسائل اور طاقتور گروپ تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ
کہ وہ ان لوگوں کو ہر حال ڈھونڈھ نکالے گا۔ لیکن آج دو روز گزر چکے
تھے مگر ان کے متعلق کسی قسم کی کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔ اور جیسے
جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی بے چینی اور اضطراب میں تیزی آتی
جا رہی تھی۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی واقعی اس طرح غائب
ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ وہ ٹہلتے ٹہلتے کرسی پر بیٹھ
گیا۔ اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں وہ
سوچ رہا تھا کہ انہیں تلاش کرنے کے لئے مزید کیا کیا انتظامات کئے
جا سکتے ہیں۔ کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
مارشل نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور پھر جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا
" یس۔ مارشل سپیکنگ" ——— مارشل نے تیز لہجے میں کہا۔
" براؤن بول رہا ہوں پوش لینڈ سے" ——— دوسری طرف سے
ایک آواز سنائی دی اور مارشل ایک بار پھر چونک پڑا۔ اسکی آنکھوں
میں چمک ابھر آئی۔ اسے فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو تلاش کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے پوش لینڈ میں جس
گروپ کو اس مقصد کے لئے ہائر کیا تھا۔ اس کا سربراہ براؤن ہی تھا
" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ مل گئے وہ لوگ" ——— مارشل نے
انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔
" وہ لوگ تو نہیں مل سکے۔ ایکریمین سیاحوں کے ایک گروپ پر

مجھے شک گزرا تھا۔ وہ پانچ مرد اور ایک عورت پر مشتمل گروپ تھا
لیکن میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے ہیں۔ وہ کاغذات درست
ہیں۔ میں نے یہ اطلاع دینے کے لئے تمہیں فون کیا ہے کہ کسی نے
رابرٹو کلب کے جیفرے کو اس کے خاص دفتر میں گولی مار کر ہلاک
کر دیا ہے۔ کلب انچارج وکٹر کی لاش بھی اسی دفتر سے ملی ہے۔
اس کی گردن توڑی گئی ہے۔ جیفرے کی لاش جس انداز میں ملی ہے
اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ہلاک کئے جانے سے پہلے اس پر تشدد
بھی کیا گیا ہے۔ لیکن باوجود کوشش کے قاتلوں کا علم نہیں ہو سکا۔
میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں۔ کیونکہ تمہارا خاصا تعلق جیفرے
سے رہا ہے" ——— براؤن نے کہا اور مارشل کے ہونٹ بھینچ گئے۔
" ہو سکتا ہے جیفرے کو ان لوگوں نے قتل کیا ہو۔ یہ کب کا واقعہ
ہے" ——— مارشل نے پوچھا۔
" دو روز پہلے کا ہے ——— میں نے اسی لئے فون نہ کیا تھا کہ
اگر اس کے قاتلوں کا کوئی کلیو مل جائے تو میں تم سے بات کروں۔
کیونکہ جیفرے کے قتل کی خبر ملتے ہی میرے ذہن میں بھی خیال آیا
تھا کہ جیفرے کا تعلق تم سے ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے اسے مارنے
والے ہمارے مطلوبہ لوگ ہوں۔ لیکن باوجود پولیس اور میرے آدمیوں
کی کوششوں کے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ ایک ٹیکسی ڈرائیور کو
ہم نے تلاش کر لیا تھا۔ جس نے دوپہر کے وقت ایک ٹیکسی اسٹینڈ
سے تین ایکریمینز کو رابرٹو کلب پہنچایا تھا۔ لیکن اس نے جو حلیئے بتائے
ہیں ان حلیوں کا کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا" ——— براؤن نے کہا۔

" او۔ کے تم تلاش جاری رکھو" ـــــ مارش نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

" یقیناً جیفرے کا قتل آرتھر کی وجہ سے ہوا ہے۔ آرتھر کو پکڑنے والا عمران تھا۔ اور آرتھر کو انکوائری کیلئے ایئر پورٹ پر اتارا گیا لیکن ہو سکتا ہے کہ اس عمران نے ایسا کوئی کلیو حاصل کر لیا ہو کہ وہ جیفرے تک پہنچ گیا۔ اور جیفرے نے یقیناً تشدد کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہوں گے اور اس نے اسے بتا دیا ہو گا کہ آرتھر کو مارش نے ہائر کیا ہے" ـــــ مارش نے خود کلامی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور بات کرتے کرتے وہ خود ہی چونک پڑا۔

" اوہ ـــ اوہ اگر واقعی یہ وہی لوگ ہیں تو جیفرے نے انہیں یقیناً بتا دیا ہو گا کہ میرے ساتھ اس کا رابطہ ڈیزی کے ذریعے ہوتا ہے" ـــــ مارش نے چونک کر کہا۔ اور اس نے جلدی سے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ـــ ڈیزی کلب" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مارش بول رہا ہوں۔ مادام ڈیزی سے بات کراؤ" ـــــ مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر ـــ ہولڈ آن کریں۔ مادام ابھی رہائش گاہ پر ہی ہیں دفتر میں نہیں آئیں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک دلکش نسوانی آواز ریسیور پر سنائی دی

" ہیلو مارش آج کیسے ڈیزی یاد آ گئی۔ پچھلے دو روز سے تم غائب

ہو۔ بس یہی پتہ چل رہا ہے کہ صاحب دفتر میں پریشان بیٹھے ہیں" ـــ بولنے والی کا لہجہ بے حد میٹھا اور نرم تھا۔

" ہیں واقعی سخت پریشان ہوں ڈیزی ـــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ تھرڈ فورس کے خلاف ایک خصوصی مشن پر یہاں آنے والا ہے۔ اور میں نے اس گروپ کا خاتمہ کرنا تھا لیکن وہ گروپ کاسٹریا آتے آتے راستے میں پوش لینڈ میں اتر کر غائب ہو گیا ہے۔ ان کے خلاف ایک مشن میں جیفرے کے ذریعے میں نے ایک پیشہ ور قاتل کو ہائر کیا تھا۔ لیکن وہ ناکام رہا اور مارا گیا۔ ابھی ابھی مجھے پوش لینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ جیفرے کو اس کے کلب کے دفتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے ہلاک کرنے سے پہلے اس پر تشدد بھی کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اطلاع ملتے ہی مجھے خیال آ گیا ہے کہ ہو سکتا ہے اس آرتھر سے انہیں کسی طرح جیفرے کا کلیو ملا ہو۔ اور جیفرے نے یقیناً تشدد کی وجہ سے زبان کھول دی ہو گی اور بتا دیا ہو گا کہ آرتھر کو ہائر مارش نے کیا ہے۔ اور جیفرے چونکہ ہمیشہ تمہارے ذریعے ہی مجھے تلاش کرتا تھا۔ اس لئے اس نے یقیناً انہیں تمہارے متعلق بتا دیا ہو گا۔ اور وہ تم تک پہنچیں گے" ـــ مارش نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ گروپ اس قدر خطرناک ہے کہ تم اس کے لئے اس قدر پریشان ہو۔ آج سے پہلے تو تم نے کبھی ایسی پریشانی کا اظہار نہیں کیا تھا" ـــ ڈیزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ گروپ میرے لئے چیلنج بن گیا ہے ڈیزی ـــ میں نے

اس کا ہر صورت میں خاتمہ کرنا ہے ۔ اگر یہ گروپ یا اس کا کوئی آدمی تمہارے پاس پہنچے یا تمہیں کسی پر شک پڑے کہ کوئی آدمی اس گروپ کا ممبر ہو سکتا ہے تو تم ریڈ کاشن دے دینا۔ تمہارے کلب میں میرے آدمی موجود ہوں گے وہ فوراً صورتحال کو سنبھال لیں گے" ——— مارش نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں۔ تم فکر نہ کرو اگر یہ لوگ میرے پاس آئے تو بچ کر نہ جا سکیں گے" ——— ڈیزی نے کہا اور مارش نے او۔کے کہہ کر ڈیزی کے مزید بات کرنے سے پہلے ہی رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈیزی فوری طور پر ملنے کے لئے کہے گی اور وہ اس وقت ذہنی طور پر چونکہ بری طرح الجھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ کسی ملاقات وغیرہ کے چکر میں نہ پڑنا چاہتا تھا۔ رسیور رکھ کر وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرتے شروع کر دیئے۔

"یس فرانزو بول رہا ہوں" ——— ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارش سپیکنگ" ——— مارش نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"فرانزو پاکیشیا سیکرٹ سروس مادام ڈیزی کی معرفت شاید میرا کھوج لگانے کی کوشش کرے۔ میں نے مادام ڈیزی کو بریف کر دیا ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے وہ ریڈ کاشن دے دیں گی۔ تم سپیشل سیکشن کے دس افراد کو کلب میں بھجوا دو۔ اور انہیں کہہ دو کہ

جیسے ہی انہیں مادام کی طرف سے ریڈ کاشن ملے وہ فوراً حرکت میں آ جائیں اور ایک لمحہ توقف کئے بغیر ان کا خاتمہ کر دیں سمجھ گئے ہو" ——— مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو تمام سیکشن کو اطلاع کر دو کہ اب میرے دوسرے احکامات تک مجھ سے رابطہ صرف سپیشل فریکونسی کے ذریعے کیا جائے" ——— مارش نے کہا۔

"تو کیا آپ انڈر گراؤنڈ ہو رہے ہیں باس" ——— فرانزو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میں ایک خصوصی مشن میں مصروف ہوں۔ اس لئے فون اٹنڈ نہ کر سکوں گا" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایک بار ان کا پتہ چل جائے پھر میں دیکھتا ہوں یہ کیسے دوسرا سانس لیتے ہیں" ——— مارش نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوش لینڈ سے کاسٹریا آئے
ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ وہ سب سمگلروں کی ایک لانچ کے ذریعے
کاسٹریا پہنچے تھے۔ اور پھر وہاں سے علیحدہ علیحدہ ہو کر وہ اس کوٹھی
میں اکٹھے ہوئے تھے۔ اس کوٹھی کا بندوبست عمران نے یوش لینڈ
سے ہی کر لیا تھا۔ کوٹھی میں دو کاروں کے علاوہ خاصی تعداد میں اسلحہ
بھی موجود تھا اور یہاں آنے کے بعد عمران مسلسل غائب تھا۔ اور
اس کے باقی ساتھی کوٹھی میں فارغ بیٹھے بیٹھے اب انتہائی بیزار ہو
چکے تھے۔

"یہ عمران آخر ہمیں ساتھ کیوں لے آتا ہے۔ جب ہمارا مشن
کے دوران کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو ہمارا ساتھ آنے کا فائدہ" ——
تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"عمران یقیناً اس ڈیزی کے متعلق معلومات حاصل کرنے گیا ہو

گا" —— صفدر نے کہا۔
"کیا یہ معلومات ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس نے ہمیں کیا دودھ
پیتے بچے سمجھ رکھا ہے" —— تنویر کی جھلاہٹ اور بڑھ گئی۔
"عمران صاحب اصل میں اکیلے کام کرنے کے عادی ہیں۔ ہمیں تو
وہ چیف کی وجہ سے مجبوراً ساتھ رکھتے ہیں" —— نعمانی نے کہا۔
"واقعی بہت مکھیاں ماری ہیں۔ ہمیں خود بھی حرکت میں آ جانا چاہئے
اس بار چیف نے ہمیں مشن کے بارے میں بریف کر دیا ہے۔ اس لئے
ہمیں عمران کے پیچھے دم چھلا بن کر چلنے کی کیا ضرورت ہے" ——
جولیا نے جواب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا
اور تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔
"عمران ہمارا لیڈر ہے۔ مس جولیا اس لئے جو کچھ وہ کرتا ہے۔
سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ جہاز میں اس کی کارکردگی
نے ہی ہماری زندگیاں بچائی تھیں۔ ہو سکتا ہے یہاں بھی اس کی
نظر میں ایسے حالات ہوں کہ وہ فی الحال ہمارا باہر جانا پسند نہ کرتا ہو"
صفدر نے کہا۔
"وہاں جہاز میں تو اتفاق سے ہی اس کے کانوں میں ٹائم بم کی
آواز پڑ گئی اگر ہم سن لیتے تو کیا ہم ویسا ہی ایکشن نہ کرتے۔ اس نے
جان بوجھ کر سیکرٹ سروس کو مفلوج کر رکھا ہے۔ وہ ہمیں کوئی حیثیت
ہی نہیں دیتا" —— تنویر نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی
اس کی بات کا جواب دیتا۔ کال بیل کی آواز سنائی دی۔
"میں دیکھتا ہوں" —— نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی

سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمران کے
ساتھ اندر داخل ہوا۔

" یہ تم دو روز سے کہاں غائب تھے" ـــــ جولیا نے عمران
کو دیکھتے ہی کہا۔

" مولوی صاحب کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ لیکن یہاں کاسٹریا
میں کوئی مولوی صاحب ہی نہیں ہیں۔ اس لئے مجھے گھر واپس
آنا پڑا" ـــــ عمران نے کرسی پر اس طرح ڈھیر ہوتے ہوئے
کہا۔ جیسے میلوں دور سے پیدل چلتا ہوا آیا ہو۔ اور اب اسے
بیٹھنے کا موقع ملا ہو۔

" پر تمہیں یہاں کاسٹریا میں مولوی صاحب کو تلاش کرنے کی کیا
ضرورت پڑ گئی تھی" ـــــ جولیا نے جان بوجھ کر پوچھا۔ حالانکہ
عمران کی بات سن کر اس کے عارضوں پر سرخ گلاب کھل گئے تھے
جبکہ تنویر کا منہ بن گیا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کے لبوں پر مسکراہٹ
ابھر آئی تھی۔ نعمانی بھی بڑی دلچسپ نظروں سے جولیا کی اس کیفیت
کو دیکھ رہا تھا۔

" اب کیا بتاؤں تمہیں مس جولیا پہلے تو وہ مان ہی نہ رہی تھی۔
لیکن جب میں نے اسے دھمکی دی کہ میں دیوار سے سر مار کر مر جاؤں
گا۔ تو وہ مان گئی۔ بڑی رحم دل ہے ماشاءاللہ۔ لیکن اس کے ماننے
کا کیا فائدہ۔ مولوی صاحب ہی نہیں ہیں" ـــــ عمران نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیا ـــــ کیا ـــــ کس کی بات کر رہے ہو۔ کون مان گئی ہے"

جولیا نے یکلخت چمک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

" جب تمہیں معلوم ہے ۔ جولیا کہ عمران ایسی بکواس پہلے بھی ہزاروں
بار کر چکا ہے۔ تو تم جان بوجھ کر کیوں بیوقوف بنتی ہو۔ میں بتاتا ہوں
تمہیں یہ ڈیڈی کی بات کر رہا ہے۔ اور صرف تمہیں بیوقوف بنانے
کیلئے کر رہا ہے۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ اس نے ڈیڈی کی شکل بھی
نہ دیکھی ہوگی اور تمہیں بھی معلوم ہے یہ سب کچھ اس کے باوجود تم
اس طرح بات کرتی ہو جیسے دودھ پیتی بچی ہو" ـــــ تنویر نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم سے کس نے کہا ہے کہ تم درمیان میں بولو۔ خبردار آئندہ تم نے
اس قسم کی بکواس کی" ـــــ جولیا نے انتہائی جھلاہٹ میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" یار کس قدر سنگ دل اور بے رحم آدمی ہو۔ خواب بھی نہیں دیکھنے
دیتے کسی کو۔ کم از کم خواب تو دیکھنے دو" ـــــ عمران نے ٹھنڈی
سانس بھرتے ہوئے کہا۔

" بس بس ـــــ یہ خواب واب وہاں پاکیشیا جا کر دیکھنا۔ سیدھی
طرح بتاؤ کہ کیا کر کے آئے ہو۔ اور ہمیں کیوں یہاں پابند کر رکھا ہے
کیا ہم تمہارے قیدی ہیں۔ آخر تم نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے" ـــــ
تنویر کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا۔

" اتنے غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ـــــ مولوی صاحب ہی
نہیں ملے۔ اگر مل جاتے تو چلو تمہارے غصے کا کوئی جواز بھی بن جاتا۔

باقی تم نے کیسے سوچ لیا کہ تم میرے قیدی ہو۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے ممبر ہو۔ اس سیکرٹ سروس کے جس کے کارناموں کی دھوم پوری
دنیا میں ہے۔ جس سے ساری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹ اور مجرم تنظیمیں
دہشت زدہ رہتی ہیں۔ تم کیسے قید میں رہ سکتے ہو۔ اٹھو اور جا کر اپنا
مشن مکمل کرو۔ جاؤ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں جا رہا ہوں۔ میں خود یہ مشن مکمل کروں گا" ـــــ تنویر
ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھ جاؤ تنویر۔ تم اکیلے اس مشن پر نہیں آئے کہ اکیلے کام
کرو گے" ـــــ جولیا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" تو کیا یہ اکیلا مشن پر آیا ہے" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں
کہا۔ لیکن کرسی پر دوبارہ بہر حال بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب۔ تنویر کی جھلاہٹ بجا ہے۔ کیونکہ آپ واقعی
دو روز سے غائب ہیں۔ اور ہم یہاں خالی بیٹھے بیٹھے اکتا گئے ہیں"
صفدر نے کہا۔

" صورت حال ہی کچھ ایسی تھی کہ مجھے مسلسل مصروف رہنا پڑا۔
تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے ہمارے ذمہ کیا مشن لگایا ہے یہی
کہ ہم نے تھرڈ فورس سے فورس میزائل کا فارمولا حاصل کرنا ہے۔
تاکہ پاکیشیا میں پائی جانے والی مٹی سے پاکیشیا میں ہی میزائل بنائے
جائیں۔ اور یہ فارمولا کسی دوسرے ملک کے کام نہ آئے۔ خاص طور
پر کافرستان کے۔ کہ وہ پاکیشیا کی مٹی سے بننے والے خوفناک میزائل
پاکیشیا کے خلاف ہی استعمال نہ کر سکے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ

یہ فارمولا کہاں ہوگا۔ تھرڈ فورس بہت بڑی مجرم تنظیم ہے۔ اس کے
کئی سیکشن ہیں۔ لیکن ظاہر ہے فارمولا کسی مجرم گروپ کے پاس
تو ہوگا نہیں۔ یہ لازماً کسی لیبارٹری میں ہی ہوگا۔ اگر ہم ان کے
مجرم گروپوں سے لڑتے رہتے تو نتیجہ سوائے وقت کے ضیاع کے
اور کچھ نہیں نکل سکتا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے اس بات
کا تعین کیا جائے کہ فارمولا موجود کہاں ہے۔ چنانچہ دو روز کی مسلسل
بھاگ دوڑ کے بعد آخر کار یہ معلومات ملی ہیں کہ تھرڈ فورس کی ایک
لیبارٹری کارس کے صحرا میں ہے۔ اور فارمولا اس لیبارٹری میں
ہے" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کمال ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم ڈیزی کے ذریعے اس مارش
کو تلاش کرنے کے چکر میں ہو گے۔ تم نے تو بنیادی کام کر ڈالا
ہے" ـــــ سب سے پہلے تنویر نے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

" ابھی تو تم عمران سے لڑ رہے تھے۔ اب سب سے پہلے تعریف
بھی تم نے کرنی شروع کر دی ہے" ـــــ جولیا نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" جو کام تعریف کے قابل ہو۔ اس کی تعریف نہ کرنا میرے
نزدیک بددیانتی ہے۔ باقی رہی لڑائی تو وہ عمران کے غلط رویے
کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ورنہ مجھے معلوم ہے کہ یہ شخص خطرناک حد
تک ذہین ہے۔ یہ وہ بات سوچتا ہے جو ابھی ہمارے تصور میں بھی نہیں
آئی ہوتی" ـــــ تنویر نے کھلے دل سے کہا اور صفدر اور نعمانی
بے اختیار ہنس پڑے۔

" تنویر واقعی کھلے دل کا مالک ہے ـــــ لڑتا بھی سب سے
پہلے ہے اور تعریف بھی سب سے پہلے کرتا ہے۔ ویسے عمران
صاحب یہ حقیقت ہے کہ ہم سب کا خیال یہی تھا کہ آپ مارس
کی تلاش میں ہوں گے۔ کیونکہ لوش لینڈ میں رابرٹو کلب میں جو
واقعات پیش آئے تھے۔ وہ اسی طرف اشارہ کرتے تھے" ـــــ
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں دراصل اس جہاز والے واقعہ کے متعلق حالات معلوم کرنا
چاہتا تھا۔ کیونکہ آرتھر نے جس انداز میں ٹائم بم میں وقت فکس
کر کے اسے اپنی بیلٹ میں لگایا ہوا تھا اور اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا
اس سے یقیناً مجھے بے حد تشویش ہوئی تھی۔ کیونکہ ایسی تنظیمیں جس
کے کارکن اس طرح اپنی جانیں تنظیم کے کسی مشن کے لئے دانستہ قربان
کر دیں۔ ایسی تنظیمیں مجرم تنظیمیں نہیں ہوتیں۔ ایسی تنظیمیں کسی اصول
یا کسی خاص عقیدے پر مبنی ہوتی ہیں۔ جبکہ تھرڈ فورس کے متعلق
مجھے جو معلومات حاصل ہوئی تھیں اس کے مطابق تھرڈ فورس محض
ایک مجرم تنظیم تھی۔ چنانچہ میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی آرتھر
کا تعلق تھرڈ فورس سے تھا یا وہ کسی اور چکر میں جہاز کو تباہ کرنا
چاہتا تھا۔ لیکن رابرٹو کلب کے جیفرے نے جب بتایا کہ آرتھر
ایسا آدمی نہ تھا بلکہ اسے یقیناً کسی مخصوص مشین سے کنٹرول کیا گیا ہو گا
تو میں سمجھ گیا کہ آرتھر کو صرف قربانی کا بکرا بنایا گیا تھا۔ لیکن اس کے
ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تھرڈ فورس کوئی عام مجرم تنظیم نہیں ہے
وہ انتہائی جدید ترین سائنسی آلات کو بھی استعمال کرتی ہے۔ اور

اس کے ساتھ ساتھ اسے ہمارے مشن کے متعلق بھی معلومات حاصل
ہو چکی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا میں بھی اس کے آدمی کام کر
رہے ہیں۔ ان ساری باتوں کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے
کہ اگر ہم صرف ان سے لڑتے رہے تو ہم ان کے صرف چند سیکشن تباہ
کر سکیں گے۔ لیکن ہمارا مشن بہرحال مکمل نہ ہو سکے گا۔ جبکہ ہمارا مشن
تھرڈ فورس کی تباہی نہیں ہے۔ صرف ان سے فارمولے کا حصول ہے"
عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

" تو مطلب یہ ہے کہ ہم یہاں سے خاموشی سے نکلیں اور اس
صحرا میں پہنچ جائیں" ـــــ جولیا نے کہا۔

" ظاہر ہے انجام تو صحرا میں ہی ہونا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور جولیا چونک پڑی۔

" انجام ـــــ کس کا انجام" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا اور اس بار سارے ساتھیوں سمیت تنویر بھی بے اختیار ہنس
پڑا۔ اور ان سب کے ہنسنے پر جولیا کو بھی شاید عمران کی بات سمجھ میں آ
گئی اور وہ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

" یہی تم میں عیب ہے کہ اچھی خاصی سنجیدہ بات کرتے کرتے پٹڑی
سے اتر جاتے ہو" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" بے عیب تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مس جولیا۔ بہرحال فکر
مت کرو جب لیلیٰ ساتھ ہو تو صحرا بھی چمن بن جاتا ہے۔ لیکن مسئلہ ہے
رقیب روسفید کا اسکی موجودگی تو اچھے بھلے چمن کو صحرا میں بدل دیتی ہے
صحرا تو پھر صحرا ہوتا ہے" ـــــ عمران نے کن انکھیوں سے تنویر کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم بیشک صحرا میں سر پٹکتے رہنا میں تمہیں کچھ نہ کہوں گا۔ میری فکر مت کرو" ——— تنویر نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔ نجانے کس کیفیت کے تحت وہ بجائے غصہ کرنے کے عمران کی باتوں کا لطف لے رہا تھا۔

"میں اس صحرا کا نقشہ بھی لے آیا ہوں اور وہاں تک پہنچنے کے ممکنہ انتظامات بھی کر آیا ہوں" ——— عمران نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاغذ کو درمیانی میز پر پھیلا دیا۔ سب ساتھی اس پر جھک گئے۔ اور عمران نے انہیں اس کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"یہ صحرا گو چھوٹا سا صحرا ہے۔ لیکن اسے انتہائی خطرناک صحرا سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں ہر وقت اور مسلسل طوفان چلتے رہتے ہیں۔ اس صحرا میں صرف یہ ایک پٹی ایسی ہے۔ جہاں طوفان نہیں ہوتے۔ اور صحرا میں موجود تمام آبادی بھی اس پٹی پر ہی موجود ہے۔ طوفانی علاقے سے گزرنے کے لئے خصوصی ہیلی کاپٹر استعمال کرنے پڑتے ہیں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو لازماً تھرڈ فورس کی لیبارٹری اس پٹی پر ہی ہو گی" ——— صفدر نے کہا۔

"ہاں اسی پٹی پر ہے۔ مجھے بڑی لمبی رقم خرچ کرنی پڑی ہے۔ تب جا کر اتنا پتہ چلا ہے کہ اس طویل و عریض پٹی پر ایک نخلستان ہے۔ جس کا نام ترا ڈک ہے۔ یہ لیبارٹری اس ترا ڈک کے کہیں قریب ہے۔ اور ترا ڈک کی پوری بستی تھرڈ فورس کے آدمیوں پر مشتمل ہے۔"

عمران نے کہا۔

"تو اب ہم نے ترا ڈک پہنچنا ہے" ——— جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا انتظام میں نے یہ کیا ہے کہ ترا ڈک سے تقریباً بیس کلو میٹر دور کاسٹریا حکومت کا ٹڈی دل کے خلاف ایک ریسرچ سنٹر ہے۔ ہم وہاں پہنچیں گے۔ اور پھر وہاں سے مخصوص جیپوں میں سوار ہو کر اس محکمے کے افراد کے روپ میں ترا ڈک پہنچیں گے۔ اس کے بعد جو ہو گا سو دیکھا جائے گا" ——— عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیا۔ اور پھر ان کے درمیان اس انتظام کے بارے میں تفصیلی بحث چھڑ گئی تاکہ وہاں پہنچنے کے بعد جو کچھ انہوں نے کرنا ہو گا اس کی تمام تفصیلات سے وہ مکمل طور پر آگاہ ہو سکیں۔

مارش کی کار جیسے ہی پرائم کالونی کے پہلے چوک پر پہنچی۔ اس نے ڈرائیور کو کار وہیں روکنے کا اشارہ کیا۔ اور کار کے سائیڈ میں رکتے ہی مارش نے تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی ساتھ ہی ایک درخت کے موٹے تنے کی اوٹ سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان تیزی سے قدم بڑھاتا مارش کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا پوزیشن ہے فرانسکو" ——— مارش نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ ابھی تک اندر ہیں باس۔ سیکشن کوٹھی کے چاروں طرف نگرانی کر رہا ہے" ——— آنے والے فرانسکو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہیں" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ پہلے ایک عورت اور چار مرد تھے پانچواں تھوڑی دیر پہلے آیا ہے" ——— فرانسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا

"لیکن تم نے کس طرح حتمی طور پر یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ یہی ہمارے
طلوبہ افراد ہیں" ——— مارش نے کہا۔ اسے فرانسکو کی ٹرانسمیٹر کال
تھی کہ اس کے گروپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر لیا ہے
پرائم کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں موجود ہیں۔ چونکہ مارش فرانسکو کی
لاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اس نے اسے فوری طور
اس کوٹھی کی نگرانی کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ وہ
ت خود پرائم کالونی پہنچ رہا ہے۔ فرانسکو اسے کالونی کے پہلے چوک
ملے اور اس کے بعد مارش اپنی خفیہ پناہ گاہ سے نکل کر سیدھا پرائم
ونی پہنچ گیا تھا۔

"باس مجھے سمگلروں کے گروپ آساٹ کے ایک اہم آدمی نے
ا تھا کہ انہوں نے لوش لینڈ سے ایک عورت اور پانچ مردوں
ایک گروپ کو یہاں کاسٹریا لانچ پر سمگل کیا ہے یہ گروپ ایکریمیوں
تھا اور انہوں نے اس کا بھاری معاوضہ دیا تھا اور ویسے تو
ٹ کا دھندہ ہی یہی ہے۔ لیکن اس نے ایک اہم ترین بات یہ
ی ہے کہ اس گروپ کا لیڈر کوئی مسخرہ سا آدمی تھا جو سارے
ے بڑے دلچسپ مذاق کرتا رہا۔ اس بات پر میں چونک پڑا تھا
کہ اس عمران کی خاص خصوصیت بھی آپ نے یہی بتائی تھی کہ وہ
ری باتیں اور حرکتیں کرتا ہے۔ اس پر میں نے اس سے وہ جگہ
م کی جہاں انہوں نے اس گروپ کو چھوڑا تھا اور حلیئے وغیرہ معلوم
پھر میرے آدمیوں نے وہاں سے حلیوں کی مدد سے ان کے متعلق
رانکوائری شروع کی تو پتہ چل گیا کہ یہ سب لوگ علیحدہ علیحدہ

یہاں پرائم کالونی میں پہنچے ہیں۔ ان میں سے وہ عورت ٹیکسی پر آئی تھی۔ جبکہ مرد مختلف بسوں پر آئے تھے۔ چنانچہ میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو ڈھونڈھا اور اس نے مجھے کوٹھی نمبر اٹھارہ کے متعلق بتایا۔ اس کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں پہنچ کر میں نے انٹی مسرڈل ٹیلی ویلو مشین فٹ کی۔ اور اس کی مدد سے میں نے ٹریس کر لیا کہ اس کوٹھی کے اندر ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں۔ اور ان کے حلیئے وہی ہیں جو اس سمگلر نے مجھے بتائے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کو اطلاع کر دی۔ اور اپنے گروپ کو اس کوٹھی کے گرد پھیلا دیا۔ ابھی میرے آدمی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ایک آدمی ٹیکسی پر یہاں پہنچا ہے اور تب سے وہ اندر ہے" ——— فرانسکو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سنی ہیں تم نے" ——— مارش نے پوچھا۔

" نہیں باس ——— اس کے لئے مجھے ڈکٹا فون اندر پہنچانا پڑتا۔ اور آپ نے خود ہی کہا تھا کہ ہم ان لوگوں کے معاملے میں انتہائی احتیاط رکھیں" ——— فرانسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے آؤ میرے ساتھ۔ میں خود انہیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ زیرو تھری ڈکٹا فون کوٹھی کے اندر پہنچا کر انکی باتیں بھی سننا چاہتا ہوں۔ تاکہ حتمی طور پر طے ہو سکے کہ یہ وہی لوگ ہیں" ——— مارش نے کہا۔ اور فرانسکو سر ہلاتا ہوا مڑا اور آگے بڑھ گیا۔ مارش نے کار لاک کی اور پھر وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ کچھ دور جانے

کے بعد فرانسکو ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گیا۔ اور پھر تھوڑی دور وہ کوٹھی نمبر اٹھارہ کے بند پھاٹک کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ فرانسکو کے اشارے پر مارش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر فرانسکو ساتھ والی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے رک گیا اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا دوسرے لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر دیکھا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ فرانسکو اور اس کے بعد مارش بھی چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہو گئے۔ وہاں اور آدمی بھی موجود تھے انہوں نے ہاتھ اٹھا کر مارش کو سلام کیا اور مارش نے صرف سر ہلا کر جواب دینے پر ہی اکتفا کیا۔ فرانسکو مارش کو ساتھ لئے ایک کمرے میں آیا۔ یہاں عقبی دیوار میں موجود ایک کھڑکی میں ایک مستطیل شکل کی مشین نصب تھی جس کے درمیان ایک سکرین تھی اور ارد گرد کئی بلب جل رہے تھے۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ جس میں کرسیوں پر پانچ مرد اور ایک عورت بیٹھے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔

" زیرو تھری ان لوگوں کی کوٹھی میں پہنچا دو۔ اور اسے مشین سے لنک کر دو" ——— مارش نے سکرین پر نظر آنے والے منظر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور فرانسکو کمرے میں موجود اپنے ایک ساتھی کو لئے تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔ منظر میں نظر آنے والے افراد ایکریمی تھے۔ اور وہ سب بیٹھے آپس میں باتیں کئے جا رہے تھے۔ پھر ایک آدمی نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور اسے درمیانی میز پر کھول کر رکھنے لگا۔ باقی افراد اس پر جھک گئے۔ مارش نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد سکرین پر

منظر بدلنے لگا۔ درمیانی میز پر رکھا ہوا کاغذ سکرین پر نظر آنے لگا اب ارد گرد بیٹھے ہوئے افراد سکرین پر سے غائب ہو گئے تھے۔ منظر پر وہ کاغذ چھوٹا نظر آ رہا تھا۔ لیکن پھر ایک ناب گھمانے کے ساتھ سا منظر سکرین پر پھیلتا چلا گیا اور مارش بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ ایک نقشہ تھا۔ وہ غور سے اس نقشے کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا۔ کیونکہ اب وہ نقشے کو پہچان چکا تھا یہ کاسٹریا کے مشہور طوفانی صحرا کارس کا تفصیلی نقشہ تھا۔ اور کارس کے طوفانی صحرا کو پہچانتے ہی اس کے ذہن میں چیف کی یہ بات گونج اٹھی کہ ڈیوس اور اس کے سیکشن کو جو پہلے اس عمران کے مقابلے پر تھا۔ اس نے کارس بھیج دیا ہے۔ جہاں تھرڈ فورس کی مین لیبارٹری ہے۔ بے اختیار اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ اسی لمحے فرنسکو تیزی سے کمرے میں آیا اور اس نے آکر مشین کے کچھ اور بٹن پریس کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین کے نچلے حصے سے ملی جلی انسانی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ شروع میں تو آوازیں بے حد لاؤڈ تھیں۔ لیکن پھر فرنسکو نے ایک ناب کو ایڈجسٹ کرنے سے آوازیں آہستہ ہو کر سمجھ میں آنے لگ گئیں۔

"ہاں اس پٹی پر ہے ——— مجھے بڑی لمبی رقم خرچ کرنی پڑی ہے۔ تب جا کر اتنا پتہ چلا ہے کہ اس طویل و عریض پٹی پر ایک نخلستان ہے۔ جس کا نام تراڈک ہے۔ یہ لیبارٹری اس تراڈک کے کہیں قریب ہے اور تراڈک کی پوری بستی تھرڈ فورس کے آدمیوں پر مشتمل ہے" ——— ایک آواز سنائی دی۔

"تو اب ہم نے تراڈک پہنچنا ہے" ——— عورت کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے بعد ان کے درمیان باتیں ہوتی رہیں لیکن مارش کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ یہ بات تو طے ہو گئی تھی کہ یہ وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے جس کی تلاش میں وہ سرگرداں تھا لیکن اب ان کے اس طرح فوری طور پر سامنے آجانے کے بعد اس کے ذہن میں یہ تذبذب ابھر آیا تھا کہ اس کا فوری ردعمل کیا ہونا چاہیئے۔ کیا اسے انہیں بیہوش کر کے گرفتار کر لینا چاہیئے یا پوری کوٹھی پر میزائل فائر کر کے اسے تباہ کر دینا چاہیئے۔ پہلی صورت میں ان کے ہوش میں آجانے کا خطرہ تھا اور دوسری صورت میں کسی کے بچ کر نکل جانے کا خطرہ تھا لیکن پھر اس نے دوسرے خیال پر فوری عملدرآمد کا فیصلہ کر لیا۔

"فرنسکو ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو کال کر کے حکم دے دو کہ وہ کوٹھی پر زیرو نائن میزائلوں کی بارش کر دیں۔ پوری کوٹھی اس طرح تباہ کر دی جائے کہ ایک ذرہ بھی سلامت نہ رہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی نکل جانے میں کامیاب بھی ہو جائے تو اسے گولیوں سے اڑا دیا جائے فوری عمل کرو" ——— مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس صورت میں ہمیں یہ کوٹھی خالی کرنی ہو گی۔ کیونکہ اس کوٹھی کے ساتھ ساتھ یہ کوٹھی لازماً تباہ ہو جائے گی۔ اور زیرو نائن میزائل دور کھڑی کاروں سے نکال کر انہیں لانچروں پر فٹ کرنے پڑیں گے" ——— فرنسکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن جو کچھ بھی کرو فوراً اور جلدی کرو۔ میں واپس چوک پر جا رہا ہوں ۔ یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں۔ ان میں سے کسی کو زندہ نہیں بچنا چاہیئے" ـــــ مارش نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ کمرے سے نکل کر برآمدے اور پھر کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ سپر سیکشن کے افراد اس کے حکم کی تعمیل آسانی سے کر لیں گے ۔ کیونکہ وہ ایسے کاموں میں مکمل طور پر تربیت یافتہ تھے اور ان کے پاس انتہائی جدید اسلحہ بھی موجود تھا۔

کوٹھی سے باہر نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چوک کی طرف بڑھتا گیا۔ کار کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کے وقفے کے بعد کالونی کی فضا پے در پے انتہائی خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی ۔ یہ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ چوک پر موجود افراد دہشت کے مارے بے اختیار چیخ اٹھے ۔ زمین لرزنے لگی اور لوگوں میں بھگدڑ سی مچ گئی ۔ دس بارہ دھماکوں کے بعد یکلخت خاموشی طاری ہو گئی ۔ اور اس کے ساتھ ہی دور سے پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے ۔ پوری کالونی میں عجیب افراتفری کا عالم تھا۔ لیکن مارش اطمینان سے کار کے قریب کھڑا اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں آسمان تک گرد کے بادل اور ان میں چمکتے ہوئے شعلے نظر آ رہے تھے ۔ چند لمحوں بعد فرنسکو اور اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے اس کے آٹھ ساتھی چوک پر پہنچ گئے ۔

"کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے باس ۔ لیکن پولیس آ رہی ہے"

فرنسکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم سب نکل جاؤ فوراً ـــــ جاؤ" ـــــ مارش نے سرد لہجے میں کہا۔ اور وہ سب تیزی سے ادھر ادھر تتر بتر ہو گئے ۔ مارش تیزی سے کار میں بیٹھا اور اس نے ڈیش بورڈ کا خانہ کھول کر اس کے اندر سے ایک لفافہ نکالا۔ اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اسے جیب میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ بند کیا اور کار سے باہر آ گیا ۔ پولیس کی گاڑیاں اس کے قریب سے تیزی سے گزر رہی تھیں اور سڑکوں کے کنارے لوگوں کا ہجوم موجود تھا۔ دیکھنے سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ یہاں کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہے ۔ مارش نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ بھی فٹ پاتھ پر چلنے والے ہجوم کے ساتھ مل کر آگے بڑھ گیا۔ اسی لمحے آگ بجھانے والی گاڑیاں اور دو ایمبولینسیں بھی قریب سے گزریں ۔ مارش جانتا تھا کہ پرائم کالونی چونکہ بہت بڑی کالونی ہے اس لئے یہاں پولیس سٹیشن ۔ فائر بریگیڈ اور ایمبولینس کاروں کا علیحدہ نظام موجود ہے یہی وجہ تھی کہ دھماکے ہوتے ہی پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگ گئے تھے اور اتنی جلدی ایمبولینس کاریں اور آگ بجھانے والی گاڑیاں پہنچ گئی تھیں ۔ مارش اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے رک جانا پڑا ۔ کیونکہ پولیس نے آگے راستہ بند کر رکھا تھا اور وہاں کافی ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔ مارش ایک پولیس آفیسر کے قریب گیا۔

"میں صحافی ہوں" ـــــ مارش نے جیب سے وہی کارڈ نکال کر پولیس آفیسر کو دکھایا جو اس نے کار کے ڈیش بورڈ سے نکالا تھا ۔

"اوہ ۔ نیشنل نیوز ایجنسی ۔ ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں" ——— پولیس آفیسر نے کارڈ دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"شکریہ" ——— مارشل نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کارڈ البتہ اس نے ہاتھ میں ہی رکھا ہوا تھا۔ جہاں بھی اسے روکا جاتا وہ کارڈ دکھاتا اور اسے آگے جانے کی اجازت مل جاتی۔ کوٹھی نمبر اٹھارہ اور اس کے اردگرد کی کئی کوٹھیاں ملبے کا ڈھیر بنی ہوئی تھیں۔ اور ان میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ فائر بریگیڈ اس آگ کو بجھانے میں مصروف تھا۔ مارشل خاموشی سے ایک سائیڈ پر رک گیا۔ وہ دراصل اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کا انجام دیکھنا چاہتا تھا۔ میزائلوں نے واقعی خوفناک تباہی برپا کر دی تھی۔ مارشل وہیں کھڑا رہا۔ جب آگ مکمل طور پر بجھا دی گئی تو پھر ملبہ ہٹانے کا کام شروع کر دیا گیا۔ پولیس بھی اس کام میں فائر بریگیڈ کے عملے سے پورا پورا تعاون کر رہی تھی۔ تین کوٹھیوں کا ملبہ اکٹھا ہی پڑا نظر آ رہا تھا۔ اور مارشل سمجھ گیا کہ نہ صرف کوٹھی نمبر اٹھارہ بلکہ اس کے ساتھ والی جس میں انہوں نے مشین نصب کر رکھی اور اس کے عقب والی کوٹھی سمیت پورا یونٹ تباہ ہو گیا ہے۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد لاشیں ملنی شروع ہو گئیں اور اب مارشل آگے بڑھا۔ کیونکہ اسے ان لاشوں سے ہی دلچسپی تھی جن افراد کی لاشیں ملبے سے نکال لی گئی تھیں۔ ان میں ایک چھوٹے سے بچے کی لاش بھی موجود تھی۔ دو عورتیں اور پانچ مردوں کی لاشیں تھیں۔ لاشیں جل کر بری طرح مسخ ہو چکی تھیں۔ اور کوئی لاش بھی سلامت نہ تھی۔ ان آٹھ لوگوں کے علاوہ اور کوئی لاش نہ ملی تھی۔ اور مارشل کے چہرے پر اس خوفناک اور دردناک

منظر کے باوجود اطمینان کے آثار ابھر آئے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان میں سے ایک لاش تو اس چوکیدار کی ہو گی۔ جسے ساتھ والی کوٹھی میں فرانسکو اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا تھا۔ ایک عورت اور پانچ مردوں کی لاشیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اور ایک عورت اور بچے کی لاش عقبی کوٹھی میں رہنے والوں کی ہونگی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس گروپ کا حتمی خاتمہ ہو گیا ہے۔ ویسے بھی اسے معلوم تھا کہ وہ انہیں کمرے میں نقشے پر بحث کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور پھر آٹھ دس منٹ کے بعد ہی دھماکے ہو گئے تھے۔ اس لئے اس دوران ان میں سے کسی کے نکل جانے کا کوئی سکوپ ہی نہ تھا۔ چنانچہ وہ مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دوبارہ چوک کی طرف بڑھنے لگا۔ تاکہ جا کر چیف کو اپنے مشن کی کامیابی کی اطلاع دے سکے۔

عمران اور اس کے ساتھی صحرا میں مشن کے بارے میں باتیں
کر ہی رہے تھے کہ اچانک نعمانی چونک کر اٹھا اور پھر مڑ کر وہ دوڑتا
ہوا کمرے سے باہر نکل گیا اور سارے ساتھی اس کے اس طرح
اچانک اٹھ کر دوڑنے پر چونک پڑے۔

"کیا ہوا" ـــــ تنویر کے لبوں سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ
نعمانی دوڑتا ہوا واپس آیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے زیرو ناٹ میزائل لانچر کی زمین پر
گرنے کی آواز سنی ہے۔ آواز سائیڈ گلی سے آئی ہے" ـــــ نعمانی
نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہمیں ٹریس کر لیا گیا ہو گا۔ زیرو ناٹ تو انتہائی تباہ کن
ہوتا ہے۔ جلدی کرو نیچے تہہ خانے میں پہنچو جلدی کرو۔ سب کچھ
یہیں چھوڑ دو" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے انتہائی ہراساں لہجے

میں کہا اور دوسرے لمحے وہ سب بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے
اس کمرے سے نکل کر راہداری کے آخری کمرے میں پہنچے اور عمران
نے جلدی سے ایک کونے میں فرش پر پیر مارے تو فرش کا کونا ایک
سائیڈ سے کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا۔ سیڑھیاں نیچے جاتی
دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے نیچے اترتے گئے۔ چند لمحوں بعد
وہ ایک چھوٹے سے تہہ خانے میں موجود تھے۔ عمران سب سے آگے
تھا۔ تہہ خانے کی ایک دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا عمران نے
وہ دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک سرنگ تھی اور وہ سب عمران
کے پیچھے بے تحاشا اس سرنگ میں اترتے ہوئے آگے بڑھتے چلے
گئے۔ ابھی وہ سرنگ میں ہی تھے کہ انہیں جیسے اپنے سروں کے اوپر
ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور سرنگ کی دیواریں اور فرش
اس طرح لرزے جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ لیکن دھماکہ بہرحال
کچھ فاصلے پر تھا۔ وہ اور زیادہ رفتار سے دوڑنے لگے اور اسی لمحے
ان کے عقب میں دوسرا خوفناک دھماکہ ہوا اور یہ دھماکہ اس قدر
شدید تھا کہ عقب میں سرنگ کی چھت بیٹھتی چلی گئی اور سرنگ
میں تیزی سے گرد و غبار پھیلتا چلا گیا اور پھر تو جیسے دھماکوں کا تانتا
سا بندھ گیا تھا۔ لیکن اب یہ دھماکے دور ہو رہے تھے۔ وہ اسی طرح
بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے۔
یہاں سرنگ دیوار سے بند کر دی گئی تھی۔ عمران نے دیوار کی جڑ میں
پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی اور دوسری طرف سے بدبو کا
ایک زوردار بھپکا سا آتا محسوس ہوا۔ یہ ایک چوڑا سا گٹر تھا جس

کی تہہ میں گندہ پانی بہہ رہا تھا۔ دھماکے سنائی دینے اب بند ہو
چکے تھے۔ وہ گٹر کی سائیڈ کے سوکھے حصے پر دوڑتے ہوئے آگے
بڑھتے چلے گئے اور پھر کافی دور آ جانے کے بعد ایک جگہ لوہے کی
سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دیں تو عمران رک گیا۔ اور اس کے
پیچھے دوڑتے ہوئے سارے ساتھی بھی رک گئے۔ وہ سب اچانک
اور بے تحاشا بھاگنے کی وجہ سے بری طرح ہانپ رہے تھے۔
عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا گٹر کے دھانے کے قریب پہنچا اور اس
نے کاندھے کی زوردار ٹکر مار کر گٹر کے دھانے پر رکھے ہوئے ڈھکن
کو ایک طرف اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی تازہ ہوا کا جھونکا اس کی
ناک سے ٹکرایا۔ لیکن اس تازہ ہوا میں گرد اور دھوئیں کی آمیزش بھی
موجود تھی۔ عمران نے سر باہر نکالا اور پھر وہ اچھل کر باہر آ گیا۔ گٹر
کا دھانہ کوٹھیوں کی عقبی سمت چھوٹی سڑک کی سائیڈ پر تھا۔ اور ان
کے بائیں طرف کافی دور آگ اور گرد کے بادل آسمان تک اٹھتے دکھائی
دے رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے سب ساتھی باہر آ گئے اور اب وہ
حیرت اور خوف کے ملے جلے انداز میں اس خوفناک منظر کو دیکھ رہے
تھے۔ پولیس گاڑیوں کے تیز سائرن بھی سنائی دے رہے تھے اور
لوگوں کے شور کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن شور کی
آوازیں دور سے آ رہی تھیں کیونکہ یہاں دونوں طرف کوٹھیوں کی عقبی
سمتیں تھیں۔

"آج ہم نعمانی کی وجہ سے بال بال بچے ہیں۔ ورنہ شاید ہماری
لاشوں کے ٹکڑے بھی نہ ملتے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرے کانوں میں دور سے ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔ اور یہ
مخصوص آواز تھی۔ میں دوڑ کر باہر گیا تو میں نے ایک آواز سنی تھی۔
کوئی کہہ رہا تھا" احتیاط سے کام لو راجر اگر زیرو نائن پھٹ جاتا تو
کیا ہوتا" ـــــ اور یہ آواز سنتے ہی میں کنفرم ہو گیا تھا کہ میں نے
جو آواز سنی ہے وہ زیرو نائن میزائل کے مخصوص لانچر کے گرنے کی ہی
آواز تھی" ـــــ نعمانی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ اب ہماری لاشیں چیک کرنے کے لئے
یہاں موجود ہوں۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکل جانا
چاہئے۔ اور ہمیں ٹریس کر لئے جانے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہمارے
حلیوں سے بھی واقف ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ اس
طرح عقبی گلیوں میں سے ہوتے ہوئے وہاں سے کافی دور ایک
سڑک پر جا نکلے۔ یہ شہر سے باہر جانے والی سڑک تھی۔

"ہمارا سامان سب کچھ وہیں رہ گیا" ـــــ تنویر نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ سب کچھ خریدا جا سکتا ہے۔ سوائے جانوں
کے" ـــــ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد انہیں شہر کی طرف سے ایک بس آتی دکھائی
دی۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر اس بس کو ہاتھ دیا۔ تو بس ان کے
قریب آ کر رک گئی۔ بس آدھی سے زیادہ خالی تھی۔

"میں نے خاتون کی وجہ سے بس روک دی ہے۔ ورنہ آپ کو
سٹاپ پر پہنچنا چاہئے تھا" ـــــ ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر

نکال کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آئندہ خیال رکھیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔ اور ڈرائیور نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے عمران کا شکریہ ادا کرنا اچھا لگا ہو۔ چونکہ یہاں بسوں میں کنڈیکٹر وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ ڈرائیور لیور کے ذریعے دروازہ کھولتا اور بند کرتا تھا۔ انٹر سٹی اور آؤٹ سٹی کرائے فکسڈ تھے دروازہ کے ساتھ ہی باکس تھا۔ جس میں ہر مسافر خود ہی فکسڈ کرایہ ڈال دیتا تھا اور اس کے بعد پورے روٹ میں سے جہاں جی چاہے اتر سکتا تھا۔ عمران نے جیب سے نوٹ نکالا اور اپنا اور سب ساتھیوں کا کرایہ کیش باکس میں ڈال کر اس نے ساتھ ہی بٹن دبا دیا۔ جس کے ذریعے سواریوں کی تعداد بتائی جاتی تھی۔ کیش باکس کے نچلے خانے سے بقایا رقم باہر آ گئی۔ اور عمران بقایا لے کر اطمینان سے سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی ساتھی پہلے ہی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے بس کا پہلا اسٹاپ ایک قریبی قصبے میں تھا۔ اور جیسے ہی بس اس قصبے کی مین مارکیٹ میں رکی عمران اٹھا اور بس سے نیچے اتر آیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی اس اسٹاپ سے کچھ دیگر افراد بس میں سوار ہوئے اور بس آگے بڑھ گئی۔ عمران مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد اسے ایک چھوٹا سا سپر سٹور نظر آیا۔ جس کے ساتھ ہی ایک ریستوران تھا

" میں یہاں سے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان لے آتا ہوں پھر ریستوران میں بیٹھیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی

سر ہلاتے ہوئے ریستوران کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ عمران کا رخ سپر سٹور کی طرف تھا۔ سپر سٹور سے اسے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان مل گیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ ریستوران کے ٹوائلٹ میں گئے اور ریڈی میڈ میک اپ کر کے اندر ہال میں پہنچ گئے۔

بہرحال اس سے ان کے چہروں میں نمایاں تبدیلیاں آ گئی تھیں۔ اب انہیں فوری طور پر اور آسانی سے نہ پہچانا جا سکتا تھا۔

ریستوران میں بیٹھ کر عمران نے چکن برگرز کا آرڈر دیا۔ اور چند لمحوں بعد چکن برگرز ان کے سامنے پہنچ گئے۔

" یہ حملہ یقیناً اس مارش اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہو گا"۔ تنویر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ وہی ہماری تلاش میں تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ انہوں نے ہمارا سراغ لگایا کیسے" ـــــ عمران نے برگر کھاتے ہوئے کہا۔

" تمہارے آنے کے بعد ہی حملہ ہوا ہے۔ ہم تو کوٹھی سے باہر ہی نہ گئے تھے" ـــــ جولیا نے کہا۔

" بہرحال جیسے بھی انہوں نے سراغ لگایا اسے چھوڑو۔ اب ہمیں سب سے پہلے اس مارش کا سراغ لگانا ہے" ـــــ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" وہ کیوں" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" کیوں کا کیا مطلب۔ کیا ہم پر اس طرح حملہ کرنے کے بعد وہ بچ جائے گا۔ میں اس کا ایسا عبرتناک حشر کروں گا کہ اس کی

روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی" ــــــ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ جو فائدہ اس حملے سے ہمیں ملا ہے۔ وہ ہم خود اپنے ہاتھوں سے گنوا دیں" ــــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" فائدہ ــــ کیا مطلب" ــــــ تنویر نے چونک کر پوچھا

" فائدہ یہ مسٹر تنویر۔ کہ اس حملے کے بعد وہ مطمئن ہو جائیں گے کہ انہوں نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے۔ ظاہر ہے زیرو نائن میزائلوں کے ان خوفناک اور پے در پے حملوں سے صرف ہماری کوٹھی ہی نہیں بلکہ ارد گرد کی کوٹھیاں بھی ملبے کا ڈھیر بن گئی ہوں گی۔ اور جس طرح آگ کے شعلے آسمان تک جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں ملبے سے جلی اور کٹی پھٹی لاشیں بھی مل جائیں گی جو یقیناً ناقابل شناخت ہوں گی۔ اور وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم بھی اطمینان سے اپنے مشن کی تکمیل کر سکیں گے۔ اسی لئے تو میں وہاں سے نکل کر اس قصبے میں آیا ہوں۔ اور ریڈی میڈ میک اپ کر کے ہم یہاں سے واپس دارالحکومت جائیں گے۔ وہاں میں نے پہلے ہی کارس جانے کے انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہاں سے ہم خاموشی سے کارس کی طرف پرواز کر جائیں گے" ــــــ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا اس مارش کو کوئی سزا نہ دی جائے

گی" ــــــ تنویر نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مشن کی تکمیل کے بعد اگر وقت ملا تو اسے بھی دیکھ لیا جائے گا۔ ہم یہاں ذاتی انتقام لینے نہیں آئے۔ اس لئے اپنا دماغ ٹھنڈا رکھو" ــــــ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بھی شاید عمران کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی مارش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا
"یس مارش سپیکنگ" ــــ مارش کا لہجہ تحکمانہ تھا۔
"سوبرز بول رہا ہوں باس" ــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"اوہ سوبرز تم۔ کیا بات ہے۔ کچھ پتہ چلا ان لوگوں کا۔ جس سے پاکیشیا والوں نے کارس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں" ــــ مارش نے چونکتے ہوئے کہا۔
"یس باس میں نے کھوج نکال لیا ہے۔ کارس میں تھرڈ فورس کی لیبارٹری کے بارے میں معلومات انہیں بوڑھے رابرٹ جوجھم نے فراہم کی ہیں۔ اور رابرٹ جوجھم سے اس آدمی کو جو اپنا نام سینٹر بتا رہا تھا چیف کلب کے مالک جانسن کراؤنٹر نے ملوایا تھا اور جو کوٹھی تباہ ہوئی ہے۔ وہ بھی کراؤنٹر کی ہی ملکیت تھی" ــــ سوبرز

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بوڑھا رابرٹ جوجھم ــــ ہاں وہ ہو سکتا ہے۔ وہ تھرڈ فورس سے کافی عرصہ اٹیچ رہا ہے۔ لیکن کراؤنٹر نے تھرڈ فورس کے خلاف اس گروپ کی مدد کیوں کی ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ اس نے یہاں رہنا ہے" ــــ مارش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں باس۔ اس کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ کراؤنٹر پاکیشیا آتا جاتا رہتا ہے۔ کراؤنٹر انتہائی قیمتی نوادرات کی سمگلنگ کا بزنس بڑے پیمانے پر کرتا رہتا ہے اس سلسلے میں وہ ایشیا کے تقریباً ہر ملک میں جاتا رہتا ہے اور اس کے وہاں ہر ملک میں خاصے وسیع تعلقات موجود ہیں" ــــ سوبرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ لیکن اس رابرٹ جوجھم اور کراؤنٹر دونوں کو تھرڈ فورس کے خلاف کام کرنے کی عبرتناک سزا ضرور ملنی چاہئیے کہاں ہے یہ کراؤنٹر" ــــ مارش نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اپنے کلب میں موجود ہے" ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا
"کیا تم اس بوڑھے رابرٹ جوجھم کو قتل کر سکتے ہو یا میں کسی اور کو بھیجوں" ــــ مارش نے پوچھا۔
"آپ فکر نہ کریں باس۔ حکم کی تعمیل ہوگی" ــــ سوبرز نے جواب دیا۔
"اس بوڑھے کو بتاؤ کہ اس نے تھرڈ فورس کے خلاف معلومات مہیا کر کے ناقابل تلافی غلطی کی ہے۔ اس لئے اسے موت کی سزا دی

جارہی ہے۔ اور پھر اس کا جسم گولیوں سے چھلنی کر دو" ——— مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ اور گراؤنز کے بارے میں کیا حکم ہے" ——— سوبرز نے کہا۔

" اس سے میں خود نمٹ لوں گا۔ اسے میں آسان موت نہیں مارنا چاہتا" ——— مارش نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس جیرم سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" جیرم۔ چیف کلب کا گراؤنز تمہارا دوست ہے ——— ہے ناں" ——— مارش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ کیا اس سے کوئی کام ہے" ——— دوسری طرف سے جیرم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھرڈ فورس کے خلاف بھرپور تعاون کیا ہے۔ حالانکہ اسے معلوم ہے کہ تھرڈ فورس کے خلاف تعاون تو بہت بڑی بات ہے۔ بلکہ ایک لفظ بتانے والوں کا انجام عبرتناک ہوتا ہے" ——— مارش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اس نے ایسا کر کے اپنی موت یقینی بنا لی ہے باس ——— کیا اسے گولیوں سے اڑا دیا جائے" ——— جیرم نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اظہار کے فوراً ہی کہا۔

" گڈ ——— تمہاری تنظیم کے ساتھ یہ وفاداری مجھے پسند آئی ہے۔ ورنہ میں جانتا ہوں کہ گراؤنز تمہارا گہرا دوست ہے۔ بہرحال اسے سزا ضرور ملے گی۔ تم اسے اغوا کر کے یا ویسے ہی اپنے ساتھ لے کر زیرو تھری پہنچو۔ پھر مجھے کال کرنا۔ میں خود اس سے بات کروں گا" ——— مارش نے کہا۔

" یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور مارش نے ریسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے جیرم کی طرف سے اطلاع ملی کہ گراؤنز کو زیرو تھری پہنچا دیا گیا ہے اور وہ بیہوش ہے تو مارش اٹھا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ زیرو تھری شہر سے باہر اس کے سیکشن کا ایک خاص اڈہ تھا۔ جہاں کسی طرف سے بھی کسی قسم کی مداخلت کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے مارش نے گراؤنز کو زیرو تھری پہنچانے کا کہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار زیرو تھری کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔ زیرو تھری پہنچ کر جب مارش بلیک روم میں پہنچا تو اس نے گراؤنز کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کا جسم لوہے کے راڈز سے جکڑا ہوا تھا اور گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں ایک نوجوان اور ایک دیوہیکل گینڈے نما آدمی موجود تھا۔ یہ گینڈے نما آدمی بچر تھا اور بلیک روم کا انچارج تھا۔ وہ فطرتاً بھی بچر یعنی قصائی تھا۔ انسانوں کو قتل کرنے یا ان پر تشدد کرنے کے معاملے میں وہ جس بے رحمی اور سفاکی کا مظاہرہ کرتا تھا ایسا مظاہرہ عام انسان نہ کر سکتا تھا۔ بلیک روم میں تشدد کے تمام قدیم اور جدید

آلات موجود تھے۔ دوسرا نوجوان جیرم تھا۔ جو کرسی پر بیٹھے ہوئے کراؤنز کو لے آیا تھا۔

" کوئی پرابلم تو نہیں ہوا اسے لے آنے میں "—— مارش نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں باس۔ میں اس کے کلب گیا اور پھر میں نے اسے بتایا کہ میں نے ایک خوبصورت لڑکی کا بندوبست کر لیا ہے۔ یہ عورتوں کا شکاری ہے اور خوبصورت عورتیں اس کی سب سے بڑی کمزوری ہیں۔ میں نے جب اس لڑکی کے حسن اور شباب کا نقشہ کھینچا تو یہ بے بس ہو گیا۔ اور پھر میں اسے اطمینان سے کار میں بٹھا کر یہاں لے آیا۔ اس کے بعد اچانک سر پر ریوالور کا دستہ مار کر اسے آسانی سے بے ہوش کر دیا "—— جیرم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لاؤ بچر۔ لیکن خیال رکھنا یہ بول سکے۔ میں نے اس سے باتیں کرنی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہوش میں آنے سے پہلے ہی تم اس کے جبڑے توڑ کر اسے بولنے کے بھی قابل نہ چھوڑو "—— مارش نے اس گینڈے نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا

" یس باس "—— بچر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرسی کے قریب جا کر اپنی طرف سے آہستہ آہستہ کرسی پر بیہوش پڑے کراؤنز کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کئے۔ لیکن اس کے اس آہستہ تھپڑوں میں بھی اتنی قوت تھی کہ دوسرے ہی تھپڑ پر کراؤنز چیخ مار کر ہوش میں تو آ گیا لیکن اس کے منہ کے

رنے سے خون کی ہلکی سی دھار بھی نکلنے لگی تھی۔ کراؤنز حیرت اور نوف کے ملے جلے انداز میں سامنے کھڑے مارش اور اس کے ساتھ یرم اور بچر کو دیکھ رہا تھا۔

" جیرم یہ کیا ہے "—— کراؤنز نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا

" مجھے جانتے ہو کراؤنز۔ نہیں جانتے تو بتا دوں کہ میں تھرڈ فورس ے سپر سیکشن کا چیف مارش ہوں اور تم اس وقت تھرڈ فورس کے ی ایک پوائنٹ پر ہو۔ تم نے تھرڈ فورس کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد کی ہے۔ جو ناقابل تلافی جرم ہے۔ میں نے تو تمہیں ہیں تمہارے کلب میں ہی گولی مار دینے کا حکم دے دیا تھا۔ لیکن یرم تمہارا دوست ہے۔ اس نے مجھ سے تمہاری سفارش کی ہے۔ ہ ہو سکتا ہے تم نے یہ سب کچھ مجبوری کی بنا پر کیا ہو "—— مارش نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کراؤنز سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جانتا ہی نہیں۔ میں نے اس کی لیا امداد کرنا تھی "—— کراؤنز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ س کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اداکاری نہیں کر رہا بلکہ سچ بول رہا ہے در اس بات کو محسوس کرتے ہوئے مارش کے چہرے پر حیرت کے ا ثرات نمودار ہو گئے۔ کیونکہ یہ اطلاع سوپرز نے اسے دی تھی ور سوپرز نے آج تک کبھی کوئی غلط اطلاع نہ دی تھی۔

" پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو "—— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" علی عمران نہیں۔ میں تو یہ نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں۔ البتہ

پاکیشیا سے زیر زمین دنیا کے ایک بڑے آدمی کوبرے کا فون آیا تھا
کہ میں اس کے ایک ساتھی پرنس آف ڈھمپ سے ہر ممکن تعاون
کروں کوبرے سے میرے گہرے تعلقات ہیں۔ اس لئے میں نے حامی
بھرلی۔ اس کے بعد پرنس آف ڈھمپ کا فون آیا۔ اس نے مجھ
سے فوری طور پر ایک کوٹھی مانگی جس میں اسلحہ اور کاریں بھی مہیا
ہوں۔ میں نے اسے ایک کوٹھی دے دی۔ فون پر کوٹھی کا نمبر بتا دیا
اور وہاں موجود اپنے آدمی کو واپس بلا لیا۔ اس کے بعد پرنس آف
ڈھمپ خود میرے پاس آیا۔ وہ نوجوان آدمی تھا۔ لیکن اس نے
ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے کسی ایسے آدمی کے
بارے میں پوچھا جو زیر زمین دنیا کے بارے میں درست اور تازہ ترین
معلومات فروخت کرتا ہو۔ میں نے اسے بوڑھے رابرٹ جوشم کا پتہ
بتا دیا اور رابرٹ جوشم کو ریفرنس کے طور پر فون بھی کر دیا۔ اس کے بعد
وہ واپس نہیں آیا۔ پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ میری وہ کوٹھی جو میں
نے پرنس آف ڈھمپ کے حوالے کی تھی۔ جو برائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر
اٹھارہ تھی۔ اسے خوفناک میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور ملبے
سے لاشیں بھی ملی ہیں۔ پولیس نے مجھ سے تفتیش کی تو میں نے یہ کہہ دیا
کہ کوٹھی خالی پڑی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہاں سے کیسے لاشیں
ملیں۔ بہرحال پولیس سے میرے تعلقات ہیں۔ اس لئے مسئلہ لے
دے کر حل کر دیا گیا" ــــ کراؤنسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" لیکن کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ یہ پرنس آف ڈھمپ دراصل تھرڈ
فورس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اور اس نے رابرٹ جوشم سے بھی

تھرڈ فورس کے بارے میں ہی معلومات حاصل کی ہیں۔ میں نے
رابرٹ جوشم کو تو گولی سے اڑا دیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری
یہ کوٹھی بھی ہم نے میزائلوں سے تباہ کی ہے۔ اور وہاں سے ملنے
والی لاشیں اس پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کی ہیں"
مارش نے کہا۔ تو کراؤنسر بے اختیار چونک پڑا۔
" پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یہ کیسے ہو
سکتا ہے۔ وہ تو کل ٹرانزٹ چارٹرڈ کمپنی سے ایک اسپیشل ہیلی کاپٹر
کرایہ پر لے کر اپنے پانچ ساتھیوں سمیت چلا گیا ہے جبکہ کوٹھی تباہ ہوئے
دو روز ہو چکے ہیں" ــــ کراؤنسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" کیا ــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ کیا وہ
ہیلی کاپٹر روحیں کرائے پر لے گئی ہیں" ــــ مارش نے اچھلتے ہوئے کہا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم بے شک ٹرانزٹ چارٹرڈ
کمپنی سے تصدیق کر لو۔ وہاں بھی میرا ہی ریفرنس استعمال کیا گیا۔
اس لئے انہوں نے مجھ سے تصدیق کی تھی کہ کیا میرا ریفرنس درست ہے
چونکہ کوبرا مجھے بے حد عزیز ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ میں اس سے
ایک کوٹھی کے بدلے آسانی سے دس کوٹھیوں کا معاوضہ وصول کروں
گا۔ اس لئے میں نے تصدیق کر دی" ــــ کراؤنسر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
" جیرم وائرلیس فون پیس لے آؤ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ
زندہ ہوں" ــــ مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور جیرم
تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا ــــ پھر زیادہ سے زیادہ

تین منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس فون پیس تھا۔

"کیا نمبر ہیں۔ اس کمپنی کے"۔۔۔ مارش نے فون پیس ہاتھ میں لیتے ہوئے کراؤنز سے پوچھا اور کراؤنز نے نمبر بتا دیئے۔

"میں نمبر ملاتا ہوں تم بات کرو گے"۔۔۔ مارش نے کہا اور کراؤنز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کراؤنز نے تیزی سے نمبر پریس کیئے اور پھر اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے فون جیرم کی طرف بڑھا دیا تاکہ وہ اسے کرسی پر بندھے بیٹھے کراؤنز کے سر اور کاندھے کے درمیان فٹ کر دے۔ جیرم نے فوری طور پر ایسا کر دیا۔ اب کراؤنز نے فوری سر جھکا کر فون پیس کو اپنے سر اور کاندھے کے درمیان دبایا ہوا تھا۔

"یس ٹرانزٹ چارٹرڈ کمپنی"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز رسیور سے سنائی دی لاؤڈر کی وجہ سے آواز کمرے میں صاف سنائی دے رہی تھی۔

"مینجر مرفی سے بات کراؤ۔ میں چیف کلب سے کراؤنز بول رہا ہوں"۔ کراؤنز نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مرفی بول رہا ہوں۔ خیریت ہے کراؤنز کیسے فون کیا ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"وہ لوگ جو میرے ریفرنس پر تمہاری کمپنی کا ہیلی کاپٹر لے گئے ہیں۔ کیا واپس آ گئے ہیں"۔۔۔ کراؤنز نے پوچھا۔

"وہ پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھی۔ نہیں۔ انہوں نے ایک ماہ کا کرایہ ایڈوانس ادا کیا ہوا ہے۔ اور ابھی کل تو وہ

روانہ ہوئے ہیں۔ میں نے تمہیں تصدیق کرنے کیلئے کال تو کی تھی۔ اتنی جلدی وہ کیسے واپس آ سکتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ اور مارش نے جھپٹ کر کراؤنز کے کاندھے اور سر کے درمیان موجود وائرلیس فون پیس نکال لیا۔

"ہیلو مینجر مرفی۔۔۔ میں سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس بول رہا ہوں کراؤنز اس وقت ہمارے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ یہ لوگ جنہوں نے کراؤنز کے ریفرنس سے تمہاری کمپنی سے ہیلی کاپٹر لیا ہے۔ کاسٹریا کے دشمن ایجنٹ ہیں۔ کراؤنز کی تم سے بات صرف اس لئے کرائی گئی تھی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ تم نے واقعی یہ ہیلی کاپٹر کراؤنز کے ریفرنس پر ہی دیا ہے"۔۔۔ مارش نے لہجہ بدل کر انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ج ج جناب۔۔۔ وہ تو ایکریمین سیاح تھے۔ ان کے کاغذات درست تھے ہم نے تصدیق کر لی تھی۔ ہیلی کاپٹر کی پوری قیمت انہوں نے سکیورٹی کے طور پر جمع کرا دی تھی اور چیف کلب کے کراؤنز صاحب مشہور آدمی ہیں ان کا انہوں نے ریفرنس دیا تھا۔ اور کراؤنز صاحب نے اس ریفرنس کی تصدیق کر دی تھی۔ اس لئے ہم نے انہیں ہیلی کاپٹر دے دیا۔ جناب ہمیں تو معلوم نہ تھا کہ وہ لوگ دراصل کون ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے مینجر مرفی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر کی بکنگ کب کرائی گئی تھی"۔۔۔ مارش نے پوچھا۔

"ابتدائی بکنگ تو جناب دو روز پہلے کرائی گئی تھی۔ لیکن ڈیلیوری کل صبح لی گئی ہے۔ ڈیلیوری کے وقت ہم نے کراؤنز صاحب سے تصدیق طلب کی تھی"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

"بکنگ کس نے کرائی تھی" ——— مارش نے پوچھا۔

"جناب تھا وہ ایکریمین لیکن اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ ڈھمپ شمالی ایکریمیا کی ایک غیر معروف ریاست کا نام ہے" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلی کاپٹر میں کتنے افراد گئے ہیں" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ایک عورت اور پانچ مرد جناب۔ اس پرنس آف ڈھمپ سمیت" مرفی نے جواب دیا۔

"ان کے پاس سامان بھی تھا" ——— مارش نے پوچھا۔

"یس سر۔ بڑے بڑے دو تھیلے تھے۔ چونکہ انہوں نے مکمل ہیلی کاپٹر لیا تھا اس لئے ہم نے سامان کی پڑتال نہ کی تھی" ——— دوسری طرف سے مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کس طرف گئے ہیں" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا

"یہ تو معلوم نہیں جناب۔ ہیلی کاپٹر انکی تحویل میں تھا۔ وہ کہیں بھی جا سکتے ہیں" ——— مرفی نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر کا نمبر ——— اس کی شناخت سب کچھ بتا دو تفصیل سے" ——— مارش نے پوچھا تو مرفی نے بتا دیا کہ نیلے رنگ کے ہیلی کاپٹر پر کمپنی کا نام بڑے بڑے حروف میں باہر لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے" ——— مرفی نے کہا تو مارش نے او۔ کے کہتے ہوئے بٹن آف کر کے فون پیس جیرم کی طرف بڑھا دیا۔ اس کی

پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں اور چہرہ سکڑ سا گیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کوٹھی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن کیسے میں نے انہیں خود اندر چیک کیا تھا اور باہر میرے آدمی موجود تھے" ——— مارش نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

"اوہ جناب۔ کوٹھی میں ایک خفیہ سرنگ موجود تھی۔ جو کافی دور ایک بڑے گٹر میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ مجھے جب کوٹھی کی تباہی کی خبر ملی میں خود موقع پر گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آدھی سے زیادہ سرنگ تو تباہ ہو چکی تھی لیکن باقی آدھی صحیح حالت میں تھی اور جناب اس سرنگ اور اس کے بعد گٹر کے کنارے پر قدموں کے نشانات موجود تھے اور میں نے چیک کیا تھا کافی دور جا کر گٹر کا ایک ڈھکن بھی ہٹا ہوا تھا۔ یہ لوگ یقیناً تباہی سے پہلے ادھر سے نکل گئے ہونگے ویسے مجھے قطعی معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ تھرڈ فورس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اگر مجھے ذرا بھی شبہ ہو جاتا جناب تو میں انہیں تھرڈ فورس کے حوالے کر دیتا۔ آپ بے شک جیرم سے تصدیق کر لیں میں نے کبھی تھرڈ فورس کے خلاف کوئی کام نہیں کیا" ——— کراؤنٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنو۔ کیا تم اس بات کی ضمانت دے سکتے ہو کہ اگر یہ پرنس آف ڈھمپ کسی بھی وقت تم سے دوبارہ رابطہ کرے تو تم اس کی ہمیں اطلاع دو گے" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بالکل جناب میں حلفیہ کہتا ہوں جناب" ——— کراؤنٹر نے

جلدی سے کہا۔

" او۔ کے میں تمہیں زندہ چھوڑ دیتا ہوں۔ لیکن یہ سمجھ لو کہ اب اگر مجھے یہ اطلاع ملی کہ تم نے تھرڈ فورس کے خلاف کوئی کام کیا ہے تو تم اور تمہارے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا" ـــــ مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ مجھ سے آپ کو کبھی شکایت نہ ہو گی" ـــــ کراؤنٹر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

" جیرم اپنے دوست کو یہاں سے لے جاؤ۔ میں اسے تمہاری وجہ سے زندہ چھوڑ رہا ہوں" ـــــ مارش نے جیرم سے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بلیک روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار زیرو تھرٹی سے نکل کر دوبارہ اپنے مخصوص دفتر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ لیکن اس کا ذہن مسلسل دھماکوں کی زد میں تھا۔ اب یہ بات تو یقینی ہو چکی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی خفیہ سرنگ کے راستے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور ملبے سے ملنے والی لاشیں یقیناً تباہ ہونے والی تیسری کوٹھی کے مکینوں کی ہوں گی۔ حالانکہ وہ خود چیف باس کو رپورٹ دے چکا تھا کہ اس نے ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ اب جبکہ چیف باس کو معلوم ہو گا کہ اس کی رپورٹ غلط تھی تو پھر کیا ہو گا۔ اور یہ بھی اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً ہیلی کاپٹر سے کارس صحرا کی طرف ہی گئے ہوں گے۔ اس نے یہی سوچا کہ وہ خود اپنے سیکشن کے ساتھ کارس جائے اور وہاں ان کا خاتمہ کر دے۔ لیکن مسئلہ تھا چیف باس سے اجازت ملنے کا۔ اور یہی سب سے مشکل

مرحلہ تھا دفتر پہنچ کر بھی وہ کافی دیر تک اسی پوائنٹ پر بیٹھا غور کرتا رہا آخر اس نے فیصلہ کن انداز میں فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کے رسیور اٹھانے سے پہلے ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور مارش نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس مارش سپیکنگ" ـــــ مارش نے سخت لہجے میں کہا۔

" چیف باس" ـــــ دوسری طرف سے چیف باس کی سخت اور سرد آواز سنائی دی۔ اور مارش کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا۔

" یس چیف" ـــــ مارش نے نرم لہجے میں کہا۔

" مارش ـــــ تم نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ تم نے پرائم کالونی کی وہ کوٹھی تباہ کر دی ہے۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور تم نے ان کی لاشیں خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں" ـــــ چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس چیف ـــــ میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ مجھے تسلیم ہے کہ میری یہ رپورٹ غلط ثابت ہوئی ہے۔ اور میں دھوکہ کھا گیا ہوں۔ وہ لوگ کوٹھی میں موجود ایک خفیہ سرنگ سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور جو لاشیں میں نے دیکھیں وہ ساتھ والی کوٹھی کے مکینوں کی ہوں گی" ـــــ مارش نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے" ـــــ دوسری طرف سے چیف نے پوچھا اور جواب میں مارش نے سوپرز کی کال سے لے کر کراؤنٹر کے ذریعے چارٹرڈ کمپنی کے منیجر سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ ایسی پوزیشن میں واقعی تمہیں دھوکہ لگ سکتا تھا" ——— چیف باس نے کہا اور مارش کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے

"آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے چیف۔ کہ میری رپورٹ غلط تھی" ——— مارش نے پوچھا۔

"مجھے ابھی گرازن سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک عورت اور پانچ مرد ایکریمین سیاحوں نے ایک ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے آپس میں باتیں کی ہیں۔ ان میں عمران کا نام لیا گیا تھا۔ اور ہنٹرڈ فورس کا بھی۔ ویٹر گرازن ہنٹرڈ فورس کا ایجنٹ تھا۔ اس نے وہاں کے انچارج کو اطلاع دی۔ اس نے تحقیقات کرائی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ دارالحکومت سے ایک چارٹرڈ ہیلی کاپٹر پر گرازن آئے ہیں اور ان کے پاس ایسا اسلحہ موجود ہے جو صحرا کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اس پر اس انچارج نے مجھ سے رابطہ کیا۔ تو میں کھٹک گیا کہ یہ لوگ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ چنانچہ میں نے اسے فوری طور پر ان لوگوں کی ہلاکت کا حکم دے دیا ہے" ——— چیف نے کہا۔

"بالکل یہ وہی لوگ ہوں گے باس ——— آئی۔ ایم سوری کہ وہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ اگر اجازت دیں تو میں ان کے پیچھے کارس جاؤں" ——— مارش نے کہا۔

"نہیں۔ اول تو گرازن میں ہی ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اگر نہ ہو سکا تو کارس میں ڈیوس اور اس کا پورا سیکشن موجود ہے۔ وہ خود انہیں سنبھال لیں گے" ——— دوسری طرف سے چیف نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مارش

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ زندگی میں پہلی بار وہ ایک کھلی اور واضح شکست سے دوچار ہوا تھا۔ ورنہ آج سے پہلے اس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

"میں پرائیویٹ طور پر وہاں جاؤں گا۔ ان لوگوں کا خاتمہ جب تک میرے ہاتھوں نہ ہو گا مجھے چین نہ آئے گا" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈیزی کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مادام ڈیزی سے بات کراؤ۔ میں مارش بول رہا ہوں" ——— مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈیئر مارش ——— میں ڈیزی بول رہی ہوں۔ مجھے تم یہ بتاؤ کہ آجکل تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا تمہارا ڈیزی سے دل بھر گیا ہے۔ اب تو تم نے اس پاکیشیائی گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود تمہارا رویہ پہلے جیسا نہیں رہا" ——— دوسری طرف سے ڈیزی نے بیلخت شکایتوں کے انبار لگاتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آجکل سب کچھ غلط ہو رہا ہے۔ میں نے زندگی میں پہلی بار نہ صرف شکست کھائی ہے۔ بلکہ مجھے خود اپنے منہ سے اس شکست کا اعتراف بھی کرنا پڑا ہے" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شکست کھائی ہے تم نے۔ مارش نے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔ ڈبزی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ اور جواب میں مارش نے اسے پوری تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا۔ اب کیا کرو گے"۔۔۔ ڈبزی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے تو مجھے باقاعدہ کارس جانے سے منع کر دیا ہے۔ لیکن تم جانتی ہو کہ اب جب تک میں ان کا اپنے ہاتھوں سے خاتمہ نہ کر لوں گا۔ مجھے سکون نہیں ملے گا۔ اور اگر یہ لوگ مجھے شکست دے سکتے ہیں۔ تو پھر یہ بھی طے ہے کہ یہ نہ گرازن کے انچارج کے بس کے ہیں اور نہ اس ڈیوس اور اس کے سیکشن کے۔ انہیں ہر صورت میرے ہی ہاتھوں ختم ہونا ہو گا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں پرائیویٹ طور پر وہاں جاؤں گا۔ صرف میں اور تم۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔ مارش نے کہا۔

"ویری گڈ مارش۔ تم فکر نہ کرو میں اور تم مل کر ڈیوس کے سیکشن سے زیادہ کارکردگی دکھا سکتے ہیں"۔۔۔ ڈیزی کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور مارش مسکرا دیا۔ پھر ان دونوں کے درمیان فوری طور پر روانگی کی تفصیلات طے ہوتے لگ گئیں۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انوکھا ایڈونچر

ناوا شنگو

مصنف

مظہر کلیم ایم۔ اے

- ناوا شنگو جو تبت کے پراسرار شرپا قبیلے کا سردار اور خوفنا جنگلوں کا محافظ تھا۔
- ناوا شنگو۔ ایک ایسا عجیب اور دلچسپ کردار جس نے عمران کو بھی چکرا کر رکھ دیا۔
- خوف ناک اور پُراسرار جنگلوں میں قائم ہونے والا ایک ایسا خفیہ اڈہ جو پاکیشیا پر خوف ناک تباہی لانے کے لئے تعمیر کیا جارہا تھا۔ اور جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔
- وہ لمحہ جب فضا میں اڑنے والا جہاز عمران اور سیکرٹ سروس سمیت خوفناک پہاڑیوں سے آ ٹکرایا۔ ایک ایسا لمحہ جس کا لازمی نتیجہ موت تھا۔ عمران اور سیکرٹ سروس کی موت مگر......؟
- ناوا شنگو۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر سٹین گن کا دہانہ کھول دیا۔ اور وہ سب مردہ چھپکلیوں کی طرح زمین پر گرنے لگے۔

یا وہ سب ہلاک ہو گئے؟۔

ناوا شنگو۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سطح زمین سے فٹ نیچے زندہ دفن ہونے پر مجبور کر دیا۔

کیا خوف ناک جنگلوں میں موجود ناقابل تسخیر اڈہ عمران اور کے ساتھیوں نے تسخیر کر لیا۔ یا وہ سب موت کے اندھے دیں میں دھکیل دیئے گئے۔

خوف ناک جنگلوں کا محافظ۔ پُراسرار شرپا قبائل کے انتہائی حیرت انگیز سردار ناوا شنگو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ناقابل تسخیر مگر تباہ کن اڈے کی خاطر ہونے والی ایک ایسی ذہنی اور جسمانی جنگ۔ جس کا ہر لمحہ آپ کو یقیناً چونکا کر رکھ دے گا۔

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک ایسا منفرد ایڈونچر ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم ۔ اے

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس ،طب اور ادب کی انقلابی ریسرچ پر دیا جاتا تھا ۔

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام ،جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابلِ فخر سمجھا جاتا ہے ۔

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ جب پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو دیا جانے لگا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سازشوں کا آغاز ہو گیا ---- ؟

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ پاکیشیائی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے محروم رکھنے کی سازش ہونے لگی تو عمران کو مجبوراً میدانِ عمل میں کودنا پڑا ۔ اور پھر ایک منفرد اور تحیر خیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا ۔

• ۔ ٹرومین ۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو ---- ؟

• ۔ کرسٹائن ۔ ولیسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی کا چیف جو پاکیشیائی سائنسدان کی بجائے اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا چاہتا تھا ۔ کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا ---- ؟

• ۔ کرسٹائن ۔ ایک ایسا کردار جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کے لئے معصوم بچوں پر انتہائی ہولناک تشدد کرنے سے بھی گریز نہ کیا ۔

• ۔ کرسٹائن ۔ جو ولیسٹرن کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی روٹ کا چیف تھا اور اس نے ٹرومین ، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی کو حرکت دی تو ٹرومین ، عمران اور اس کے ساتھیوں پر یقینی موت کے سائے پھیلتے چلے گئے ۔

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ جسے اس کے صحیح حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹرومین عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے ---- ؟

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ آخر کار کس کے حصے میں آیا ---- ؟ کیا واقعی ٹاپ پرائز اس کے صحیح حقدار کو ملا ---- یا ---- ؟

---- وہ لمحہ ----

جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دینے کا اعلان کر دیا گیا ---- مگر عمران کو اس پر اعتراض تھا ---- کیوں ---- ؟

---- انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ----

• ۔ بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازشوں کی کہانی ---- جس سے دنیا ہمیشہ لاعلم رہتی ہے ۔

• ۔ بے پناہ جدوجہد ۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس پر مشتمل ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں سے روشناس کرائے گا ۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بیس کیمپ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

صادق چکاری ـــــ وادی مشکبار کا ایک ایسا لیڈر جسے کافرستانی فوج نے گرفتار کر لیا۔

صادق چکاری ـــــ جس کی گرفتاری سے وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک آزادی کے خاتمے کا یقینی خدشہ پیدا ہو گیا۔

بیس کیمپ ـــــ کافرستان کی پہاڑیوں میں بنایا گیا ایک ایسا خفیہ اڈہ ـــــ جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا اور صادق چکاری کو وہاں پہنچا دیا گیا۔

بیس کیمپ ـــــ جو واقعی ناقابل تسخیر تھا لیکن وادی مشکبار کی تحریک آزادی کیلئے صادق چکاری کی فوری رہائی انتہائی ضروری تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی صادق چکاری کی فوری رہائی کے لئے میدان میں کود پڑے۔

بیس کیمپ ـــــ جس کی حفاظت کیلئے شاگل اور مادام ریکھا دونوں پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گئے۔

بیس کیمپ ـــــ جہاں پہنچ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے بے بس ہو گئے ـــــ کیا وہ واقعی ناقابل تسخیر تھا ـــــ؟

- وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اپنے آپ کو شاگل کے سامنے سرنڈر کرنا پڑا ـــ کیوں ـــ؟
- وہ لمحہ ـــ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں شاگل نے ہتھکڑیاں ڈال دیں۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کی رہائی اور بیس کیمپ کو تباہ کرنے میں حقیقتاً ناکام رہے ـــ یا ـــ؟
- وہ لمحہ ـــ جب شاگل کو اپنی جان بچانے کے لئے عمران کو حلف دینا پڑا ـــ یہ حلف کیا تھا ـــ؟

- انتہائی لرزہ خیز جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنس سے بھرپور ایک ایسا ناول جو یادگار حیثیت کا حامل ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ایڈونچر

لانگ فائٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس کی تکمیل کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی طویل اور جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس میں جولیا، تنویر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اور کئی ممبرز شدید زخمی ہو کر یقینی موت کے دہانے پر پہنچ گئے۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس نے عمران جیسے باہمت انسان کو بھی اعصابی طور پر تھکا کر رکھ دیا۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس میں انتہائی جان لیوا اور خونریز طویل جدوجہد کے بعد جب کامیابی حاصل ہوئی تو عمران کو اپنے شدید زخمی ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے خود ہی شکست قبول کرنی پڑی۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس میں عمران کو تنویر، صدیقی اور نعمانی کی جانیں بچانے کے لئے دشمنوں سے باقاعدہ ایک معاہدہ کرنا پڑا ــــ ایسا معاہدہ ــــ جو عمران کی شکست اور مشن کی ناکامی کا معاہدہ تھا۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس میں عمران اور سیکرٹ سروس کے مقابلے میں انتہائی طاقتور اور باوسائل خفیہ ایجنسی بلیک ٹاپ، ملٹری انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ ایجنٹوں اور باقاعدہ فوجی دستوں نے بھرپور حصہ لیا ــــ اس لانگ فائٹ کا نتیجہ کیا نکلا ــــ؟ حیرت انگیز اور دلچسپ۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس میں بلیک ٹاپ کی مادام مایا نے اپنی پھرتی، ذہانت اور انتہائی تیز رفتار جدوجہد سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بیک وقت زچ کر کے رکھ دیا ــــ ایک دلچسپ اور حیرت انگیز کردار۔

لانگ فائٹ ــــ ایک ایسا مشن جس میں عمران کو سوائے اپنے شدید زخمی ساتھیوں کے اور کچھ نہ مل سکا ــــ کیا واقعی ــــ؟

• مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن سے بھرپور جدوجہد ــــ لمحہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات اور موت کے قہقہوں سے گونجتی ہوئی اعصاب شکن فضا۔ سانس روک دینے والا سسپنس۔ ایک ایسی طویل اور جان لیوا جدوجہد کی کہانی جو اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر نہیں ابھری۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں عالمی سطح پر ہونیوالی پس پردہ جدوجہد کی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ٹریٹی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹریٹی —— اقوام متحدہ کے تحت ایک ایسی کمیٹی جس کی وجہ سے ایکریمیا نے پوری دنیا کے مسلم بلاک کو عالمی سطح پر ابھرنے اور اتحاد کرنے سے روک رکھا تھا

ٹریٹی —— جو اقوام متحدہ کے تحت ملکوں کے آپس میں ہونے والے اہم معاہدوں کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔

ٹریٹی —— جس کی صدارت پر ایکریمیا کا مستقل قبضہ تھا جسے مسلم بلاک نے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ٹریٹی —— جس کی صدارت پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے عالمی سطح پر انتہائی خوفناک اور بھیانک پس پردہ سازشیں شروع ہو گئیں۔

ٹریٹی —— جس کی صدارت ایکریمیا نے ایک چھوٹے سے افریقی ملک کو دلا دی اور اس طرح اس پر اپنا بلاواسطہ قبضہ برقرار رکھا —— لیکن اس چھوٹے افریقی ملک نے ایکریمیا کے غلبے کے خلاف بغاوت کر دی —— کیوں اور کیسے —— ؟

ٹریٹی —— جس کی صدارت پر ایکریمی قبضے کو روکنے اور مسلم بلاک کے عالمی

ٹائم مشین اُسے بھجوا دیں جس کی وجہ سے آپ نے ماضی میں جا کر یہ خط لکھا ہے ۔ ویسے بابائے قوم حضرت قائد اعظمؒ سے بھی ایک بار ایک انگریز نے طنزیہ لہجے میں یہی بات پوچھی تھی کہ پہلے آپ کانگریس میں تھے پھر مسلم لیگ میں کیسے آ گئے تو قائد اعظمؒ نے بڑا مختصر سا جواب دیا تھا کہ میں کبھی پرائمری میں بھی پڑھا کرتا تھا ۔ اُمید ہے اس مثال سے بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہو گی ۔

قصبہ ساہو والا تحصیل ڈسکہ سے محمد علی آصف باجوہ اور خلیل الرحمن صاحبان لکھتے ہیں ۔ ہم آپکے خاموش قاری ہیں ۔ خاموش اس لحاظ سے کہ آپ کو پہلی بار خط لکھ رہے ہیں اور اس خط لکھنے کی وجہ ایک خاص بات بنی ہے ۔ ورنہ ہم اب بھی خاموش قاری ہی رہتے اور وہ خاص بات یہ ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ صرف لکھتے ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی آپ کا تعلق کسی خفیہ ایجنسی سے ہے اور آپ عمران کے نام کی آڑ میں اپنے کارنامے تحریر کرتے رہتے ہیں کیا واقعی یہ درست ہے ؟ "

محترم محمد علی آصف باجوہ اور خلیل الرحمن صاحبان ۔ خاموشی توڑنے اور خط لکھنے کیلئے بیحد مشکور ہوں لیکن آپ نے خاموشی توڑ کر باقاعدہ دھماکہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ عمران کے کارناموں کو مجھ سے منسوب کر دیا ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ جو کچھ آپ پڑھتے ہیں وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی ہی ہوتی ہے ۔ جہاں تک میرے کسی خفیہ ایجنسی سے تعلق کی بات ہے تو وہ بیچاری ایجنسی کیسے خفیہ کہلائی جا سکتی ہے جس کا اہم راز سب کو معلوم ہو ۔ اب اجازت دیجئے ۔

والسلام

مظہر کلیم ایم ۔ اے

عمران اور اس کے ساتھی کرایہ پر حاصل کئے گئے ایک بڑے ہیلی کاپٹر کے ذریعے کاسٹریا کے دارلحکومت سے پرواز کر کے صحرا کارس کے مغربی کنارے پر واقع ایک شہر گرازن پہنچ گئے ۔ گرازن خاصا بڑا قصبہ تھا ۔ چونکہ یہ قصبہ کاسٹریا اور اس کے ہمسایہ ملک سوازن لینڈ کی اسی قدیم گزرگاہ پر واقع تھا ۔ جسے تجارتی گزرگاہ کہا جاتا تھا ۔ اس لئے اس قصبے کی تاریخ بے حد قدیم تھی ۔ یہاں شاندار قدیم عمارتوں کے ساتھ ساتھ اب جدید اور خوبصورت عمارتیں بھی وجود میں آ گئی تھیں ۔ گرازن کو سمگلروں کی جنت کہا جاتا تھا ۔ کیونکہ کارس صحرا کی غیر طوفانی پٹی اسی قصبے سے ہی شروع ہوتی تھی ۔ اور سمگلروں نے اس پٹی پر خفیہ مراکز اور سٹور بنائے ہوئے تھے جن کی تلاش ناممکن تھی اور یہاں مال آسانی سے سوازن لینڈ کے ذریعے سمگل ہو کر پہنچ جاتا اور پھر انہیں صحرا میں بنے ہوئے خفیہ سٹوروں

میں رکھ کر بعد میں پورے کاسٹریا میں پھیلا دیا جاتا تھا۔ اس لئے گرازن قصبہ ہونے کے باوجود خاصا بڑا شہر اور اہم تجارتی منڈی کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں بڑی بڑی مارکیٹوں کے ساتھ ساتھ جوئے خانے، کلب، اور بے شمار ہوٹل بھی موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہیلی کاپٹر ایک شاندار رہائشی ہوٹل کے ایک مخصوص حصے میں اتارا اور پھر انہوں نے ہوٹل میں کمرے حاصل کر لئے۔ عمران کا مقصد یہاں ایک دو روز ٹھہر کر کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا تھا۔ جس کی مدد سے وہ کارس میں ٹڈی دل کے خلاف کام کرنے والے سرکاری مرکز تک نہ صرف آسانی سے پہنچ سکے بلکہ وہاں کوئی ایسی حیثیت بھی حاصل کرے کہ وہاں اسے ہر قسم کی سہولت مل جائے۔ چنانچہ عمران اس مقصد کی خاطر کھانا کھانے کے بعد چلا گیا تھا۔ کھانا سب نے ہوٹل کے شاندار ڈائننگ ہال میں مل کر کھایا تھا اور وہاں ظاہر ہے ان سب کے درمیان مشن کے بارے میں بھی باتیں ہوتی رہی تھیں۔ لیکن کھانے کے بعد عمران تو باہر چلا گیا تھا۔ مگر باقی ساتھی واپس اپنے کمروں میں آ گئے تھے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ اور ایک بار پھر ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اچانک پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ یہاں ان کا کوئی واقف نہ تھا جو انہیں فون کرتا۔

"عمران کا فون ہو گا" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ جولیا نے ایک ہی لفظ ادا کرتے ہوئے محتاط انداز میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کہاں غائب ہو تم" ۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"مس لنزا ۔۔۔ آپ سب ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر میں تیسری شاہراہ کے چوتھے چوک پر واقع برگنزا کلب پہنچ جائیں۔ میں وہاں آپ کا انتظار کر رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران کا رویہ بے حد خشک تھا۔

"کیا ہوا ہے اسے۔ یہ تو یوں بول رہا تھا جیسے اسے بہت جلدی ہو" ۔۔۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا" ۔۔۔ صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ فون کے ساتھ لاؤڈر نہ ہونے کی وجہ سے وہ دوسری طرف سے عمران کی بات نہ سن سکے تھے۔ اور جولیا نے انہیں عمران کی ہدایت بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی اسے جلدی ہو گی اس لئے یہاں آنے اور ہمیں ساتھ لے جانے کی بجائے اس نے فون کر دیا ہے۔ ہمیں فوراً چلنا چاہئے" صفدر نے کہا اور باقی بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنا سامان اٹھائے ہوٹل کے ہال میں پہنچے۔ انہوں نے کمرے چھوڑنے کا کاؤنٹر پر کہا اور بقایا کرایہ دے کر اپنے کاغذات کاؤنٹر

سے حاصل کر کے وہ ہوٹل کی عمارت سے نکلے اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر انہیں لئے ہوئے فضا میں بلند ہو گیا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر تنویر تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی تھے۔ گرازن کا نقشہ چونکہ وہ یہاں پہنچتے ہی اچھی طرح دیکھ چکے تھے۔ اس لئے انہیں تیسری شاہراہ کے چوتھے چوک کا بخوبی علم تھا۔ نقشے کے مطابق تیسری شاہراہ کے چوتھے چوک پر ایک سیاحتی کلب ہے۔ جس کا نام نقشے میں برگنزا کلب بتایا گیا تھا اور عمران نے بھی اسی کلب میں آنے کے لئے کہا تھا۔ تیسری شاہراہ کا چوتھا چوک قصبے سے کافی فاصلے پر تھا۔ لیکن ظاہر ہے ہیلی کاپٹر کیلئے یہ راستہ کچھ زیادہ نہ تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ برگنزا کلب پر پہنچ گئے۔ کلب کی عمارت درمیان میں تھی اور اس کے اردگرد کافی وسیع میدان پھیلا ہوا تھا۔ تنویر نے عمارت کے قریب ایک پختہ جگہ پر ہیلی کاپٹر اتارا۔ اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے عمارت سے ایک بڑی بڑی مونچھوں والا لمبا تڑنگا آدمی باہر آیا اور ان کی طرف بڑھنے لگا۔

" آپ مادام لنزا ہیں " ـــــ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں " ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

" پرنس آپ کے منتظر ہیں آیئے " ـــــ اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" کیا ہم نے سامان بھی ساتھ لے آنا ہے " ـــــ جولیا نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ سامان ہیلی کاپٹر میں رہنے دیں صرف آپ حضرات خود تشریف لے آئیں " ـــــ نوجوان نے مڑ کر کہا۔ اور پھر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

" معاملات مجھے کچھ مشکوک لگ رہے ہیں " ـــــ صفدر نے دبے سے لہجے میں کہا تو تنویر، نعمانی اور کیپٹن شکیل تینوں چونک پڑے جولیا چونکہ ان سے کچھ آگے چل رہی تھی۔ اس لئے شاید اس نے صفدر کا فقرہ نہ سنا تھا۔

" مشکوک۔ کیا مطلب " ـــــ تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

" بس۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے۔ بہرحال ہمیں چوکنا رہنا ہے " ـــــ صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ عمارت میں داخل ہو کر ایک راہداری سے گزرتے ہوئے ایک دروازے کے سامنے رک گئے۔ مونچھوں والے نوجوان نے دروازے کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک مائیک کا بٹن دبا دیا۔

" مادام لنزا اور ان کے ساتھی تشریف لے آئے ہیں " ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے " ـــــ دوسری طرف سے ایک اور آواز ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔

" تشریف لے جائیے جناب۔ اسی راہداری کے اختتام پر باس کے پاس پرنس موجود ہیں " ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی دروازہ کراس کر کے راہداری

میں داخل ہوئی۔ اور باقی ساتھی بھی اس کی پیروی میں اندر داخل ہو گئے۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا جو کھلا ہوا تھا۔ سوائے جولیا کے باقی سب کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔ ان کے ہاتھ کوٹوں کی جیبوں میں تھے۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے۔ اندر سے انہیں عمران کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ عمران کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ موضوع کارس کا صحرا ہی تھا اور عمران کی آواز سنتے ہی ان سب کے منہ سے بے اختیار اطمینان کے طویل سانس نکل گئے اور ان کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے اور وہ اس کھلے دروازے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ اس کی عقبی سمت ایک اور دروازہ تھا جس سے عمران کی باتیں کرنے کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ وہ کمرے میں داخل ہی ہوئے تھے کہ یکلخت جیسے ان کے قدموں تلے سے اچانک فرش غائب ہو گیا اور وہ سب بے اختیار چیختے ہوئے الٹ کر نیچے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ وہ سنبھل ہی نہ سکے۔ گہرائی نجانے کتنی تھی کہ اس طرح اچانک نیچے گرتے ہوئے ان کے ذہن یکلخت تاریک ہو گئے۔ اور پھر جب یہ تاریکی ختم ہوئی تو پہلا احساس ان کے ذہنوں میں یہی پیدا ہوا کہ وہ سر کے بل نیچے کہیں تاریک گہرائی میں ابھی تک گرتے جا رہے ہیں۔ لیکن دوسرے لمحے کٹچ کی آواز کے ساتھ ہی ہر طرف روشنی چھا گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ان سب کے حلق سے بے اختیار

حیرت بھری چیخیں نکل گئیں وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں فرش میں گڑی ہوئی لوہے کی مضبوط کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے جسم راڈز سے جکڑے ہوئے تھے۔ کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ سامنے ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم کہاں ہیں" ـــــ ان سب نے وقفے وقفے سے ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا

"اس کا مطلب ہے۔ میری چھٹی حس نے درست بتایا تھا" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چھٹی حس نے۔ کیا مطلب۔ وہ عمران کہاں ہے" ـــــ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کی بات کا کوئی جواب دیتا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو نوجوان ایک سٹریچر کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور اس کے ساتھ ہی سارے ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں سی نکل گئیں کیونکہ سٹریچر پر عمران ساکت پڑا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ اس طرح زرد تھا جیسے وہ مر چکا ہو۔ اور عمران کے چہرے پر اس زردی کو دیکھتے ہی ان سب کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلی تھیں۔

"کیا ہوا ہے عمران کو۔ کیا ہوا ہے" ـــــ جولیا نے بری طرح ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن سٹریچر لے آنے والوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور سٹریچر کو وہیں چھوڑ کر وہ تیزی سے واپس مڑے

عمران کی لاش کا باقاعدہ مظاہرہ اور پھر اس کے مرنے کا سین ہمیں دکھانا
اس سے آخر یہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں" —— صفدر نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا اب بھی یہی خیال ہے صفدر۔ کہ یہ عمران کی لاش نہ تھی۔
اور نہ ہی سین میں جو آدمی مرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا وہ عمران تھا۔
ہمیں صرف اس کی سائیڈ دکھائی گئی ہے۔ اور اس کی آواز سنائی گئی
ہے۔ اور پھر وہی بات کہ ہم سب کو اس طرح کا منظر باقاعدہ ایک
سسٹم کے تحت دکھانے کا آخر فائدہ کیا ہے" —— کیپٹن شکیل
نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"صفدر صاحب۔ کیپٹن شکیل کا خیال سو فیصد درست ہے۔
آپ نے شاید غور نہیں کیا کہ جس شخص کو عمران بنا کر ہلاک کیا گیا ہے
اسے لباس تو وہی پہنایا گیا ہے جو عمران نے پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس
کے بوٹ وہ نہ تھے۔ اس آدمی نے فل بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جب کہ
عمران کے پیروں میں عام بوٹ تھے" —— نعمانی نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ واقعی نعمانی تم نے صحیح چیک کیا ہے۔ اب مجھے یقین
ہو گیا ہے کہ یہ عمران نہ تھا۔ میرے لاشعور میں بھی یہ فل بوٹ موجود
ہیں" —— تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز
اس قدر مسرت آمیز تھا کہ جیسے عمران کی بجائے اسے خود زندگی مل
گئی ہو۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا
اس کے پیچھے وہی بڑی بڑی مونچھوں والا نوجوان تھا جو انہیں ہیلی کاپٹر
سے اترنے کے بعد عمارت میں لے کر آیا تھا۔ ارے یہ عورت تو بیہوش

ہے۔ کیا ہوا اسے۔ اس لمبے تڑنگے آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی جولیا
کی ڈھلکی ہوئی گردن دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شاید اس پرنس کی بیوی ہے باس۔ اس کی لاش اور موت
کا منظر دیکھ کر بیہوش ہو گئی ہے" —— اس مونچھوں والے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ وکٹر" —— اس لمبے تڑنگے آدمی
نے کہا اور اس مونچھوں والے نے آگے بڑھ کر جولیا کے چہرے پر
تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

"ہاتھ روک لو وکٹر۔ ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ——
تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ" —— اس مونچھوں والے نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے تنویر کے چہرے پر زوردار
تھپڑ مار دیا۔ یہ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ کمرہ تھپڑ کی آواز سے گونج
اٹھا۔ لیکن اسی لمحے جولیا کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس نے عمران کا نام لے لے کر زور زور سے چیخنا شروع کر
دیا۔ وہ واقعی پاگلوں کے سے انداز میں عمران کا نام لے کر چیخے چلی
جا رہی تھی۔

"خاموش ہو جاؤ لنزا۔ پرنس مرا نہیں ہے۔ زندہ ہے" ——
صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو" —— جولیا
نے انتہائی حیرت سے چیخ کر کہا۔ وہ صفدر کی طرف امید و بیم کی

ملی جلی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں۔ یہ سب ڈرامہ ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور جولیا نے اس طرح اطمینان بھرا طویل سانس لیا جیسے سانس کے ساتھ ساتھ اس کے جسم میں نئی روح پھونکی جا رہی ہو۔

"کیوں اس بیچاری عورت کو جھوٹے دلاسے دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ پرنس واقعی مارا جا چکا ہے"۔۔۔۔۔ اس ہلیے ترٹنگے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔ اور اس سارے ڈرامے کا مقصد کیا ہے" صفدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوزف ہے۔ اور میں گرازن میں تھرڈ فورس کے سیکشن کا انچارج ہوں۔ میں نے پہلے پرنس کو اغوا کرا کر یہاں بھجوایا تھا۔ تاکہ جب تم لوگ یہاں آجاؤ گے تو پھر تمہاری موت اکٹھی ہو گی۔ لیکن چیف باس نے فوری طور پر پرنس کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا اور میں نے حکم کی تعمیل کر دی۔ اس کے بعد تم لوگ یہاں پہنچے۔ گو چیف باس کا تو تمہارے متعلق بھی یہی حکم تھا لیکن پھر دارالحکومت سے سپر سیکشن کے انچارج مارش کی کال آگئی۔ وہ ذاتی طور پر یہاں پہنچ رہا ہے تاکہ تم لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے اڑا کر اپنا انتقام لے سکے۔ اس لئے تمہیں زندہ رکھا گیا ہے۔ وہ تو پرنس کو بھی خود مارنے کی بات کر رہا تھا۔ لیکن میں نے جب اسے بتایا کہ چیف باس کے فوری حکم کی بنا پر پرنس کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ پرنس کے ساتھیوں کو پرنس کی لاش دکھا کر مطمئن کر دیا جائے۔ تاکہ وہ پرنس کی خاطر مزید جدوجہد کرنے کی کوشش نہ کریں

چنانچہ میں نے پرنس، جسے تم عمران کہتے رہے ہو۔ اس کی لاش سٹریچر پر ڈال کر تمہارے پاس بھجوا دی۔ لیکن جب تم نے اس پر شک کا اظہار کیا تو پھر میں نے تمہیں وہ فلم بھی دکھا دی۔ کیونکہ اس سنٹر میں ہونے والے ہر واقعہ کی باقاعدہ فلم بنائی جاتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کو اس کے باوجود اس پرنس کی موت پر یقین نہیں آرہا۔ تم میں سے کوئی بوٹ کی بات بھی کر رہا تھا۔ لیکن یہ سب تمہارا خیال ہے۔ تمہارا یہ پرنس ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ اور مارش کے یہاں آنے کے بعد تمہارا حشر بھی یہی ہو گا" جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی باتوں سے بہرحال ان سب کو یہ سمجھ آگئی تھی کہ وہ یہاں جو باتیں کرتے رہے ہیں۔ وہ سب جوزف تک باقاعدہ پہنچتی رہی ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ اس عمارت میں انتہائی جدید سائنسی آلات نصب ہیں۔

"مسٹر جوزف۔ اس سارے ڈرامے کا آخر مقصد کیا ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈرامہ۔ کیسا ڈرامہ"۔۔۔۔۔ جوزف نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی پرنس کی موت کا ڈرامہ رچا کر اور پھر اس کی موت کو ہم پر ظاہر کر کے تم آخر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم اس کی موت کی فلم دیکھنے کے باوجود بھی اسے ڈرامہ کہہ رہے ہو۔ بہرحال یہ تمہاری مرضی ہے۔ جو چاہے سوچتے رہو۔ ویسے یہ ڈرامہ نہیں حقیقت تھی۔ اور ہمیں کیا ضرورت ہے ڈرامہ کھیلنے کی"۔۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بتاؤں تمہیں کیا ضرورت ہے" ——— اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ تو جوزف چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو" ——— جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"عمران تمہارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ اور وہ سپر سیکشن کا انچارج مارش یہاں آرہا ہے۔ جبکہ تم چیف باس کو یہ کہہ چکے ہو کہ تم نے عمران کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے تم نے یہ ڈرامہ رچا کر اس کی فلم بنائی ہے۔ اور پھر ایک نقلی لاش ہمیں دکھا کر اور ایک فلم دکھا کر تم ہمیں بھی یہی یقین دلانا چاہتے ہو کہ تم نے عمران کا خاتمہ کر دیا ہے۔ تاکہ جب مارش یہاں آئے تو وہ ہماری حالت دیکھ کر یہی سمجھے کہ تم نے واقعی عمران کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یا اگر وہ ہم سے پوچھے تو ہم بھی اسے یہی بتائیں کہ تم نے واقعی عمران کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے آدمی اب بھی عمران کو تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے" ——— کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوزف کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے

"آخر تمہیں یقین کیوں نہیں آرہا کہ یہ پرنس یا عمران ختم ہو چکا ہے۔ کیا وہ انسان نہیں ہے" ——— جوزف نے کہا۔

"تو پھر تم ہمیں بھی ختم کر دو۔ تم نے ہمیں کیوں زندہ رکھا ہے۔ ہم بے بس ہیں۔ اڑا دو ہمیں گولیوں سے" ——— کیپٹن شکیل نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تمہاری موت کیلئے مارش نے مجھ سے ذاتی طور پر درخواست کی ہے۔ کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے تمہیں مارنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے۔ اس لئے مارش کے آنے تک تم بہرحال زندہ رہو گے" ——— جوزف نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی

طرف بڑھ گیا۔ وہ مونچھوں والا ڈاکٹر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ اور چند لمحوں بعد دروازہ ان کے عقب میں بند ہو گیا۔

"کہیں۔ واقعی اس شخص نے عمران کو ختم نہ کر دیا ہو۔ اور ہم خواہ مخواہ اسے ڈرامہ سمجھ رہے ہوں" ——— جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا

"نہیں اس سارے منصوبے کا یہی مقصد تھا اور کچھ نہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں یہاں سے رہائی کے متعلق سوچنا چاہیئے" ——— نعمانی نے پاکیشائی زبان میں کہا۔ اور ان سب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوشش شروع کر دی۔ لیکن کرسیوں کے اگلے پیروں کے درمیان لوہے کی باقاعدہ پلیٹ موجود تھی۔ اس لئے وہ نیچے سے پیر اندرونی طرف کر کے بھی کچھ نہ کر سکتے تھے۔ اور راڈز اس قدر سخت تھے کہ ان کے جسم حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔ لیکن اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جولیا کا جسم آہستہ آہستہ اوپر کو کھسکتا جا رہا تھا۔ وہ چونکہ ان کی نسبت جسمانی لحاظ سے دبلی تھی۔ اس لئے راڈز اور اس کے جسم کے درمیان کافی گنجائش موجود تھی۔ وہ سب خاموش بیٹھے اسے جدوجہد کرتے دیکھتے رہے۔ انہوں نے منہ سے کوئی لفظ اس لئے نہ نکالا تھا کہ انہیں معلوم تھا کہ آواز دوسری طرف سنی جا رہی تھی۔ جولیا کا جسم اوپر کو کھسکتا جا رہا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ کرسی پر کھڑی ہو چکی تھی۔ اس نے واقعی بیحد مہارت سے اور ایک ایک انچ کر کے اپنے جسم کو اوپر اٹھایا تھا۔ اور آخر کار وہ رہائی حاصل کر لینے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کرسی سے نیچے فرش پر آگئی اور پھر اس نے سب سے پہلے

کرسیوں کے عقب میں جا کر ان کے عقبی پائے پر موجود بٹنوں کو پیر سے دبایا اور کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک کر کے وہ سب ان کرسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ صفدر کو جولیا نے سب سے پہلے کرسی کی گرفت سے رہائی دلائی تھی۔ اس لئے صفدر رہا ہوتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ چیک کیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ دروازہ لاک نہ تھا۔ ظاہر ہے انہیں یہ توقع بھی نہ ہو سکتی تھی کہ یہ لوگ کرسی سے کسی طرح آزاد بھی ہو سکتے ہیں۔ صفدر رک کر باقی ساتھیوں کی رہائی کا انتظار کرنے لگا اور چند لمحوں بعد جب سب کرسیوں کی گرفت سے آزاد ہو گئے تو صفدر نے انہیں منہ پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا کہا اور پھر آہستہ سے دروازہ دبا کر اسے کھول دیا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی۔ صفدر نے سر باہر نکال کر دیکھا راہداری ایک طرف سے تو بند تھی البتہ دوسری طرف سے آگے جا کر اس کا اختتام سیڑھیوں پر ہوتا تھا۔ سیڑھیوں کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ سب لوگ راہداری میں آ گئے اور چند لمحوں بعد وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آ گئے۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پوری عمارت خالی پڑی ہوئی تھی وہاں ایک آدمی بھی موجود نہ تھا۔ لیکن یہ وہ برگنزا کلب والی عمارت نہ تھی۔ یہ کسی کالونی میں واقع ایک چھوٹی سی کوٹھی نما عمارت تھی اس کا مطلب تھا کہ انہیں برگنزا کلب میں بیہوش کر کے یہاں لایا گیا

تھا۔ ایک کمرے سے انہیں اسلحہ بھی مل گیا۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ لوگ کہاں جائیں۔

" میرا خیال ہے ہمیں یہیں رک کر ان لوگوں کی واپسی کا انتظار کرنا چاہئے" ——— نعمانی نے کہا۔

" نہیں۔ اس عمارت میں زبردست سائنسی انتظامات ہیں۔ جن کی تفصیل سے ہم پوری طرح واقف نہیں ہیں اس لئے ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کوٹھی کے باہر رہ کر نگرانی کرتے رہیں" ——— صفدر نے کہا۔

" نگرانی کی کیا ضرورت ہے۔ اتنا تو ہمیں معلوم ہے کہ وہ برگنزا کلب ان لوگوں کا اڈہ ہے۔ ہم یہاں سے نکل کر وہاں چلتے ہیں۔ اور پھر ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں" ——— تنویر نے اپنی طبیعت کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا اور ان سب نے فوراً اس کی بات کی تائید کر دی۔ کیونکہ یہ بہرحال سب سے بہتر تجویز تھی۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ عقبی دیوار پھاند کر کوٹھی سے باہر آئے اور عقبی سڑک پر چلتے ہوئے کافی دور نکل کر وہ جیسے ہی ایک سڑک پر پہنچے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ وہ قصبے کی مین مارکیٹ تک پہنچ گئے تھے۔

" ہمیں میک اپ کر لینا چاہئے۔ یہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جیسے ہی انہیں ہماری رہائی کا پتہ چلے گا وہ ہمیں آسانی سے ڈھونڈھ نکالیں گے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

" تم ادھر ادھر دیکھ کر کوئی اوٹ لے لو۔ میں سپر سٹور سے جا کر میک اپ

باکس خرید لاتا ہوں۔ اس کے بعد کسی پبلک ٹوائلٹ میں جاکر آسانی سے
میک اپ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور سب ساتھی سر
ہلاتے ہوئے ادھر ادھر ہونے لگ گئے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ اور اس کے ساتھ
ہی اسے فوراً احساس ہو گیا کہ وہ کسی چھوٹے سے تہہ خانے کے فرش
پر پڑا ہوا ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور پہلے تو حیرت سے ادھر ادھر
دیکھتا رہا۔ اس کے شعور میں یہ ساری صورت حال کسی طرح ایڈجسٹ
نہ ہو رہی تھی۔ ہوٹل میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر وہ ایک چھوٹے
سے کلب میں گیا تھا جسے یہاں کی زیر زمین دنیا کے افراد کا گڑھ کہا جاتا
تھا۔ اس کلب کا پتہ اسے ہوٹل کے ایک ویٹر سے ہی لگا تھا۔ کلب
سے اسے بھاری رقم کے عوض جیگور کا پتہ بتایا گیا۔ جیگور ایک بڑا
سمگلر تھا۔ اور اس کے کارس میں خفیہ اڈے بھی موجود تھے۔ جیگور
سے اس کی ملاقات ایک جوئے خانے میں ہو گئی اور جیگور نے اس
کو قائل کر لیا کہ وہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے اس
ٹڈی دل کے خلاف کام کرنے والے سرکاری مرکز تک پہنچا سکتا ہے۔

چنانچہ وہ جیگور کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر آ گیا۔ یہاں جیگور کے
ساتھ اس کی تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ اور پھر یہ بات طے ہو
گئی کہ جیگور ایک خطیر رقم کے عوض انہیں کل اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر
میں کارس لے جائے گا۔ چنانچہ یہ تمام تفصیلات طے ہونے کے بعد
عمران جیگور سے اجازت لے کر اس کی رہائش گاہ سے نکلا اور اب وہ
واپس اپنے ساتھیوں کے پاس ہوٹل جانا چاہتا تھا۔ جیگور کی رہائش
گاہ چونکہ شہر کے ایک کونے میں واقع کالونی میں تھی۔ اس لئے اس
نے کالونی کے چوک سے خالی ٹیکسی لی۔ اور اسے ہوٹل کا پتہ بتا کر وہ
عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لیکن ٹیکسی کالونی سے نکلی ہی تھی کہ اچانک
عمران کا ذہن ایک لمحے کے لئے چکرایا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن
پر اس قدر تیزی سے تاریکی نے قبضہ کیا کہ شاید اس قدر تیزی سے
کیمرے کا شٹر بھی بند نہ ہوتا ہوگا۔ اور اب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس
تہہ خانے نما کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا اور چونکہ بظاہر اس کے
اس طرح اغواء ہونے کی کوئی وجہ اسے نظر آ رہی تھی اس لئے وہ
حیران تھا کہ اسے کیوں اغواء کیا گیا اور کس نے ایسا کیا ہے۔ اگر جیگور
ایسا کرتا تو وہ آسانی سے اپنی رہائش گاہ میں بھی ایسا کر سکتا تھا۔ اور
اگر جیگور نے ایسا نہیں کیا تو پھر اس ٹیکسی ڈرائیور کو ایسا کرنے کی کیا
ضرورت تھی۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پہلے تو غور سے ادھر ادھر دیکھتا
رہا۔ پھر قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازہ باہر
سے بند تھا۔ اور دروازہ بھی انتہائی مضبوط فولادی چادر سے بنایا گیا
تھا۔ جسے کسی طرح توڑا بھی نہ جا سکتا تھا۔ اس دروازے کے علاوہ اس

کمرے میں نہ کوئی کھڑکی تھی اور نہ کوئی روشندان۔ روشنی چھت کے
ایک حصے سے آ رہی تھی اور چھت میں مختلف جگہوں پر باریک باریک
سوراخ بنے ہوئے تھے جہاں سے تازہ ہوا اندر آ رہی تھی۔ عمران نے
اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا منہ
بن گیا کہ اس کی جیبوں سے تمام چیزیں نکال لی گئیں تھیں۔ حتیٰ کہ
اس کی کلائی میں موجود گھڑی بھی غائب تھی۔ کمرہ ہر قسم کے ساز و
سامان سے نہ صرف خالی تھا بلکہ اس کے فرش اور دیواروں پر گرد
کی اتنی موٹی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ جیسے کافی عرصے سے اسے استعمال
نہ کیا جا رہا ہو۔ عمران کے پاس اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ
تھی کہ وہ کمرے میں ٹہلتا رہے اور کسی کی آمد کا انتظار کرتا رہے۔ لیکن
اسے یہاں پہنچانے والے شاید اسے یہاں پہنچا کر بھول گئے
تھے کہ کافی طویل وقت گزر جانے کے باوجود کوئی پلٹ کر بھی نہ آیا تھا
عمران نے ایک بار پھر دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ
کسی صورت بھی اندر سے نہ کھل سکتا تھا اور نہ اسے توڑا جا سکتا
تھا۔ سوچ سوچ کر عمران کے سر میں درد ہو گیا تھا۔ لیکن کوئی حتمی
بات اس کے پلے ہی نہ پڑ رہی تھی۔ کہ اسے یہاں کس نے بند کیا
ہے اور کیوں۔ آخر تھک ہار کر وہ دوبارہ فرش پر بیٹھ گیا اور اس
نے پشت دیوار سے لگا دی۔ ظاہر ہے اب وہ کب تک ٹہلتا رہتا
اور بیٹھنے کے لئے فرش کے علاوہ اور کوئی چیز وہاں موجود ہی نہ تھی
چھت سے آنے والی روشنی بھی اب پہلے کی نسبت کافی مدھم پڑ گئی
تھی۔ اس سے عمران سمجھ گیا کہ یہ سورج کی روشنی ہے اور اس کے

مدھم پڑنے کا مطلب ہے کہ شام ہونے والی ہے اور ظاہر ہے اس
کے بعد رات ہو جاتی تھی۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد وہ ایک
بار پھر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ عجیب سی بے بسی محسوس
کر رہا تھا۔ اس نے دروازے کو ایک بار پھر اس امید کے تحت دیکھا
کہ شاید اب اسے کھولنے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں آ جائے حالانکہ
اس سے پہلے کئی بار وہ نہ صرف اس دروازے کا جائزہ لے چکا تھا۔
بلکہ ترکیبیں سوچنے کے لئے کافی مغز ماری بھی کر چکا تھا۔ لیکن ظاہر
ہے اگر کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں آ جاتی تو وہ اتنی دیر قید کیوں رہتا۔
دروازہ ایک مکمل فولادی ڈبل شیٹ پر مبنی تھا۔ اس میں نہ کوئی جھری
تھی اور نہ کوئی سوراخ۔ عمران نے اس کی آپریٹنگ تار تلاش کرنے
کی بھی بے حد کوشش کی تھی لیکن بے سود۔ شاید سارا سلسلہ بیرونی
طرف لگایا گیا تھا۔ اندرونی طرف کچھ بھی نہ تھا۔ بس ننگی ٹھوس
دیواریں تھیں اور فولادی بند دروازہ تھا۔ عمران ایک بار پھر مایوس ہو
کر واپس مڑا اور ایک بار پھر کمرے میں ٹہلنے لگا۔
"یہ تو ٹھیک ہے کہ مجھے زندہ قبر میں دفن کر دیا گیا ہے۔ بس قبر
ذرا جدید اور بڑی سی ہے" ـــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور ایک بار پھر اس نے کمرے کی دیواروں کو تھپتھپا کر چیک کرنا شروع
کر دیا کہ شاید کسی دیوار میں کوئی خفیہ دروازہ ہو۔ حالانکہ ایک بار پہلے
بھی وہ چیکنگ کر چکا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب فارغ بیٹھ کر کیا کرتا۔
وقت تھا کہ کچھوے سے بھی زیادہ سست رفتاری سے رینگ رہا تھا
چھت پر بھی سوائے ان باریک سوراخوں کے اور کچھ نہ تھا۔ اور ان باریک

سوراخوں سے ہوا اندر کو تو آسکتی تھی۔ لیکن کم از کم عمران باہر نہیں
جاسکتا تھا۔

" بھائی جس نے بھی مجھے یہاں بند کیا ہے۔ وہ آجائے چاہے
مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دے۔ لیکن آئے تو سہی۔ ورنہ اگر یہی حال رہا
تو مجھے دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر خودکشی کرنی پڑ جائے گی" ——— عمران
نے اونچی آواز میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے اسکی بات کا کوئی جواب نہ آیا

" کم از کم یہ پتہ ہوتا کہ کس نے مجھے یہاں بند کیا ہے اور کیوں۔ تو
کچھ تو تسلی ہو جاتی۔ اگر یہی حال رہا تو میں واقعی پاگل ہو جاؤں گا" ۔
عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور دوبارہ فرش پر بیٹھ کر اس
نے دیوار سے پشت لگائی اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے
ذہن کو بلینک کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اسے خود احساس ہونے لگ گیا
تھا کہ یہی حالت رہی تو وہ واقعی پاگل ہو جائے گا۔ اسکی ذہنی کیفیت
مسلسل بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ اس لئے اس کا فوری حل یہی ہو سکتا
تھا کہ وہ ذہن کو بلینک کر کے سو جائے۔ اس طرح وقت بھی گزر جا
گا اور اس کی ذہنی کیفیت بھی نہ بگڑے گی۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد
اسے نیند آ گئی۔ پھر اچانک کھٹکے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی
اور بے اختیار اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا
ہو گیا۔ کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس قدر تاریکی کہ چند لمحول
تک اسے سوائے تاریکی کے کچھ محسوس نہ ہوا۔ اسے یوں لگا جیسے و
بینائی کھو بیٹھا ہو۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے ک
عادی ہوتی چلی گئیں اور اسے کمرے کا خاکہ دھندلا دھندلا نظر آنے لگا

گیا جس کھٹکے کو سن کر وہ بیدار ہوا تھا وہ کھٹکا دوبارہ سنائی نہ دیا تھا
عمران ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی اس نے
دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ یکلخت ایک بار پھر کھٹکے کی آواز سنائی دی۔
اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ کھٹکے کی آواز دروازے کی طرف سے
ہی آرہی تھی اور یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی دروازہ کھولنے کی کوشش
کر رہا ہو۔ عمران دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا لیکن اسی لمحے
دروازے والی جگہ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران
کو یوں محسوس ہوا جیسے بھاری دروازہ اکھڑ کر اس کے جسم سے آ ٹکرایا
ہو۔ یا جیسے کسی نے سالم کوہ ہمالیہ پہاڑ اٹھا کر اس کے جسم پر دے مارا
ہو۔ وہ بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے دماغ پر ایک لمحے کیلئے رنگ برنگے ستاروں نے
رقص کیا پھر گہری تاریکی نے قبضہ جما لیا اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔
کیونکہ تاریکی چھانے سے پہلے اس کے ذہن میں جو آخری احساس ابھرا
ہوا تھا وہ یہی تھا کہ اس کا جسم کسی بھاری چٹان کے نیچے اس طرح
دب گیا ہے کہ اسکی ہڈیاں تک سرمہ بن چکی ہیں۔

مارش اور ڈیزی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے کمرے میں موجود جوزف مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" خوش آمدید جناب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ دونوں یہاں گرازن جیسے معمولی سے قصبے میں تشریف لائے ہیں" ـــــ جوزف نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" شکریہ جوزف چلو کسی بہانے سے سہی گرازن کی سیر کا موقع تو ملا" ـــــ مارش نے مسکرا کر جوزف سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" میں نے بھی گرازن کی تو بہت تعریفیں سنی ہیں لیکن آنا پہلی بار ہوا ہے" ـــــ ڈیزی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جوزف سے مصافحہ کر کے وہ سب کمرے میں موجود صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا

جس میں شراب کی ایک بوتل اور جام موجود تھے۔ جام شراب سے بھرے ہوئے تھے۔ اس آدمی نے ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور بوتل بھی درمیانی میز پر رکھ کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" لیجئے یہ خاص تحفہ ہے" ـــــ جوزف نے کہا اور مارش اور ڈیزی دونوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے جام اٹھا لئے۔

" بہت خوب۔ واقعی کافی پرانی اور قیمتی شراب ہے" ـــــ مارش نے کہا اور جوزف نے شکریئے کے انداز میں سر ہلا دیا۔

" ہاں اب بتاؤ۔ اس پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا کیا ہوا۔ خاص طور پر اس عمران کا" ـــــ مارش نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ اس پرنس یا عمران کو تو چیف باس کے حکم سے میں نے آپکے فون ملنے سے پہلے ہی گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ البتہ اس کا باقی گروپ زندہ میری قید میں موجود ہے۔ اسے بھی میں گولیوں سے اڑا دیتا لیکن آپ کے فون آجانے کی وجہ سے میں نے انہیں زندہ رکھا" ـــــ جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

" تم پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا کیسے" مارش نے کہا۔

" ان لوگوں نے ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے تھرڈ فورس کے الفاظ استعمال کئے۔ اور عمران کا نام بھی لیا گیا حالانکہ وہ لوگ گفتگو کسی نامانوس سی زبان میں کر رہے تھے۔ بہرحال تھرڈ فورس کا لفظ ہمارے چونکنے کیلئے کافی تھا۔ چونکہ یہ لوگ اجنبی اور سیاح تھے اور پھر ایک

ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت سے آئے تھے۔ اس لئے میں نے اپنے طور پر کوئی
قدم اٹھانے سے پہلے چیف باس سے بات کرنا زیادہ بہتر سمجھا۔ چیف
باس نے جب عمران کا نام سنا تو وہ بیحد حیران ہوئے۔ انہوں نے
مجھ سے ان کے حلیے پوچھے۔ میں پہلے ہی خود انہیں ہوٹل میں جا کر اچھی
طرح دیکھ چکا تھا اس لئے میں نے حلیئے بتا دیئے۔ تو انہوں نے بتایا
کہ اس گروپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور اس کا لیڈر
عمران ہے جو اپنے آپ کو پرنس بھی کہلاتا ہے اور یہ عمران دنیا کا خطرناک
ترین آدمی ہے اور چیف باس نے مجھے بتایا کہ دارالحکومت میں سپر سیکشن
کے چیف مارش نے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں ختم کر
دیا ہے۔ لیکن ان کی یہاں موجودگی بتا رہی ہے کہ مارش کو غلط رپورٹ
ملی ہے۔ یہ لوگ وہاں اس کے ہاتھوں ختم نہیں ہوئے بلکہ وہ پہلے
ہی نکل آئے ہوں گے۔ بہرحال چیف باس نے مجھے فوری طور پر ان
سب کو اور خصوصاً اس عمران کو ہلاک کر دینے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ
میں فوری حرکت میں آگیا۔ مجھے سب سے زیادہ فکر اس عمران کی تھی
لیکن مجھے بتایا گیا کہ عمران کے باقی ساتھی تو ہوٹل میں موجود ہیں مگر
عمران کہیں غائب ہے۔ میرے آدمیوں نے اس کی تلاش شروع کر
دی۔ میں سب سے پہلے اسی کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ چیف
باس کے مطابق وہی اصل آدمی ہے۔ بہرحال میرے گروپ نے کافی
بھاگ دوڑ کے بعد آخر کار اسے تلاش کر لیا۔ وہ ایک کالونی کے چوک
سے ٹیکسی میں بیٹھ کر جا رہا تھا کہ میرے آدمیوں نے فوری طور پر ٹیکسی
پر حملہ کر دیا۔ بیہوش کر دینے والی گیس ٹیکسی پر پھینکی گئی۔ جس کے

نتیجے میں تیزی سے دوڑتی ہوئی ٹیکسی الٹ گئی۔ عمران کو وہاں سے
نکالا گیا اور میرے مخصوص اڈے پر لے آیا گیا۔ میں نے اس پر گولیوں
کی بوچھاڑ کر دی۔ اس طرح وہ ختم ہو گیا۔ اب رہ گئے اس کے ساتھی
انہیں میں نے عمران کی آواز میں کال کر کے اپنے ایک مخصوص اڈے
پر کال کیا وہ احمقوں کی طرح وہاں دوڑے چلے آئے۔ وہاں انہیں
بیہوش کر کے میں نے ایک اور خفیہ اڈے پر منتقل کر دیا۔ کیونکہ ہو
سکتا تھا۔ اس اڈے کے بارے میں وہ کسی کو اطلاع دے کر آئے
ہوں۔ انہیں وہاں لوہے کے راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا۔ اسی
لمحے آپ کی کال آگئی۔ چنانچہ میں وہاں انہیں دیکھنے ضرور گیا۔
لیکن میں نے انہیں ہلاک نہ کیا۔ میں نے اس عمران کی گولیوں سے
چھلنی لاش بھی ان کے کمرے میں پہنچا دی۔ تاکہ انہیں معلوم ہو جائے
کہ عمران کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ لیکن میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ لاش
دیکھنے کے باوجود انہیں اسکی موت کا یقین نہ آ رہا تھا۔ یہ میرا ایسا اڈہ
ہے جہاں خصوصی خفیہ کیمرے نصب ہیں۔ جو ہر واقع کی فلم بنا لیتے
ہیں۔ میں نے انہیں یقین دلانے کیلئے انہیں عمران کی موت کی فلم
بھی دکھائی۔ لیکن اس کے باوجود وہ احمق یقین کرنے پر تیار نہ تھے۔
بہرحال ان کے یقین کرتے یا نہ کرنے کا میری صحت پر کیا اثر پڑ سکتا
تھا۔ اس لئے میں واپس آگیا۔ اور آپ کا انتظار کرنے لگا تاکہ آپ
کو ساتھ لے کر جاؤں اور ان کا خاتمہ کیا جا سکے" ___ جوزف
نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کی لاش کہاں ہے" ___ مارش نے پوچھا۔

" لاش ۔ وہ تو میں نے برقی بھٹی میں جلا دی ہے کیوں" —— جوزف نے چونک کر پوچھا ۔

" میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھی اس کی موت کا یقین کیوں نہیں کر رہے تھے ۔ ہو سکتا ہے تم سے غلطی ہوئی ہو ۔ وہ آدمی بے حد شاطر ہے ۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ۔ میں نے اپنے طور پر اس عمران اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا ۔ خود اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں چیک کیں لیکن پھر پتہ چلا کہ وہ سب نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ایک ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرا کر دارلحکومت سے یہاں گرازن میں پہنچ چکے ہیں" —— مارش نے کہا ۔

" اب تو اسکی لاش نہیں مل سکتی ۔ جب اس کے ساتھیوں نے فلم اور لاش دیکھنے کے باوجود یقین نہ کیا تو مجھے بے حد غصہ آیا اور میں نے اس کی لاش کو جلا ڈالا" —— جوزف نے کہا ۔

" ٹھیک ہے اب اس کے ساتھی کہاں ہیں ۔ مجھے لے چلو ان کے پاس" —— مارش نے کہا ۔

" ہاں ضرور ۔ وہ بھی بندھے بیٹھے بیٹھے تھک چکے ہونگے" —— جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ مارش اور ڈیزی بھی ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ جوزف انہیں لئے ہوئے کمرے سے باہر آ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھے اس کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں جوزف کا وہ خاص اڈہ واقع تھا ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وکٹر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوزف بیٹھا ہوا تھا ۔ اور عقبی سیٹ پر مارش اور اس کے ساتھ ڈیزی بیٹھی ہوئی

تھی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ گئے ۔ پھاٹک بند تھا ۔ دروازے کے باہر باقاعدہ تالا لگا ہوا نظر آ رہا تھا ۔

" کیا مطلب ۔ کیا اندر تمہارا کوئی آدمی نہیں ہے" —— تالا دیکھ کر مارش نے حیران ہو کر جوزف سے پوچھا ۔

" نہیں ۔ اسکی ضرورت ہی نہ تھی وہ لوگ بندھے ہوئے ہیں ۔ اور کسی طرح بھی آزاد نہیں ہو سکتے ۔ اور یہ میرا مخصوص اڈہ ہے ۔ جسے میں خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال کرتا ہوں" —— جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مارش نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وکٹر نے نیچے اتر کر تالا کھولا اور پھر دھکیل کر پھاٹک کھول دیا ۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے کھسک کر وکٹر کی سیٹ سنبھالی اور پھر کار کو تیزی سے آگے بڑھا کر لے گیا ۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جس پر مکمل خاموشی طاری تھی ۔ کار جیسے ہی پورچ میں رکی وہ سب نیچے اتر آئے ۔

" بڑی خاموشی ہے یہاں پر" —— ڈیزی نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا ۔

" وہ لوگ تہہ خانے میں بند ہیں اور اوپر کوئی موجود نہیں ہے ۔ اس لئے خاموشی تو ہوتی ہے" —— جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اس دوران وکٹر بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب تہہ خانے کی طرف چل پڑے جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے ۔ لیکن راہداری میں داخل ہوتے ہی جوزف اور وکٹر دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔ کیونکہ تہہ خانے کا دروازہ سپاٹ کھلا ہوا تھا ۔ حالانکہ

انہیں یاد تھا کہ واپس جاتے ہوئے وہ اسے خاص طور پر بند کر کے گئے تھے۔ گو اسے لاک نہ کیا گیا تھا۔ لیکن بہر حال وہ بند ضرور تھا۔

"کیا ہوا" ——— مارش نے ان دونوں کو اس بری طرح چونکتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔ مگر اسی دوران وہ قدم بڑھاتے ہوئے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ اور دوسرے لمحے جوزف اور وکٹر دونوں کے چہرے حیرت سے بگڑ کر رہ گئے۔ جبکہ مارش کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔ کمرہ خالی تھا وہاں موجود سوائے ایک کرسی کے باقی سب کرسیوں کے راڈز غائب تھے۔ لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ——— یہ کیسے آزاد ہوئے" ——— جوزف نے حیرت کی شدت سے لڑکھڑاتے ہوئے کہا

"میرا خیال ہے باس یہاں ان کا کوئی مددگار آیا اور اس نے انہیں آزاد کرا لیا ہے" ——— وکٹر نے کہا۔

"نہیں۔ پھاٹک باہر سے بند تھا اور پھاٹک کھولے بغیر کوئی بھی اندر آتا تو اس پر یقیناً گیس فائر ہو جاتا۔ نہیں یہ ناممکن ہے" ——— جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں کہ یہ کیسے نکل گئے۔ ان میں ایک عورت بھی تھی۔ اس کا جسم یقیناً ڈیزی کی طرح سمارٹ اور دبلا پتلا ہو گا۔ یہ کرسی جس کے راڈز ابھی تک موجود ہیں۔ وہ عورت یقیناً اسی کرسی پر تھی" ——— مارش نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ وہ اسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی" ——— جوزف نے کہا

"تو وہ اپنے دبلے پتلے جسم کی وجہ سے کھسک کر راڈز سے باہر نکل۔ اور اس نے آزاد ہو کر باقی کرسیوں کے آٹومیٹک راڈز غائب کر دیئے اس طرح وہ لوگ آزاد ہو گئے۔ اگر کوئی باہر سے آ کر انہیں کھولتا تو پھر تمام کرسیوں کے راڈز غائب ہوتے" ——— مارش نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ تم نے درست تجزیہ کیا ہے مارش۔ لیکن وہ باہر تو کسی صورت بھی نہیں جا سکتے تھے۔ کیونکہ یہاں آٹومیٹک حفاظتی نظام موجود ہے۔ اور یہ نظام صرف پھاٹک کھلنے پر ہی بند ہوتا ہے اور پھاٹک کو کھولا نہیں گیا" ——— جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے یہ نظام بند کر دیا ہو۔ اور عقبی طرف سے نکل گئے ہوں۔ بہر حال یہ بات تو طے ہے کہ وہ نکل گئے ہیں" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے" ——— جوزف نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اوپر ایک کمرے میں موجود تھے اور جوزف کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ ——— یہ تو نظام آف ہے۔ کس نے نظام آف کیا ہے" ——— جوزف نے ایک خفیہ الماری کھولتے ہوئے چونک کر کہا الماری کے اندر واقعی ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔ جس کا سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن آف تھا۔

"باس یہ آپ نے خود ہی آف کر دیا ہو گا۔ کیونکہ جب آپ نے انہیں فلم دکھائی تھی۔ تو اس وقت یہ آن تھا۔ اور آپ اسے خود ہی

آپریٹ کر رہے تھے" ـــــ وکٹر نے کہا۔

" اوہ اوہ ۔ واقعی ایسا ہی ہوگا۔ میں نے پراسس آف کرتے کے ساتھ ساتھ اسے بھی آف کر دیا ہوگا" ـــــ جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ مارش کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور پیشانی پر بے شمار شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔ وہ شاید کچھ سوچ رہا تھا لیکن دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز تو سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے فون نہ اٹھایا تھا۔

" یہ ـــــ یہ کیا ہو گیا ہے ۔ کوئی فون بھی نہیں اٹھاتا ۔ حالانکہ وہاں تو چھ آدمی ہیں" ـــــ جوزف نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھتے ہوئے کہا ۔

" کہاں فون کر رہے تھے تم" ـــــ مارش نے پوچھا ۔

" برگنزا کلب ۔ اس اڈے پر جہاں ان کا ہیلی کاپٹر اور سامان موجود تھے۔ میرا خیال ہے کہ انہیں چونکہ اسی اڈے کے متعلق معلوم تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے نکل کر وہاں گئے ہوں۔ اور وہاں مارے گئے ہوں۔ لیکن وہاں کوئی فون ہی نہیں اٹھا رہا"۔ جوزف نے تیز تیز لہجے میں کہا اور مارش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" تم سے زبردست حماقت ہوئی ہے جوزف ۔ تم نے ان لوگوں کو عام مجرم سمجھ کر ٹریٹ کیا ہے ۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔ اور اب مجھے

یقین ہے کہ تمہارا وہ اڈہ بھی تباہ ہو چکا ہوگا" ـــــ مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مارش تم سپر سیکشن کے چیف ہو اور میرے مہمان ہو۔ اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ سن لو کہ گرازن کا انچارج میں ہوں" ـــــ جوزف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا ۔

مارش کے فقرے سے اس کے چہرے پر غصے کے چراغ سے جل اٹھے تھے

" آپس میں لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس طرح وہ لوگ زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بہرحال عمران تو مر چکا ہے۔ اب رہ گئے یہ لوگ تو یہ اتنی جلدی گرازن سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے جوزف انہیں آسانی سے کور کر سکتا ہے" ـــــ ڈیزی نے فوراً ہی بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

" آئی۔ ایم۔ سوری جوزف واقعی مجھے اس انداز میں یہ فقرے ادا نہیں کرنا چاہیئے تھے" ـــــ مارش نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا کیونکہ ظاہر ہے وہ چیف باس کی مرضی کے بغیر اپنے طور پر یہاں آیا تھا۔ اس لئے جوزف کا غصہ اسکے خلاف بھی جا سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شہر سے نکل کر وہ اب مضافات کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ چوک کے قریب ایک وسیع میدان میں موجود عمارت تک جا پہنچ گئے۔ یہ برگنزا کلب تھا۔ وکٹر نے کار اس کے پھاٹک کی طرف موڑ دی۔ جو کھلا ہوا تھا۔ سامنے عمارت کے ساتھ ایک۔ سیاہ رنگ کی کار موجود

تھی۔ وکٹر نے کار اس کے قریب لے جا کر روکی اور وہ سب تیزی
سے نیچے اترے۔ اس کار کی وجہ سے وہ بیحد چونکنا تھے۔ لیکن دوسرے
لمحے مارش کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ عمارت کے اندر ہر طرف
لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انہیں اندھا دھند
فائرنگ سے ہلاک کیا گیا ہو۔ البتہ ایک کمرے میں ایک آدمی کی
لاش پڑی ہوئی تھی جس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس پر انتہائی وحشیانہ
انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔

" اس پر تشدد کیا گیا ہے" ——— مارش نے اس لاش کو
دیکھتے ہی کہا۔

" یہ یہاں کا انچارج ہے۔ کونی۔ لیکن اس پر کس نے تشدد کیا
ہو گا اور کیوں" ——— جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس۔ وہ ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے۔ حالانکہ اسے یہیں ہونا
چاہئے تھا" ——— اسی لمحے وکٹر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اس اڈے سے نکلے۔ انہوں نے
باہر موجود کار حاصل کی اور سیدھے یہاں آئے اور یہاں تباہی مچا کر
وہ ہیلی کاپٹر لے کر نکل گئے" ——— جوزف نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا

" اب صحیح بات بتا دو جوزف۔ کیا واقعی عمران ہلاک ہو چکا ہے"
اچانک مارش نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ تو جوزف بے اختیار
اچھل پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں آیا" ———
جوزف کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" مجھے تو یقین آ گیا ہے۔ لیکن کونی کی حالت دیکھ کر مجھے یہی
خیال آ رہا ہے کہ کونی پر تشدد اس عمران کی بازیابی کے لئے کیا گیا
ہو گا" ——— مارش نے کہا۔

" اس عمران کو دوسرے اڈے پر گولی ماری گئی تھی۔ کونی کا اس
سے کیا تعلق" ——— جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" وہ لوگ ہیلی کاپٹر بھی لے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کارس
کی طرف گئے ہوں" ——— مارش نے کہا۔

" اس کا بھی پتہ چل جائے گا آؤ" ——— جوزف نے کہا اور
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر ان
کی کار واپس جوزف کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

میک اپ کرنے کے بعد صفدر اور دوسرے ساتھی ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ تو ان سب کے چہرے پہلے کی نسبت بدل چکے تھے لیکن ظاہر ہے لباس وہی تھے۔ "ہمیں لباس بھی تبدیل کر لینے چاہئیں" نعمانی نے کہا۔

" اتنا وقت نہیں ہے۔ کسی بھی لمحے ہماری گمشدگی کا انہیں علم ہو سکتا ہے۔ اور ہم نے فوری طور پر اس برگنزا کلب پر چھاپہ مارنا ہے۔ وہیں سے ہمیں عمران کے متعلق بھی معلومات مل سکتی ہیں" ---- صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

" ہمیں کوئی کار حاصل کرنا ہوگی۔ وہ شہر سے کافی دور ہے اور ٹیکسی پر وہاں جا کر ہم کوئی مشن مکمل نہیں کر سکتے" ---- تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ آؤ دیکھتے ہیں مین مارکیٹ کے قریب ہی لازماً جنرل پارکنگ

ہو گی" ---- صفدر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی انہوں نے جنرل پارکنگ چیک کی وہاں مختلف ماڈلز کی بے شمار کاریں موجود تھیں

" نعمانی جا کر کار لے آؤ۔ ایسی کار لے آنا جس میں ہم سب آسانی سے آسکیں" ---- صفدر نے کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا پارکنگ کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے اسکی اپنی کار وہاں پارک شدہ موجود ہو۔ انہیں معلوم تھا کہ نعمانی کے لئے کسی کار کے دروازے کا لاک کھولنا اور پھر چابی نہ ہونے کے باوجود کار کو سٹارٹ کر لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اس لئے وہ مطمئن تھے۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد ایک لمبی سی سیاہ رنگ کی کار پارکنگ سے نکل کر ان کے قریب آ کر رک گئی۔ پارکنگ میں کوئی محافظ موجود نہ تھا۔ کیونکہ یہاں کاریں صرف ان افراد کی تھیں جو شاپنگ کے لئے آئے تھے۔ اس لئے یہاں تھوڑی دیر کے لئے گاڑیاں پارک ہوتی تھیں۔ کار رکتے ہی وہ سب دروازے کھول کر اس میں سوار ہو گئے اور نعمانی نے اطمینان سے کار آگے بڑھا دی۔

" جلد از جلد شہر سے نکلنے کی کوشش کرو نعمانی۔ ورنہ کار کی چوری کی اطلاع ہونے پر پولیس نے ناکہ بندی کر لینی ہے" ---- صفدر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" فکر مت کرو۔ اس کے اندر سٹکر موجود تھا کہ یہ کار زوگو انٹرنیشنل ٹریڈرز کے سٹاف کیلئے مخصوص ہے اور ابھی دفتروں میں چھٹی ہونے میں کئی گھنٹے پڑے ہوئے ہیں" ---- نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ سٹکر کہاں ہے ہمیں تو نظر نہیں آ رہا" ـــــ تنویر نے
چونک کر پوچھا۔

" ظاہر ہے اسے میں نے سب سے پہلے ہٹایا تھا ورنہ پولیس
لازماً چیک کر لیتی۔ کہ چھٹی سے پہلے سٹاف کو کیوں لے جایا جا رہا ہے"
نعمانی نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس دیئے۔

تھوڑی دیر بعد کار شہر سے نکل کر تیسری شاہراہ کے چوتھے
چوک پر پہنچ گئی۔ برگنزا کلب کی عمارت انہیں دور سے ہی نظر
آنے لگ گئی تھی۔

" اسلحہ سنبھال لو سب۔ ہمیں تیز ایکشن کرنا ہوگا۔ البتہ ایک آدمی
کو زندہ ضرور رکھنا ہے تاکہ اس سے عمران کے بارے میں پوچھ گچھ ہو
سکے" ـــــ صفدر نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ نعمانی نے
کار عمارت کے بند پھاٹک کے سامنے جا کر روک دی۔ اسی لمحے
سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مسلح آدمی باہر نکل آیا۔ نعمانی اس دوران
کار کا دروازہ کھول کر باہر آ چکا تھا۔

" کون ہو تم" ـــــ مسلح محافظ نے حیرت بھرے انداز میں کار
کو اور نعمانی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس سے بات کرو مسٹر" ـــــ نعمانی نے بڑے دوستانہ
انداز میں اس محافظ کا بازو پکڑ کر اسے ڈرائیونگ سیٹ کے کھلے
دروازے سے اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور جیسے ہی وہ دروازہ
کی سیدھ میں آیا۔ نعمانی نے بازو چھوڑ کر اسے زور سے دھکا دیا اور وہ
آدمی چیختا ہوا منہ کے بل سیٹ پر گرا ہی تھا کہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی

ہوئی جولیا نے پوری قوت سے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مارا۔ وہ
آدمی جھٹکے سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ عقبی سیٹ سے تنویر کا ہاتھ گھوما
اور ترٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کی کھوپڑی پر مشین گن کا
دستہ پوری قوت سے پڑا۔ اور اس آدمی کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت
ساکت ہو گیا۔ یہ سب کچھ صرف ایک لمحے میں ہو گیا اور دوسرے
لمحے وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کار سے نیچے اترے اور تیزی سے
اس کھلے ہوئے سائیڈ پھاٹک کی طرف بڑھ گئے۔ یہ محافظ شاید
پھاٹک کے قریب ہی موجود تھا اور کار کی آواز سن کر ہی باہر آ گیا
تھا۔ کیونکہ نہ انہوں نے ہارن بجایا تھا اور نہ ہی کال بیل دی تھی۔
پھاٹک کے بعد عمارت تک کھلا میدان تھا۔ اور پھر عمارت تھی۔
لیکن عمارت کے باہر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

" پھاٹک کھولو ہمیں عمارت تک کار ہیں جانا ہوگا" ـــــ جولیا
نے اندر داخل ہوتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر تیزی
سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے پھاٹک کھول
دیا۔ اور وہ سب تیزی سے واپس مڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے۔ نعمانی
نے ڈرائیونگ سیٹ پر پڑے ہوئے اس بیہوش آدمی کو گھسیٹ کر
سیٹوں کے درمیان ڈال دیا۔ اس آدمی کی کھوپڑی ٹوٹ چکی تھی۔ اور وہ
مر چکا تھا۔ لیکن اچھی بات یہی ہوئی تھی کہ اس کے سر سے بہنے والا خون
سیٹ پر پڑنے کی بجائے دونوں سیٹوں کے درمیان گرا تھا۔
اس طرح سیٹیں خون آلود ہونے سے بچ گئی تھیں۔ ورنہ انہیں بیٹھنے
سے پہلے سیٹیں صاف کرنی پڑتیں اور اس طرح ان کا وقت ضائع ہوتا۔

چند لمحوں بعد کار تیز رفتاری سے پھاٹک کو کراس کرتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ابھی کار عمارت کے قریب پہنچی ہی تھی کہ دو مسلح آدمی باہر برآمدے میں نمودار ہوئے۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی۔

" اندر جا کر ان پر فائر کھولنا۔ تاکہ پوزیشن چیک ہو جائے" —— صفدر نے دبے دبے لہجے میں کہا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے نعمانی نے کار عمارت کے قریب جا کر روکی اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔

"کون ہو تم لوگ" —— ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" دوست ہیں۔ یہاں کا انچارج کون ہے" —— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں ان کے قریب پہنچ گئے۔

" خبردار" —— ان میں سے ایک نے تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتارتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے نعمانی اور کیپٹن شکیل عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر۔ تنویر اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کراس کر کے اندرونی ہال میں داخل ہو گئے۔ جس وقت اندر سے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ نعمانی اور کیپٹن شکیل اپنے اپنے شکار کی گردنیں توڑ چکے تھے۔ ان کے شکاروں کو چونکہ سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔ اس لئے وہ سرے سے کوئی جدوجہد ہی نہ کر

سکے تھے۔ اور ان دونوں نے مخصوص انداز میں ان کے سر اور جسم کو مخالف سمتوں میں جھٹکے دے کر ان کی گردنیں توڑیں اور پھر ان کی لاشوں کو اٹھا کر اندر دروازے میں پھینک دیا۔ اندر سے تیز فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ وہ دونوں اندر پھینکی جانے والی لاشوں کو پھلانگتے ہوئے جب اندر داخل ہوئے تو ہال میں موجود چھ مسلح افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ جبکہ صفدر نے ایک دروازے پر کھڑے آدمی کو ہینڈز اپ کرایا ہوا تھا اور باقی ساتھی تیزی سے مختلف دروازوں کی طرف دوڑے چلے جا رہے تھے۔ صفدر مشین گن کی نال اس آدمی کے سینے پر رکھے ہوئے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔

" کیا تم اس عمران کے ساتھی ہو" —— اس آدمی نے اچانک صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

" تم اسے کیسے جانتے ہو" —— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" تم تو سپیشل اڈے میں تھے۔ اور چیف جوزف سپر سیکشن کے انچارج مارش کے انتظار میں ہے۔ تاکہ تمہارا خاتمہ کیا جا سکے لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے تمہیں کس نے آزاد کیا ہے" —— اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے ہمیں کیسے پہچان لیا ہے۔ جب کہ ہمارے چہرے پہلے سے مختلف ہیں" —— صفدر نے کہا۔

" ایک عورت اور چار مرد۔ ظاہر ہے پانچواں تو تمہارے ساتھ تھا ہی نہیں اور پھر تمہارا ریڈ کرنے کا انداز" —— اس آدمی نے

جواب دیتے ہوئے کہا اسی لمحے ایک ایک کر کے سارے ساتھی آ گئے۔

" اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ ویسے ہمارا ہیلی کاپٹر اور سامان بھی یہاں موجود ہے" ـــــ تنویر نے آ کر کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

" تم اپنا منہ دیوار کی طرف کر لو۔ اور تنویر تم اس کے ہاتھوں کو بیلٹ سے باندھ دو۔ یہ آدمی بہت کچھ جانتا ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

" سنو۔ اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو تم زندگی بھر اپنے لیڈر سے محروم ہو جاؤ گے" ـــــ اس آدمی نے کہا تو صفدر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کی تیز نظریں اس آدمی پر جم گئیں۔

" لیڈر ـــــ کس لیڈر کی بات کر رہے ہو" ـــــ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

" پرنس کی ـــــ جو تمہارا لیڈر ہے" ـــــ اس آدمی نے جواب دیا۔

" تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ہمارا کوئی پرنس لیڈر نہیں ہے تم دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا" ـــــ صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ آدمی ہلتا۔ پاس کھڑا ہوا تنویر یکلخت اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اس کے ہاتھوں پر اٹھا اور پھر ایک دھماکے سے منہ کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ تنویر نے اسے اٹھا کر انتہائی بے دردی سے فرش پر پٹخ دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی مگر پھر ایک

جھٹکے سے گر کر ساکت ہو گیا۔

" نخرہ کر رہا تھا" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیلٹ کھولی اور اس آدمی کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس نے بیلٹ سے باندھ دیئے۔ پھر صفدر کے اشارے پر تنویر نے اس بیہوش پڑے آدمی کو اٹھایا اور اندر کمرے میں لے جا کر ایک کرسی پر پھینک دیا۔

" تنویر۔ اس نے عمران کے متعلق اشارہ دیا ہے۔ اس لئے اسے ہوش میں لے آ کر اس سے عمران کے بارے میں پوچھو۔ میں اس دوران باقی ساتھیوں کے ساتھ اس عمارت کے تہہ خانے وغیرہ چیک کر لوں۔ ہو سکتا ہے عمران اس عمارت کے کسی تہہ خانے میں ہو" ـــــ صفدر نے کہا۔

" تم تنویر کے ساتھ رہو۔ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ جاتی ہوں تنویر کا کوئی پتہ نہیں۔ اسے غصہ آ گیا تو یہ آدمی کچھ بتائے بغیر ہی مر جائے گا" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب اتنا احمق بھی نہیں ہوں میں۔ جتنا تم مجھے سمجھ رہی ہو" ـــــ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" حماقت نہیں غصے کی بات کر رہی ہوں۔ جس طرح تم نے اسے اٹھا کر پٹخا تھا یہ مر بھی سکتا تھا" ـــــ جولیا نے کہا اور تنویر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے آثار نمودار ہو گئے۔

" اسے ہوش میں لے آؤ تنویر۔ یہ باتوں کا وقت نہیں ہے۔ کسی بھی لمحے یہاں کوئی آ سکتا ہے" ـــــ صفدر نے کہا اور تنویر

تیزی سے صوفے پر بیہوش پڑے اس آدمی کی طرف بڑھا دوسرے
لمحے کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا
تھپڑ اس آدمی کے چہرے پر پڑا اور وہ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔
" کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔۔ صفدر نے تنویر کو ایک طرف
ہٹاتے ہوئے اس آدمی سے پوچھا۔
" کونی"۔۔۔ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" سنو مسٹر کونی۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو صاف
صاف بتا دو کہ وہ پرنس کہاں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے سرد
لہجے میں کہا
" کون پرنس ۔۔۔ میں کسی پرنس کو نہیں جانتا"۔۔۔ کونی
نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے عضلات یکلخت
سکڑ گئے تھے۔
" تم نہیں جانتے۔ ٹھیک ہے تم نہیں جانتے"۔۔۔ تنویر
نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے صفدر کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہٹایا اور دوسرے لمحے
کمرہ کونی کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے گریبان سے
پکڑ کر کونی کو ایک جھٹکے سے فرش پر گرایا اور پھر اس کی لاتیں
کسی مشین کی طرح چلنے لگ گئیں۔ اور کونی کی چیخوں کے ساتھ ہی
اس کی پسلیاں ٹوٹنے کی آوازیں بھی شامل ہو گئی تھیں۔ تنویر کی
حالت واقعی غصے کی شدت سے پاگلوں جیسی ہو رہی تھی اور
بندھا ہوا کونی کسی فٹبال کی طرح مسلسل پسلیوں ، پشت

اور چہرے پر ضربیں کھا کھا کر فرش پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔
" بتاتا ہوں بتاتا ہوں رک جاؤ بتاتا ہوں"۔۔۔۔ یکلخت
کونی کی درد سے بھری ہوئی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی اور صفدر
نے تنویر کو رکنے کا اشارہ کر دیا۔
" بولو ورنہ"۔۔۔۔ صفدر نے پہلو کے بل پڑے کراہتے ہوئے
کونی کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ جس کی ناک اور منہ سے خون بہہ
رہا تھا اور چہرہ ضربوں سے نہ صرف پھٹ چکا تھا بلکہ بے پناہ تکلیف
کی وجہ سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔
" اسے ۔۔۔ اسے میں نے علیحدہ بند کر رکھا ہے۔ اگر تم مجھے
زندہ چھوڑنے کا وعدہ کرو تو میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ کونی نے
تکلیف کی شدت سے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔
" وعدہ۔ لیکن درست معلومات مہیا کرنا ورنہ وعدہ ختم ہو جائے
گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
" سنو ۔۔۔ میں یہاں کا انچارج ہوں۔ تم لوگوں نے جب ہوٹل
کے ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے تھرڈ فورس اور
عمران کے نام لئے تو ہمارا ایک ایجنٹ ویٹر تمہارے قریب موجود
تھا۔ اس نے تھرڈ فورس کا نام اجنبی افراد سے اور خاص طور پر
جو دارلحکومت سے آئے ہوں سن کر مجھے اطلاع دی۔ میں نے چیف
جوزف کو اطلاع دی۔ اور جوزف نے دارلحکومت چیف باس سے
بات کی۔ چیف باس عمران کا نام سن کر بے حد حیران ہوا۔ اور اس
نے فوری طور پر اس عمران کا خاتمہ کرنے کا حکم دے دیا۔ اس

نے جس انداز میں اس عمران کے خاتمے کا حکم دیا تھا اس سے جوزف
سمجھ گیا کہ عمران کوئی انتہائی اہم شخصیت ہے۔ جوزف کے حکم پر میں نے جب
ہوٹل سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ لیڈر پرنس غائب ہے۔ باقی افراد
موجود ہیں۔ ویٹر سے اس لیڈر کا حلیہ معلوم کر لیا گیا جسے عمران کہا
گیا تھا۔ میرے آدمیوں نے تلاش شروع کر دی۔ پھر مجھے اطلاع
ملی کہ عمران کو ایک کالونی میں دیکھا گیا ہے اور وہ ایک ٹیکسی میں
بیٹھا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر اس کو بیہوش کرنے کا حکم
دیدیا۔ کیونکہ چیف باس نے اسے انتہائی خطرناک آدمی قرار دیا
تھا۔ بہرحال میرے آدمیوں نے ٹیکسی پر بیہوش کرنے والا بم
مارا اور ٹیکسی الٹ گئی۔ اور وہ ٹیکسی ڈرائیور اور اس پرنس یا عمران
دونوں کو ہی اٹھا لائے۔ اس وقت میرے ذہن میں ایک اور پلاننگ
آگئی۔ میں نے فوری طور پر اپنے ایک اسسٹنٹ کے چہرے پر
عمران کا میک اپ کر دیا۔ اور اسے سمجھایا کہ وہ پرنس بن کر چیف
جوزف کے سامنے پیش ہو۔ اور عمران کو میں نے اپنے ایک خفیہ اڈے
میں پہنچا دیا۔ مجھے معلوم تھا کہ چیف جوزف نے عمران کے فوری قتل کا
حکم دے دینا ہے۔ اس طرح میں نے ڈبل پلاننگ کی تھی۔ ایک
تو یہ کہ اپنے اس اسسٹنٹ سے جو کارکردگی میں مجھ سے آگے جا
رہا تھا اس سے چھٹکارا مل سکتا تھا دوسرا اس طرح میں چیف باس
کے نوٹس میں لاؤں گا۔ اور جوزف نے بغیر کچھ سوچے سمجھے نقلی
عمران کو مار دیا ہے۔ اور اصلی عمران نکل گیا ہے۔ جسے میں
نے گرفتار کر لیا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ چیف باس اپنی عادت

کے مطابق جوزف کو گولی مار دینے کا حکم دے کر مجھے گرازن کا چیف
بنا دے گا۔ اس طرح میں ایک تیر سے دو شکار کھیلنا چاہتا تھا۔
بہرحال جب میں نے اپنے اسسٹنٹ کو خفیہ طور پر عمران بنا کر اس
خفیہ سائنسی اڈے کے ایک کمرے میں پہنچا کر اسے راڈز والی کرسی پر
جکڑ دیا۔ اس کے بعد میں نے چیف جوزف کو اطلاع دی اس نے اسی
اڈے پر فون کر کے فوری طور پر اس عمران کے قتل کا حکم دے دیا۔
اور وہاں موجود مسلح افراد نے جنہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ یہ کرسی پر
بندھا ہوا آدمی عمران ہے یا نہیں۔ اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ پھر
چیف باس کے حکم پر میں نے تم لوگوں کو ہوٹل سے یہاں بلانے کی
باقاعدہ پلاننگ کی۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران جیگور کی کوٹھی سے
نکل کر ٹیکسی پر بیٹھا تھا چنانچہ میں نے جیگور پر چڑھائی کی تو اس
نے مجھے ساری تفصیل بتا دی۔ کہ عمران اس سے کیا چاہتا تھا جیگور
کی عادت ہے کہ وہ جس گاہک سے بات چیت کرتا ہے۔ اسے خفیہ طور
پر ریکارڈ کر لیتا ہے۔ چنانچہ جیگور کو قتل کر کے میں نے وہ ٹیپ وہاں
سے اڑا لی اور پھر اس سے عمران کی بات چیت سنی اور اس کی آواز
میں ہوٹل تمہیں فون کر کے یہاں بلوایا۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ
انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ اس لئے میں نے تم لوگوں کو یہاں
ٹریپ کرنے کی پوری پلاننگ کی۔ عمران کی جیگور سے ہونے والی
گفتگو کا ٹیپ میں نے ایک کمرے میں چلوا دیا۔ تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ۔
اس کے بعد تمہیں اچانک ایک تہہ خانے میں پھینکوا دیا۔ جہاں تم
بیہوش ہو گئے۔ پہلے تو تمہیں اس بیہوشی کے عالم میں گولی مارنے کا

حکم تھا لیکن پھر چیف جوزف نے مارش کے کہنے پر انکی موت ٹال دی۔ لیکن مجھے کوئی فکر نہ تھی مجھے معلوم تھا کہ مارش یہاں پہنچ کر تم سب بندھے ہوؤں کو ہلاک کر دے گا اور مطمئن ہو کر جب واپس چلا جائے گا تب میں چیف باس کو بتاؤں گا کہ اصل عمران زندہ ہے سر انہیں اور ساری کارکردگی کا سہرا اپنے سر لے لوں گا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ مارش اور اسکی گرل فرینڈ ڈیزی آدھے گھنٹے بعد چیف جوزف کے پاس پہنچنے والے ہیں۔ وہ وہاں سے سیدھے اس اڈے پر جائیں گے اور تمہیں ہلاک کر کے ایک آدھ دن یہاں رہ کر واپس چلے جائیں گے۔ پھر میں اس عمران کو سامنے لے آ کر اسے ہلاک بھی کر دوں گا اور جوزف کی جگہ خود یہاں کا چیف بن جاؤں گا۔ لیکن تم نجانے اس خفیہ اور انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کے باوجود اس اڈے سے کسی طرح فرار ہو گئے ہو"۔۔۔۔ کونی نے پوری تفصیل سے ساری بات کہہ ڈالی۔

" اب عمران کہاں ہے"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

" ایک خفیہ اڈے پر جس کے متعلق صرف میں ہی جانتا ہوں"۔۔۔ کونی نے جواب دیا۔

" کہاں ہے یہ اڈہ۔ سنو اگر عمران وہاں سے زندہ دستیاب ہو گیا تو میرا وعدہ کہ نہ صرف تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا بلکہ تمہارے اس چیف جوزف کا بھی ہم خاتمہ کر دیں گے اس طرح لامحالہ تم یہاں کے چیف بن جاؤ گے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" وہ لاکسن کالونی کوٹھی نمبر چھ بی بلاک کے نیچے بنے ہوئے ایک

خفیہ تہہ خانے میں ہے۔ جس کا دروازہ فولادی ہے۔ اور کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے"۔۔۔ کونی نے کہا۔ اسی لمحے جولیا بھاگتی ہوئی اندر آئی

" ایک کار آ رہی ہے جلدی کرو"۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ہاتھ نکالا اور دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی گولی کونی کے سینے میں گھستی چلی گئی۔

" چلو چلو۔ ہمیں پوزیشن سنبھالنا ہے"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

" وہ کار آگے نکل گئی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو ان سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" کیا وہ عمارت کے پاس رکی تھی"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ آتے آتے اس کار نے رخ بدلا اور ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ عمارت کے پھاٹک کی طرف آ رہی ہو۔ لیکن پھر پھاٹک کے قریب سے وہ سیدھی ہو کر آگے نکل گئی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ ہو سکتا ہے۔ وہ صرف حالات چیک کر رہے ہوں۔ بہرحال چلو ہمیں اب ہیلی کاپٹر لے کر جانا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر اس دروازے کی طرف مڑ گیا جہاں سے عقبی طرف دور کھڑے ہیلی کاپٹر تک پہنچا جا سکتا تھا۔

" عمران کا پتہ چلا"۔۔۔ جولیا نے انتہائی اشتیاق بھرے

لہجے میں کہا

"ہاں۔ عمران کا نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ وہ زندہ بھی ہے"۔ صفدر نے جواب دیا اور جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ ہیلی کاپٹر تک پہنچتے پہنچتے صفدر نے اسے کونی سے حاصل کردہ معلومات مختصر طور پر بتا دیں۔

"تو یہ کونی ڈبل گیم کھیل رہا تھا"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اس چیف کو ہم پر غصہ آ رہا تھا کہ ہم عمران کی موت پر یقین ہی نہ کر رہے تھے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ پائلٹ سیٹ پر تنویر تھا۔

"اب کہاں چلا جائے۔ نجانے وہ لاکسن کالونی کہاں ہو گی"۔۔۔ تنویر نے ہیلی کاپٹر کو سیدھا آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے کہا۔

"تم اسے شہر سے باہر کسی زرعی فارم میں لے جاؤ۔ ورنہ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے بھی ہم پکڑے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد سوچیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ جنوب کی طرف موڑ دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شہر کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ایک ویران سے علاقے میں آ گئے۔

"یہ درختوں کا بڑا سا ذخیرہ نظر آ رہا ہے۔ اس میں ہیلی کاپٹر آسانی سے چھپ سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے ایک طرف اشارہ کیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ اس طرف کو

موڑ دیا۔ چند لمحوں بعد وہ درختوں کے درمیان ایک ایسی جگہ تلاش کر چکا تھا۔ جہاں آسانی سے ہیلی کاپٹر کو اتارا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر وہاں اتار دیا گیا۔

"اسے گھسیٹ کر درختوں کے نیچے کر دو اوپر سے اسے نظر نہیں آنا چاہیئے"۔۔۔ صفدر نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور ان سب نے مل کر ہیلی کاپٹر کو گھسیٹا اور گھنے درختوں کے نیچے کر دیا۔

"کون ہو تم"۔۔۔ اچانک ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے مڑے اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک خوبصورت نوجوان لڑکی ہاتھ میں ایک جدید انداز کی ائیر مشین گن اٹھائے ایک درخت کے نیچے کھڑی تھی۔ اس کے جسم پر شکاریوں جیسا چست لباس تھا۔ لیکن گن اس نے اس انداز میں پکڑی ہوئی تھی کہ اس کا رخ زمین کی طرف تھا۔ لڑکی کے چہرے پر خوف کی بجائے حیرت کے تاثرات تھے۔

"تم یہاں شکار کھیل رہی ہو"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو اور اس چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں جنگل میں کیوں اترے ہو۔ کیا تم بھی شکاری ہو لیکن لباس"۔۔۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق دارالحکومت سے ہے۔ اور ہم یہاں ایک آدمی کو تلاش کرنے آئے ہیں"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ قدم بڑھاتی ہوئی اس کے قریب پہنچ گئی۔

"تلاش میں۔ کیا مطلب۔ کیا تم پولیس میں ہو۔ مگر یہاں اس

چھوٹے سے جنگل میں تو میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور یہ جنگل بھی میرے ڈیڈی کی ملکیت ہے۔ جنگل اور اس کے ساتھ دور دور تک پھیلے ہوئے کھیت بھی۔ یہ سب ڈیڈی کی ملکیت ہیں" ——— لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا نام ہے تمہارا" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میرا نام کیتھی ہے اور میرے ڈیڈی کا نام لارڈ ڈلیمنڈ ہے"۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا لارڈ ڈلیمنڈ یہیں گرازن میں رہتے ہیں" ——— صفدر نے پوچھا۔

" نہیں۔ وہ تو دارلحکومت میں رہتے ہیں۔ میں یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں۔ یہاں جاگیر پر چھٹیاں گزارنے آئی ہوئی ہوں" ——— کیتھی نے جواب دیا۔

" کیا تمہاری رہائش یہاں قریب ہے" ——— جولیا نے پوچھا۔

" نہیں۔ لاکسن کالونی میں ہماری رہائش گاہ ہے۔ یہاں تو میں پرندوں کا شکار کھیلنے آتی ہوں۔ مگر تم کون ہو۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے" ——— کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا تعلق پولیس سے نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کاسٹریا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ ہم یہاں ایک مجرم تنظیم کے خاتمے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن اس مجرم تنظیم نے ہمارے ایک آدمی کو لاکسن کالونی کی ایک کوٹھی میں چھپا رکھا ہے۔ ہم نے اسے دستیاب کرنا ہے۔ لیکن ہمارے یہیں کا پتہ کے بارے میں اس مجرم تنظیم کو علم ہے۔ اس

لئے ہم اسے یہاں درختوں میں چھپا کر واپس دارلحکومت جانا چاہتے تھے تاکہ ہم اپنے آدمی کو بھی دستیاب کر لیں اور مجرموں کو بھی ہمارے متعلق پتہ نہ چل سکے" ——— جولیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ ویری گڈ۔ تو تم سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ ویری گڈ۔ میں نے سیکرٹ ایجنٹوں کی فلمیں دیکھی ہیں۔ وہ تو بڑے گریٹ لوگ ہوتے ہیں۔ تم فکر نہ کرو میں اپنی کار میں تمہیں لاکسن کالونی لے جاؤں گی" ——— لڑکی نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا کہ جیسے اسے اپنا پسندیدہ شغل مل گیا ہو۔ اور جولیا سمیت سب اسکی معصومیت پر بے اختیار مسکرا دیئے۔ بہرحال انہیں ایک ذریعہ دستیاب ہو گیا تھا لاکسن کالونی تک پہنچنے کا۔ ورنہ ان کا پہلے ہی ارادہ تھا کہ وہ یہاں سے نکل کر کسی سڑک پر جائیں وہاں سے بس پکڑ کر شہر اور پھر وہاں سے لاکسن کالونی کو تلاش کرتے۔ لیکن اب یہ سارے مراحل انہیں طے نہ کرنے پڑے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب کیتھی کی جدید ماڈل کی رولز رائس میں بیٹھے تیزی سے دارلحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" لاکسن کالونی میں کونسی کوٹھی ہے" ——— ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی کیتھی نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے پوچھا۔

" کوٹھی نمبر چھ بی بلاک" ——— پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے صفدر نے جواب دیا۔ اور لڑکی نے سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک وسیع و عریض رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے۔ کالونی کی مختلف سڑکوں پر کار دوڑتی ہوئی آخرکار کیتھی نے ایک چھوٹی سی کوٹھی

کے بند پھاٹک کے سامنے کار روک دی۔

"یہ ہے کوٹھی نمبر چھ بی بلاک۔ مگر اس کو تو تالا لگا ہوا ہے"۔ کیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ابھی کھل جائے گا" — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھل جائے گا وہ کیسے کیا تمہارے پاس اس کی چابی ہے"۔ کیٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ نعمانی اس دوران نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے تالا کھول کر اور پھاٹک کو دھکا دے کر کھول دیا۔

"کار اندر لے چلو" — جولیا نے کیٹی سے کہا اور کیٹی نے سر ہلاتے ہوئے کار اندر کی طرف بڑھا دی۔ کوٹھی کے پورچ میں کار رکتے ہی وہ سب نیچے اتر آئے۔ گیٹ کے قریب رکے ہوئے نعمانی نے کار کے گیٹ کراس کرتے ہی گیٹ کو بند کر دیا۔ اور پھر وہ بھی ان سے آملا۔

"یہ تو خالی کوٹھی ہے۔ یہاں تمہارا آدمی کہاں ہو سکتا ہے"۔ کیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں یہیں رکو گے" — صفدر نے مڑ کر نعمانی اور شکیل سے کہا اور پھر تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور تنویر اس کے ساتھ ہی آگے بڑھے۔ کیٹی بھی ان کے پیچھے جانے لگی لیکن نعمانی نے اسے روک دیا۔

"مس کیٹی آپ یہیں رہیں ایسا نہ ہو کہ اندر کوئی مجرم ہو اور وہ

تمہیں نقصان پہنچا دے" — نعمانی نے نرم لہجے میں کہا اور کیٹی نے معصومیت سے سر ہلا دیا۔

صفدر اور جولیا اور تنویر تینوں نے پوری کوٹھی گھوم لی۔ لیکن نہ ہی انہیں وہاں کوئی تہہ خانہ دستیاب ہو سکا اور نہ ہی وہاں ایسی مشینری تھی کہ کونی کی اس بات کی تصدیق ہو سکتی کہ تہہ خانے کا دروازہ کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ عام سی سیدھی سادھی کوٹھی تھی۔ اور سوائے فرنیچر کے وہاں اور کوئی خاص چیز موجود ہی نہ تھی۔

"میرا خیال ہے اس کونی نے جھوٹ بولا ہے" — تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں کوٹھی ہمیں خالی ملی ہے۔ ورنہ وہ کسی آباد کوٹھی کا نمبر بتا سکتا تھا۔ اس لئے کوٹھی یہی ہے اور یقیناً یہاں کوئی تہہ خانہ بھی ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"اگر تہہ خانہ ہو سکتا ہے تو پھر وہ یقیناً درمیانی کمرے کے نیچے ہو گا۔ اس کمرے کی ساخت دوسرے کمروں سے قدرے مختلف ہے" جولیا نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں چونک پڑے۔ واقعی مختلف ساخت انہوں نے بھی دیکھی تھی۔ لیکن جولیا کی طرح انہوں نے اسے مارک نہ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے اور انہوں نے اس کی دیواریں ٹھونک ٹھونک کر دیکھنی شروع کر دیں۔

"ارے یہ دیوار اندر سے کھوکھلی ہے" — اچانک تنویر نے ایک دیوار کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"کھوکھلی ہے" — جولیا نے چونک کر کہا۔ اس نے بھی اسے

چھپا کر دیکھا۔ دیوار کا صرف تھوڑا سا حصہ کھوکھلا نظر آرہا ہے۔

"یہ سوئچ پینل ڈبل ہے" ــــــ اچانک صفدر کی آواز سنائی دی وہ دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پینل کو چیک کر رہا تھ اور اس نے باقاعدہ اسے کسی صندوق کی طرح کھول رکھا تھا۔ اندر بٹن موجود تھے۔

"تم دروازے کے قریب آجاؤ نجانے کونسا حصہ کھل جائے"۔ صفد نے جولیا اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دروازے کے قریب آگئے۔ صفدر نے ایک بٹ دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش کا ایک کو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اب وہاں نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ دوسرا بٹن کس چیز کا ہے" ــــــ صفدر نے کہا اور پھر اس نے دوسرا بٹن بھی دبا دیا۔ اور نیچے سیڑھیوں کی طرف سرر کی تیز آواز ابھری اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"یہ کوئی دروازہ کھلا ہے" ــــــ جولیا نے کہا اور صفدر نے ب سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے پہ تو سیڑھیوں کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری نظر آرہی تھی۔ جس کے اختتا ایک اور فولادی دروازہ نظر آرہا تھا۔ ایسا دروازہ جیسے کسی بنک لا کا مخصوص ساخت کا دروازہ ہوتا ہے۔ مکمل فولادی شیٹ سے بنا ہوا تھا۔ نہ اس میں کوئی جھری تھی اور نہ کوئی سوراخ۔ یوں لگ

تھا جیسے سیمنٹ کی دیوار کے درمیان اچانک فولاد کی دیوار لگا دی گئی ہو۔ وہ تینوں اس دروازے پر پہنچے اور صفدر اور جولیا نے اس کا آپریشن سسٹم تلاش کرنے کی کوشش کی۔ تنویر نے اسے زور سے ہلا کر دیکھا۔ لیکن ٹھوس دروازہ ان کا منہ چڑا رہا تھا۔

"اب اس کا کمپیوٹر کنٹرول کہاں سے ڈھونڈھیں" ــــــ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہٹ جاؤ میرے پاس زیرو تھری بم ہے۔ میں دیکھتا ہوں یہ کتنا مضبوط ہے" ــــــ تنویر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"زیرو تھری بم۔ وہ کہاں سے لے لیا تم نے" ــــــ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر پوچھا۔

"اس اڈے کی ایک الماری میں اس کا ڈبہ پڑا ہوا تھا۔ جہاں سے ہم نکلے تھے اور اسلحہ اٹھایا تھا" ــــــ تنویر نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ پھر یہ تینوں پیچھے ہٹ کر سیڑھیوں والے دروازے کے قریب رک گئے۔ تنویر نے جیب سے ایک کیپسول نما بم نکالا اور اس کی کیپ کو اس نے مخصوص انداز میں ہٹایا اور دوسرے لمحے اس نے وہ کیپسول پوری قوت سے اس فولادی دروازے پر دے مارا ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور فولادی دروازے کے پرزے اڑ کر اندر جا گرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک انسانی چیخ بھی سنائی دی۔ اور وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ وہ چیخ کی آواز پہچان گئے تھے یہ عمران کی آواز تھی۔

"اوہ اوہ یہ کیا ہوا" ــــــ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور

بے تحاشا دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ صفدر اور تنویر بھی ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے بھاگے اور پھر انہوں نے اس تہہ خانے میں دروازے کے ایک بڑے اور بھاری ٹکڑے کے نیچے پڑے ہوئے عمران کو باہر کھینچ لیا۔ عمران کی پیشانی پھٹ گئی تھی۔ اس میں سے خون نکل رہا تھا اس کا سانس بھی اکھڑ کر آ رہا تھا۔

"اوہ اوہ اس دروازے کی ضرب لگی ہے اسے" ——— صفدر نے کہا اور دوسرے لمحے جھک کر اس نے تیزی سے عمران کے منہ سے منہ لگایا اور پھر اپنا سانس اس کے منہ میں پھونکنے لگا۔ جولیا جھک کر اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ سے رگڑنے لگی۔ اور چند لمحوں بعد صفدر علیحدہ ہو گیا۔

"سانس تو بحال ہو گیا ہے۔ عمران کے سینے پر چوٹ لگی ہے۔ اس کی حالت اب بھی خطرے میں ہے۔ کسی بھی لمحے سانس رک سکتا ہے۔ اسے فوری طبی امداد کی ضرورت ہے" ——— صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یہاں تو کوئی میڈیکل باکس بھی نہیں ہے" ——— جولیا نے انتہائی پریشان اور گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ کیٹی اس کالونی میں رہتی ہے۔ جاگیردار کی لڑکی ہے۔ لازماً اس کی رہائش گاہ پر ایمرجینسی میڈیکل باکس ہو گا" ——— صفدر نے کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر پڑے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ دروازے کے پیچھے عمران ہو گا" ——— تنویر

نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ مگر اس کی بات کا جولیا یا صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر کمرے میں آئے اور پھر دوڑتے ہوئے باہر پورچ میں آ گئے۔

"کیا ہوا" ——— نعمانی اور کیپٹن شکیل نے عمران کو اس طرح صفدر کے کاندھے پر لدا دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ شدید زخمی ہے۔ اسے فوری طبی امداد چاہیئے۔ مس کیٹی آپ کی رہائش گاہ پر ایمرجینسی میڈیکل باکس ہو گا۔ ہمیں فوراً وہاں لے چلیں پلیز" ——— صفدر نے انکی بات کا جواب دینے کی بجائے کیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

"اوہ ہاں ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ——— کیٹی نے کہا اور تیزی سے کار کی طرف مڑ گئی۔ عمران کو عقبی سیٹوں کے درمیان احتیاط سے لٹا دیا گیا۔ نعمانی نے بھاگ کر پھاٹک کو کھولا اور باقی ساتھی کار میں کسی نہ کسی طرح لد گئے۔ اسی دوران کیٹی نے کار بیک کی اور پھر تیزی سے اسے پھاٹک کی طرف لے آئی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے کار روکی تو نعمانی بھی دروازہ کھول کر جولیا کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کیونکہ عقبی سیٹ پر بالکل جگہ نہ تھی۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا سائیڈ پر کھسک گئی۔ اور نعمانی کی جگہ بن گئی۔ دروازہ بند ہوتے ہی کیٹی نے تیزی سے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ اسے سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑاتی ہوئی آگے بڑھا کر لے گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے کار ایک عظیم الشان کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر روکی اور پھر مسلسل تیز ہارن

بجانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک
ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو جانسن جلدی کرو"۔۔۔۔۔ کیٹی نے چیخ کر کہا۔
اور وہ ملازم تیزی سے مڑا اور سائیڈ پھاٹک میں غائب ہو گیا۔
عمران کے سب ساتھیوں نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ عمران
کی حالت ایک بار پھر خراب ہونے لگ گئی تھی۔ اس کا سانس پھر
اکھڑنے لگ گیا تھا۔ ان پر ایک ایک لمحہ شاق گزر رہا تھا۔ چند
لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور کیٹی تیزی سے کار اندر لے گئی۔ اس
نے وسیع و عریض پورچ میں کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے
اتر گئی۔ نعمانی اور جولیا بھی نیچے اترے۔

"میں میڈیکل بیگ لے آتی ہوں"۔۔۔۔۔ کیٹی نے کہا اور تیزی
سے عمارت کے اندر کی طرف دوڑ گئی۔ صفدر۔ تنویر اور کیپٹن
شکیل بھی کار سے باہر آ گئے اور پھر تنویر۔ کیپٹن شکیل اور صفدر
نے مل کر عمران کو احتیاط سے کار سے باہر نکالا اور وہیں برآمدے
میں ہی لٹا دیا۔ دو اور ملازم بھی مختلف کمروں سے نکل کر وہیں
برآمدے میں آ گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی۔ صفدر نے ایک
بار پھر عمران کے منہ سے منہ ملا کر اس کی سانس بحال کرنے کی
کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے کیٹی واپس آئی۔ اس کے ہاتھ
میں ایک جدید ساخت کا خاصا بڑا ایمرجنسی بیگ تھا۔

"ڈاکٹر کو فون کروں"۔۔۔۔۔ کیٹی نے بیگ عمران کے ساتھ
رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور تیزی
سے بیگ کھولنے لگا۔ بیگ میں واقعی ہر قسم کی طبی امداد دینے کی
ادویات موجود تھیں۔ صفدر نے بجلی کی تیزی سے انجکشن تیار کئے
اور عمران کو یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگائے اور پھر اس نے تنویر
کی مدد سے سر پر لگنے والی چوٹ کو صاف کر کے اس کی باقاعدہ بینڈیج
کر دی۔ چند لمحے رک کر اس نے دو اور انجکشن لگائے اور پھر ایک
طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب عمران صاحب ٹھیک ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔ صفدر نے
کہا اور اس کے گرد موجود سارے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار
کھل اٹھے۔ کیٹی اور اس کے ملازم بھی وہیں برآمدے میں کھڑے
حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ پھر کیٹی نے ملازموں کی
مدد سے عمران کو وہاں سے اٹھا کر اندر ایک کمرے میں شفٹ کرا دیا
اور باقی ساتھی بھی وہیں اکٹھے ہو گئے۔ ویسے وہ سب اللہ تعالیٰ
کی اس غیبی امداد پر حیران تھے کہ انہیں کیٹی مل گئی۔ اور کیٹی کی وجہ
سے ہی نہ صرف انہیں ایک فوری پناہ گاہ مل گئی بلکہ عمران کا بھی فوری
علاج ہو گیا۔ ورنہ ظاہر ہے عمران کو فوری طور پر کسی ہسپتال میں
منتقل کرنا پڑتا اور اس طرح تھرڈ فورس والوں کو لازماً ان کے متعلق
معلوم ہو جاتا۔ بہرحال اصل مسئلہ حل ہو گیا تھا اور اب انہیں
اس بات کی کوئی فکر بھی نہ تھی کہ تھرڈ فورس والے انہیں تلاش کر
لیں گے۔

مارشل نے کار پبلک بوتھ کے قریب روکی اور پھر نیچے اتر
کر وہ بوتھ کے اندر داخل ہوا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر
فون پیس میں ڈالے اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف
سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رابطہ قائم ہو گیا۔
"ٹی۔ ایف" ـــــ دوسری طرف سے ایک سرد آواز سنائی دی۔
"مارشل بول رہا ہوں چیف آف سپر سیکشن۔ چیف باس سے
بات کراؤ" ـــــ مارشل نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں
بعد چیف باس کی آواز سنائی دی۔
"یس چیف باس اٹنڈنگ یو" ـــــ چیف باس کا لہجہ سرد تھا۔
"چیف میں گرازن سے بول رہا ہوں آپ نے تو مجھے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے پیچھے گرازن آنے سے منع کر دیا تھا لیکن مجھے بے حد

بے چینی تھی اس لئے میں ڈیزی کے ساتھ پرائیویٹ طور پر یہاں آیا
ہوں اور اس کے لئے معذرت خواہ بھی ہوں۔ لیکن میرا یہاں آنا
فائدہ مند بھی ثابت ہوا ہے" ـــــ مارشل نے تفصیلی بات
کرتے ہوئے کہا۔
"کیسا فائدہ۔ کھل کر بات کرو" ـــــ چیف باس کا لہجہ اور
زیادہ سرد ہو گیا۔
"چیف میں نے گرازن آنے سے پہلے یہاں کے انچارج جوزف
کو فون کیا تاکہ صورتحال معلوم ہو سکے تو اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے لیڈر پرنس یا عمران کو اس نے پہلے گرفتار کر کے
گولیوں سے اڑا دیا ہے اور اس کے بعد ہوٹل میں موجود عمران کے
دوسرے ساتھیوں کو بھی اس نے گرفتار کر کے اپنے خاص اڈے پر
پہنچا دیا ہے" ـــــ مارشل نے کہا۔
"ہاں اس نے مجھے عمران کی گرفتاری کی رپورٹ دی تھی۔ اور
میں نے اسے فوری طور پر اس کی ہلاکت کا حکم دیدیا تھا" ـــــ
چیف نے کہا۔
"باس۔ جب میں ڈیزی کے ساتھ گرازن پہنچا تو جوزف مجھے
لے کر اپنے اس خاص اڈے پر گیا۔ جہاں اس نے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو رکھا ہوا تھا۔ اس کے مطابق یہ اڈہ انتہائی محفوظ تھا کیونکہ
یہاں زبردست سائنسی اقدامات کئے گئے تھے۔ مگر جب ہم وہاں
پہنچے تو باس پاکیشیا سیکرٹ سروس والے وہاں سے فرار ہو چکے تھے
اور جوزف کا سائنسی نظام بند پڑا تھا۔ اس کے بعد ہم اس کے

بڑے اڈے برگنزا کلب پہنچے تو وہاں بھی اس کے سارے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس اڈے کا انچارج کونی تھا۔ اسکی لاش مسخ شدہ حالت میں تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس پر شدید تشدد کیا گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کا ہیلی کاپٹر اور سامان جو برگنزا کلب میں موجود تھا وہ بھی غائب تھا۔ چنانچہ تب سے اب تک جوزف اور اس کا پورا گروپ گرازن کے اس چھوٹے سے قصبے میں انہیں مسلسل تلاش کر رہا ہے۔ لیکن نہ ہی اس ہیلی کاپٹر کا پتہ چل رہا ہے اور نہ ہی ان ایجنٹوں کا" ——— مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت برا ہوا۔ لیکن ایک بات تو بہرحال اطمینان بخش ہے کہ اس عمران کا تو خاتمہ ہو گیا۔ سب سے خطرناک آدمی وہی تھا" ——— چیف نے کہا۔

"باس مجھے اس میں بھی شک ہے۔ اور اسی لئے میں نے جوزف سے علیحدہ ہو کر آپ کو کال کیا ہے" ——— مارش نے کہا۔

"شک ہے تمہیں۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے" ——— چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جوزف نے مجھے خود بتایا ہے کہ جب اس نے عمران کی لاش سٹریچر پر ڈال کر اس کمرے میں بھیجی جہاں عمران کے ساتھی بندھے ہوئے موجود تھے تو انہوں نے اسے عمران کی لاش سمجھنے سے یکسر انکار کر دیا۔ اس پر جوزف کے بقول اس نے عمران کی موت کی فلم انہیں دکھائی لیکن وہ پھر بھی نہ مانے۔ اس کے علاوہ برگنزا کلب میں کلب کے انچارج کونی پر کئے جانے والے تشدد سے بھی ظاہر

ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو سو فیصد یقین تھا کہ عمران ہلاک نہیں ہوا۔ اور انہوں نے کونی پر تشدد کر کے اس سے اصل بات اگلوانی چاہی۔ جب میں نے عمران کی لاش خود دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو جوزف نے بتایا کہ اس نے غصے میں آ کر لاش کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا ہے۔ ادھر یہ بھی اس نے خود بتایا ہے کہ عمران کو گرفتار کونی نے ہی کیا تھا اور اس نے اسے اس خاص اڈے پر پہنچایا تھا جہاں عمران کو گولی ماری گئی تھی۔ بہرحال میں نے وہ فلم دیکھی ہے۔ میرا مطلب ہے عمران کے قتل کی فلم۔ اور باس مجھے بھی اس بات پر شک ہے کہ وہ عمران ہی تھا۔ گو اب تک میری عمران سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن جس اطمینان سے وہ عمران مارا گیا ہے۔ اور عمران جس ٹائپ کا ایجنٹ ہے۔ اس کا اس طرح آسانی سے مارا جانا بھی شک پیدا کر دیتا ہے" ——— مارش نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران ہلاک نہیں ہوا۔ اور اس کے ساتھی بھی غائب ہو چکے ہیں اور تمہاری طرح جوزف بھی ناکام رہا ہے" ——— چیف باس کی سرد آواز سنائی دی۔

"جی ہاں باس میرا یہی خیال ہے" ——— مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اب اس گروپ کے خلاف مجھے خود میدان میں آنا پڑے گا۔ یہ کسی اور کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اور اگر یہی حال رہا تو وہ یہ خارمولا لے اڑیں گے۔ اب تو مجھے ڈیوس اور اس کے گروپ کا بھی اعتبار نہیں رہا" ——— چیف باس نے کہا۔

"باس میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ اگر آپ کو پسند آئے تو"——— مارش نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں کہو۔ کھل کر بات کرو"——— چیف باس نے کہا۔

"باس ان لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ فارمولا کارس صحرا میں ہے۔ اور وہ لوگ وہیں جانے کیلئے یہاں گرازن آئے ہیں اور ان کا مقصد بھی وہی فارمولا حاصل کرنا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ فوری طور پر وہ فارمولا دارالحکومت منگوا کر اپنے ہیڈ کوارٹر میں محفوظ کرلیں۔ اس طرح یہ لوگ کارس میں ٹکریں مارتے پھریں گے۔ وہاں ڈیوس اور اس کا گروپ ان کا خاتمہ کر دے گا۔ اور اگر نہ بھی کر سکا تو پھر فارمولا حاصل کرنے کیلئے انہیں لازماً واپس دارالحکومت آنا پڑے گا۔ یہاں میں اور میرا سیکشن موجود ہوگا اور آپ بھی ان کے خلاف حرکت میں آسکتے ہیں۔ میرا خیال ہے اس طرح ان کی موت یقینی ہو جائے گی۔ اور فارمولا بھی محفوظ ہو جائے گا۔ ورنہ یہ لوگ جس انداز کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ان سے کچھ بعید نہیں کہ یہ لوگ ڈیوس اور اس کے ساتھیوں کو بھی ختم کر کے فارمولا لے اڑیں اور ہم صرف ان کے پیچھے ہی بھاگتے رہ جائیں"——— مارش نے کہا۔

"ہوں تمہاری تجویز واقعی درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم واپس آجاؤ اور یہاں باقاعدہ پوزیشن سنبھال لو۔ میں ابھی فارمولے کی واپسی کے آرڈر دے دیتا ہوں"——— چیف باس نے کہا۔

"یس چیف"——— مارش نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بوتھ سے نکلا اور کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ خاصا مطمئن تھا کیونکہ

ایک لحاظ سے گیم اب دوبارہ اس کے ہاتھ میں آگئی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے۔ یہ لوگ یہاں سے نکل کر صحرا میں چلے جاتے یا ہو سکتا ہے چلے گئے ہوں اور وہ ان کے پیچھے نہ جا سکتا تھا چنانچہ وہ کار لئے تیزی سے اس ہوٹل کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ اور ڈیزی رہائش پذیر تھے۔ کار جوزف کی تھی اور ہوٹل میں ان کے رہنے کا انتظام بھی جوزف کے ذمہ تھا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ یہ ہوٹل جوزف کی ہی ملکیت ہے۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر ہوٹل کے فون سے چیف کو کال نہ کیا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں کال ٹیپ نہ ہوتی ہو۔ اس طرح جوزف اس کا دشمن ہو سکتا تھا۔ ڈیزی اور اس کے علیحدہ علیحدہ کمرے تھے۔ اور ڈیزی اپنے کمرے میں تھی۔ اس لئے مارش اپنے کمرے کا تالا کھول کر اندر داخل ہوا۔ اور پھر اس نے سب سے پہلے فون کا رسیور اٹھایا اور آپریٹر کو کہا کہ وہ جوزف سے اس کی بات کرائے۔ آپریٹر کو کہہ کر اس نے رسیور رکھا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی اور مارش نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مارش بول رہا ہوں"——— مارش نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں مارش۔ کیسے فون کیا خیریت"——— دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں"——— مارش نے پوچھا۔

ابھی تک تو کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو یا آسمان نے نگل لیا ہو۔ نہ ہی کہیں ہیلی کاپٹر

نظر آیا ہے اور نہ یہ لوگ ۔ یہاں ایک ائیر ڈیفنس اڈہ بھی ہے ۔ وہاں سے بھی میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ وہاں سے بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ کوئی پرائیویٹ ہیلی کاپٹر گرازن سے باہر جاتا ہوا چیک نہیں کیا گیا" ـــــ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اس چھوٹے سے قصبے میں ان کا اس طرح چھپ جانا ہے تو انتہائی حیرت انگیز بات ۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ میں ڈیزی کے ساتھ آج ہی واپس دارالحکومت جا رہا ہوں ۔ وہاں کچھ ضروری کام میرے منتظر ہیں ۔ دارالحکومت میں کوئی کام میرے لائق ہو تو میں حاضر ہوں ۔ تم نے جس خلوص سے میری اور ڈیزی کی مہمان نوازی کی ہے میں اس کے لئے تمہارا ذاتی طور پر مشکور ہوں" ـــــ مارش نے کہا ۔

" ارے کچھ دن رک جاؤ مارش ۔ میں انہیں ہر صورت ڈھونڈھ نکالوں گا ۔ میں چاہتا ہوں تم ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر جاؤ" ـــــ جوزف نے کہا ۔

مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے جوزف ۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہر صورت انہیں ڈھونڈھ نکالو گے اور ان کا خاتمہ بہرحال تمہارے ہی ہاتھوں ہوگا ۔ لیکن کام بہرحال انتہائی ضروری ہیں ۔ اس لئے مجھے واپس تو جانا ہی ہوگا" ـــــ مارش نے کہا ۔

" او ۔ کے جیسے تمہاری مرضی ۔ تو میں تمہاری سیٹیں بک کرا دوں ۔ رات کی فلائٹ ہے" ـــــ جوزف نے کہا ۔

" ہاں ظاہر ہے یہ کام تم نے ہی کرنا ہے" ـــــ مارش نے کہا

" او ۔ کے میں تمہیں خود ائیر پورٹ پر سی آف کروں گا ۔ گڈ بائی" ۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ مارش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔

" ہونہہ تم سے نہیں پکڑے جا سکتے یہ لوگ ۔ ان کا خاتمہ بہرحال میرے ہی ہاتھوں ہوگا" ـــــ مارش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے کچھ دیر آرام کر سکے ۔

عمران سر پر پٹی باندھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سارے ساتھی
اس کے گرد موجود تھے۔ اور عمران ایک نقشہ درمیان میں پھیلائے
اس پر جھکا ہوا تھا۔ جیگور کے بارے میں اس نے معلوم کر لیا تھا
کہ اسے اس کی رہائش گاہ پر ہی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور پہلے بھی
اس جیگور کے چکر میں پڑ کر اس نے اور گروپ نے خاصی تکلیف
اٹھائی تھی۔ اس لئے اب عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود ہیلی کاپٹر
کے ذریعے براہ راست کارس صحرا میں پہنچے گا اور پھر وہاں سے
آگے جو حالات بھی ہوں گے ویسے ہی پلاننگ کرے گا۔ جولیا
صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر کی بھی یہی رائے تھی کہ انہیں اس
طرح وقت ضائع کرنے کی بجائے براہ راست کارس پہنچ جانا
چاہئے۔ کیونکہ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ نارمولا بہر حال کارس میں
ہی ہے۔ ابھی وہ بیٹھے نقشے پر غور کر ہی رہے تھے کہ دروازہ کھلا

اور کیتھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سا جوش نمایاں
تھا جیسے کوئی خاص بات ہو گئی ہو۔

"تم ——— تم کسی مارش کو جانتے ہو" ——— کیتھی نے اندر آتے
ہی کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"مارش کو نہیں۔ البتہ فیلڈ مارشل کو جانتا ہوں" ——— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی چونک پڑی۔

"فیلڈ مارشل کو۔ کیا مطلب" ——— کیتھی نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"فیلڈ مارشل فوج میں ایک عہدہ ہوتا ہے۔ جسے فوج کا سب
سے بڑا عہدہ کہا جا سکتا ہے۔ اور وہی سب کو کنٹرول کرتا ہے۔
اور اس کا حکم فائنل ہوتا ہے۔ بلکہ جو اس کے منہ سے نکلے وہی
حکم ہوتا ہے۔ اس لئے بیگم کو بھی فیلڈ مارشل ہی کہا جاتا ہے" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ ایک آدمی کا نام مارش ہے۔
اور وہ آپ لوگوں کو ڈھونڈھ رہا ہے" ——— کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا

"تمہیں کیسے پتہ چلا" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے پتہ ہے کہ تمہارا نام عمران ہے اور یہ تمہارے ساتھی ہیں
حالانکہ تم نے ایکریمین میک اپ کر رکھا ہے۔ لیکن تم آپس میں
پاکیشائی زبان میں باتیں کرتے رہے ہو اور میرا ایک ملازم پاکیشیا
میں کافی عرصہ رہا ہے۔ وہ یہ زبان جانتا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے
کہ تم پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہو۔ اور اس نے مجھے تمہاری

باتیں بھی بتائی ہیں۔ تم کسی فارمولے کی تلاش میں کارس صحرا میں جانا چاہتے ہو۔ بہرحال مجھے تو اس سے مطلب نہیں کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو اور کیا نہیں۔ لیکن تمہاری اصلیت کے متعلق سن کر مجھے بے حد حیرت ہوئی۔ اس سے پہلے تم نے بتایا تھا کہ یہاں کوئی مجرم تنظیم ہے تھرڈ فورس اور اس نے تمہیں زخمی کیا ہے۔ اور تم اس سے چھپے ہوئے ہو۔ چنانچہ میں نے تھرڈ فورس کی تلاش شروع کی۔ یہاں ایک آدمی ہے برجر۔ وہ ڈیڈی کے پاس دارالحکومت میں کافی عرصہ ملازم رہا ہے۔ وہ ڈیڈی کا باڈی گارڈ تھا۔ پھر اس نے ملازمت چھوڑ دی اور یہاں اس نے ایک گیم کلب بنا لیا ہے وہ پہلے کاسٹریا کی خفیہ پولیس میں بھی رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس سے معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے اس سے بات کی۔ تو اس نے مجھے بتایا کہ واقعی یہاں تھرڈ فورس کی ایک شاخ موجود ہے جس کا انچارج جوزف ہے۔ میں نے اس کے ذمے لگایا کہ وہ مجھے معلوم کر کے بتائے کہ تھرڈ فورس آجکل کیا کر رہی ہے۔ ابھی اس کا فون آیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ تھرڈ فورس کو آجکل ایک ایسے گروپ کی تلاش ہے۔ جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ اور ان کے پاس ایک پرائیویٹ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر بھی ہے۔ اور اس گروپ کی تلاش کے سلسلے میں دارالحکومت سے تھرڈ فورس کا ایک خاص آدمی مارش بھی آیا ہوا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ مارش بے حد خطرناک آدمی ہے اس نے اس مارش کے متعلق مجھے ایسی باتیں

بتائی ہیں کہ میں تو خوفزدہ ہو گئی ہوں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں" ـــــ کیٹی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"میں تمہارے خوف کی وجہ سمجھ گیا ہوں۔ تمہیں فکر ہے کہ اگر مارش یا اس جوزف کو یہ پتہ چل گیا کہ ہم یہاں تمہاری رہائش گاہ میں موجود ہیں تو وہ تمہیں بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو ہم ابھی یہاں سے چلے جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ارے ارے میرا یہ مطلب نہیں تھا تم غلط سمجھے ہو۔ میں کسی سے نہیں ڈرتی۔ میں تو تمہارے فائدے کے لئے بتا رہی ہوں۔ اگر تم کہو تو میں اپنے ملازم بھیج کر اس مارش کو ابھی گولی مروا دوں۔ میرے ملازم ان معاملات میں بے حد ماہر ہیں" ـــــ کیٹی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ مارش کہاں رہتا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ برجر نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ہوٹل ریگاس میں رہ رہا ہے اس کے ساتھ ایک لڑکی ڈینزی بھی ہے" ـــــ کیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ارے کیٹی۔ تم ان چکروں میں مت پڑو۔ تم طالبہ ہو۔ اور ابھی اپنی پڑھائی تک ہی محدود رہو۔ یہ خطرناک کھیل ہے۔ باقی رہا مارش اور جوزف۔ یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم آرام کرو۔ ہم کچھ دیر بعد خود ہی یہاں سے چلے جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تمہاری مرضی۔ بہرحال میری آفر قائم ہے" ـــــ کیٹی نے اٹھتے

ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

" یہ لڑکی ضرورت سے زیادہ جذباتی اور پرجوش ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی جذباتیت ہمیں کسی الجھن میں مبتلا کر دے۔ اس لئے میرا خیال ہے ہمیں فوراً یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے" ——— عمران نے کیٹی کے باہر جاتے ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن اس طرح یہ تھرڈ فورس والے ہمیں ڈھونڈھ نکالیں گے اور ہم بجائے کارس جانے کے پھر اس چکر میں الجھ جائیں گے۔ کیوں نہ ہم یہاں سے اسی جنگل میں جائیں جہاں ہمارا ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اور ہیلی کاپٹر لے کر یہاں سے نکل جائیں" ——— صفدر نے کہا۔

" اگر مارش یہاں آیا ہوا ہے۔ تو میں پہلے اس کی گردن توڑنا پسند کروں گا۔ اس نے دارالحکومت میں ہم پر حملہ کیا تھا" ——— تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ اگر یہ مارش تھرڈ فورس کا اہم آدمی ہے تو یہ لازماً کارس میں اس اڈے کے بارے میں بھی تفصیل جانتا ہو گا جہاں ہم جانا چاہتے ہیں۔ اس لئے کیوں نہ پہلے اس مارش سے پوچھ گچھ کر لی جائے۔ اس طرح ہو سکتا ہے ہمیں کوئی ایسے پوائنٹس مل جائیں جو ہمارے لئے بعد میں فائدہ مند ثابت ہوں" ——— نعمانی نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ یہ جوزف تو اس قصبے کا انچارج ہے یہ اس قدر اہم حیثیت نہ رکھتا ہو گا۔ لیکن یہ مارش بہرحال سپر سیکشن کا انچارج ہے۔ اسے لازماً تفصیلی معلومات حاصل ہوں گی۔ تو ٹھیک ہے۔ ہم مارش کو ہوٹل سے اغوا کر کے وہیں جنگل میں لے چلیں وہاں

اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کریں گے" ——— عمران نے نقشہ تہہ کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہم اسے وہاں ہوٹل میں پہچانیں گے کیسے۔ اور پھر بھرے ہوٹل میں سے اسے اغوا کرنا کہیں ہمارے لئے مسئلہ نہ کھڑا کر دے" ——— جولیا نے کہا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ تو پھر کیوں نہ وہیں ہوٹل میں ہی اس سے بات چیت کر لی جائے۔ ارے ایک منٹ" ——— عمران نے چونک کر کہا اور پھر اٹھ کر وہ ایک طرف سٹینڈ پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" یس انکوائری پلیز" ——— دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہوٹل ریگاس کے نمبر بتا دو" ——— عمران نے کہا۔ اور دوسری طرف سے آپریٹر نے فوراً ہی نمبر بتا دیئے۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ہوٹل ریگاس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" آپ کے ہوٹل میں مسٹر مارش اور مس ڈینزی رہ رہی ہیں۔ میں نے مسٹر مارش سے بات کرنی ہے" ——— عمران نے ٹھوس لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ ہولڈ کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رلیسیور پر ایک آواز ابھری۔

"یس - مارش بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ خاصا کھردرا اور سخت تھا۔

"مسٹر مارش میرا نام رچرڈ ہے۔ اور میں لارڈ ڈلیسمنڈ کی صاحبزادی مس کیٹی کا ملازم ہوں۔ مس کیٹی ویسے تو دارالحکومت میں رہتی ہیں۔ لیکن آجکل وہ چھٹیاں گزارنے کے لئے یہاں گرازن آئی ہوئی ہیں۔ مس کیٹی اپنی جاگیر کے جنگل میں شکار کھیلنے گئی ہوئی تھیں میں ان کے ساتھ تھا کہ وہاں ایک عورت اور چار مرد ایک پرائیویٹ ہیلی کاپٹر میں پہنچے۔ اور انہوں نے مس کیٹی کو بتایا کہ وہ تھرڈ فورس کے خلاف کام کر رہے ہیں جو ایک مجرم تنظیم ہے۔ جس پر مس کیٹی انہیں ساتھ لے آئیں اور انہیں مس کیٹی نے ایک خفیہ مقام پر چھپایا ہوا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے مس کیٹی کی باتیں فون پر سنی ہیں۔ وہ کسی عمران کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں اور مس کیٹی نے کسی آدمی کے ذریعے معلوم کرایا ہے کہ آپ تھرڈ فورس کے خاص آدمی ہیں اور آپ کا نام مارش ہے۔ اور آپ ان لوگوں کی تلاش میں آئے ہوئے ہیں۔ اور آپ ہوٹل ریگاس میں رہ رہے ہیں۔ میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ اگر آپ مس کیٹی کو پتہ نہ لگنے دیں اور مجھے کچھ معاوضہ دیں تو میں ان لوگوں کے مقام کی نشاندہی بھی کر سکتا ہوں اور انہیں پکڑوا بھی سکتا ہوں" ـــــ عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ بات کرتے ہوئے خوفزدہ بھی ہو اور لالچ کی وجہ سے بات کہتا بھی جا رہا ہو۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو" ـــــ مارش نے پوچھا۔

"میں ایک پبلک بوتھ سے بات کر رہا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں مل سکتے ہو۔ تاکہ تم سے تفصیلی بات چیت کی جا سکے تم فکر نہ کرو۔ تمہیں تمہاری مرضی کا معاوضہ بھی ملے گا اور تمہیں اور تمہاری مالکہ کو بھی کوئی گزند نہ پہنچے گا" ـــــ مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

"دیکھو مسٹر مارش مجھے معلوم ہے کہ تم بہت بڑے مجرم ہو۔ اور اور میں ایک غریب ملازم آدمی ہوں۔ اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں لالچ میں مارا نہ جاؤں" ـــــ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ تم قطعاً فکر نہ کرو۔ تم تو ہمارے محسن ہو۔ تمہیں ہم نے کیا کہنا ہے" ـــــ دوسری طرف سے مارش نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم مجھے کتنی رقم دو گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم کتنی مانگتے ہو" ـــــ مارش نے پوچھا۔

"دس ہزار ڈالر ـــــ آخر میں اپنی مالکہ سے غداری کر رہا ہوں"۔ عمران نے جان بوجھ کر بہت تھوڑی رقم بتائی تاکہ مارش کو پوری طرح یقین آ جائے کہ وہ واقعی ایک چھوٹے درجے کا ملازم نما آدمی ہے

"تم دس ہزار ڈالر کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں پندرہ ہزار ڈالر دوں گا۔ تم ایسا کرو ہوٹل آ جاؤ۔ میں تمہیں اپنا کمرہ نمبر بتا دیتا ہوں"۔

مارشں نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں میری مالکہ کیٹی کے آدمی موجود ہیں۔ تم کسی اور ہوٹل کا پتہ بتاؤ۔ ایسی جگہ جہاں کوئی ہمیں نہ دیکھ سکے"۔۔۔۔ عمران نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہاں اجنبی ہوں تم خود ہی بتادو"۔۔۔۔ مارش نے کہا۔

"تو ایسا کرو کہ لاکسن کالونی کے پہلے چوک پر آجاؤ میں وہاں موجود ہوں گا۔ وہاں ایک کوٹھی خالی ہے۔ وہاں ہم اطمینان سے بیٹھ کر بات کریں گے۔ لیکن رقم ساتھ لے آنا۔ پہلے میں رقم لوں گا پھر بتاؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تم مجھے پہچانتے ہو"۔۔۔۔ مارش نے پوچھا

"اوہ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اب کیا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نیلے رنگ کی کار میں آؤں گا۔ نئے ماڈل کی کار ہو گی۔ میں کار چوک پر روک کر نیچے اتروں گا تو تم دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لینا۔ اس طرح جیسے تھکاوٹ کی وجہ سے ایسا کر رہے ہو۔ میں پہچان لوں گا۔ پھر میں تم سے نام پوچھوں گا۔ تم جواب میں مجھ سے نام پوچھنا۔ اس طرح ہم ایک دوسرے کو پہچان لیں گے"۔۔۔۔ مارش نے اسے اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد کسی بچے کو سمجھاتا ہے۔

"یہ۔۔۔۔ یہ ٹھیک رہے گا جناب۔ میں ابھی ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں پہنچ جاتا ہوں تاکہ جلدی پہنچ سکوں جناب رقم ضرور لے آئیں"۔۔۔۔ عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے

جان بوجھ کر ٹیکسی کا حوالہ دیا تھا تاکہ کہیں مارش یہ نہ سمجھ لے کہ وہ لاکسن کالونی میں ہی رہتا ہے۔ ورنہ وہ آسانی سے لاکسن کالونی میں کیٹی کی رہائش گاہ کا پتہ چلالے گا۔

"تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مارش نے کہا۔

"بہت اچھا جناب"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ مارش اکیلا وہاں آئے گا"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"جس طرح بھی آئے بہرحال وہ بل سے باہر آجائے گا۔ وہ کوٹھی تو تم نے دیکھی ہے جہاں مجھے قید کیا گیا تھا۔ میں ملازم کے لباس کا بندوبست کر لوں۔ پھر میک اپ کر کے میں تمہارے ساتھ یہاں سے چلوں گا۔ تم مجھے وہ کوٹھی دکھا دینا۔ پھر تم خود وہیں رک جانا۔ میں آگے چوک پر چلا جاؤں گا پھر میں مارش کو ساتھ لے کر واپس کوٹھی آؤں گا تم اس دوران کوٹھی کے باہر رک کر نگرانی کرنا۔ جب میں اسے لے کر کوٹھی کے اندر چلا جاؤں تو تم نے پہلے نگرانی چیک کرنی ہے اس کے بعد اندر آنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مارش نے رلیسیور رکھا تو اس کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا
اس نے مس کیٹی کے ملازم رچرڈ سے جو بات چیت کی تھی۔ اس سے اسے
پوری طرح یقین ہو گیا تھا کہ رچرڈ واقعی ایک عام سا ملازم ہے۔ اور
رقم کے لالچ میں اطلاع دے رہا ہے۔ اب وہ یہ بات سوچ رہا تھا کہ
جوزف کو اس بارے میں اطلاع دے یا پہلے اس رچرڈ سے معلومات
حاصل کرے پھر رچرڈ کو ساتھ لے کر ان پر ریڈ کرے۔ لیکن دوسرے
لمحے اسے ایک خیال آیا تو اس نے جلدی سے رلیسیور اٹھایا اور
کریڈل کو دو تین بار پریس کیا

" یس۔ ہوٹل فون ایکسچینج " ——— دوسری طرف سے آپریٹر
کی آواز سنائی دی۔

" کیا یہاں گرازن میں کسی لارڈ ڈلیسمنڈ کی رہائش گاہ بھی ہے "
مارش نے پوچھا۔

" یس سر۔ انکی رہائش گاہ لاکسن کالونی میں ہے " ——— دوسری
طرف سے آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لاکسن کالونی کا نام سن
کر مارش بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا لارڈ ڈلیسمنڈ یہیں رہتے ہیں " ——— مارش نے پوچھا۔

" اوہ نہیں جناب۔ وہ تو دارلحکومت میں رہتے ہیں۔ یہاں انکی جاگیر
ہے۔ ویسے آجکل ان کی صاحبزادی مس کیٹی چھٹیاں گزارنے یہاں آئی
ہوئی ہیں۔ ہمارے ہوٹل میں بھی وہ آتی رہتی ہیں " ——— دوسری طرف
سے آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ ان کی رہائش گاہ کا نمبر ملاؤ۔ لیکن تم نے کہنا کچھ نہیں
صرف نمبر ملا دینا ہے۔ بات میں خود کروں گا " ——— مارش نے کہا۔

" یس سر " ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد
دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے رلیسیور اٹھا لیا۔

" لارڈ ڈلیسمنڈ ہاؤس " ——— ایک آواز سنائی دی۔

" یہاں ایک ملازم ہے رچرڈ۔ ان سے میں نے بات کرنی ہے "۔ مارش
نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

" رچرڈ۔ مگر یہاں تو رچرڈ نام کا کوئی ملازم نہیں ہے " ——— دوسری
طرف سے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا گیا۔

" اچھا ٹھیک ہے " ——— مارش نے کہا اور رلیسیور رکھ دیا۔

" واقعی چالاک آدمی ہے۔ اپنا نام بھی غلط بتایا ہے۔ اور جان بوجھ
کر مجھے کہا ہے کہ وہ ٹیکسی پر بیٹھ کر لاکسن کالونی آئے گا۔ بہرحال ٹھیک
ہے۔ اسے اپنا تحفظ کرنے کا پورا حق حاصل ہے " ——— مارش نے

مسکراتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر
ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے
باہر نکلا۔ اور الماری کھول کر اس میں سے اس نے مشین پسٹل نکال
کر کوٹ کی جیب میں ڈالا ۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔
جوزف کی دی ہوئی کار ہوٹل کی پارکنگ میں موجود تھی۔ چنانچہ چند
لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا لاکسن کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔
چونکہ وہ یہاں کبھی کبھار آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لئے اسے خاص خاص
علاقوں کے بارے میں پوری طرح علم تھا۔ گو اس کے پاس اتنی رقم
نہ تھی جتنی اس نے رچرڈ کو دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن اسے رقم کی
پرواہ نہ تھی۔ ایک بار رچرڈ اسے مل جائے پھر اس سے معلومات حاصل
کرنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ویسے وہ چاہتا تو جوزف کی مدد
سے فوری طور پر رقم کا انتظام کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے لئے لامحالہ
اسے جوزف کو ساری بات بتانی پڑتی۔ اور اسے معلوم تھا کہ پھر معاملہ
اس کی بجائے جوزف کے ہاتھ میں چلا جانا تھا۔ اس لئے اس نے
فیصلہ کیا تھا کہ خود تمام معلومات حاصل کر کے پھر جوزف کو بتائے گا
تاکہ جوزف کو معلوم ہو سکے کہ یہاں کا انچارج ہونے کے باوجود جن
لوگوں کو وہ نہیں تلاش کر سکا۔ انہیں اس نے یہاں اجنبی ہونے کے
باوجود تلاش کر لیا ہے۔ اس طرح جوزف پر اس کا ٹھیک ٹھاک رعب
قائم ہو سکتا تھا۔
یہی باتیں سوچتا ہوا اور کار چلاتا ہوا وہ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا
کہ ایک چوک پر ٹریفک سگنل ریڈ ہونے کی وجہ سے اس نے جیسے ہی

کار روکی۔ دوسرے لمحے ایک کار اس کے قریب آ کر رک گئی۔
"آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں آپ سے ملنے ہوٹل آ رہا تھا کہ میں
نے آپ کی کار جاتے دیکھ کر اپنی کار موڑی ہے" ——— سائیڈ کار
کی کھڑکی میں سے جوزف نے سر نکالتے ہوئے کہا۔
" اوہ جوزف تم۔ ادھر سائیڈ میں کار کر لو۔ میں تم سے اہم بات
کرنا چاہتا ہوں" ——— مارش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔ ظاہر ہے اب جوزف اسے مل گیا تھا تو اب اس سے آسانی
سے پیچھا نہ چھڑایا جا سکتا تھا۔ چنانچہ مجبوراً اس نے اس کو ساتھ
لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ٹریفک سگنل گرین ہوتے ہی وہ دونوں آگے
بڑھے اور پھر ٹریفک اصولوں کے مطابق وہ سائیڈ پر ہوتے ہوئے
ایک جگہ جا کر رک گئے۔
" اپنی کار یہیں چھوڑ دو۔ اور میری کار میں آ جاؤ" ——— مارش
نے کہا اور جوزف نے کار کو اور زیادہ سائیڈ پر کر کے جیب سے
اپنے کلب کا کارڈ نکال کر سٹیرنگ میں پھنسایا اور پھر کار سے اتر
کر مارش کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کارڈ کی وجہ
سے پولیس خود یہ کار اس کے کلب پہنچا دے گی۔ جوزف کے سائیڈ
سیٹ پر بیٹھتے ہی مارش نے کار آگے بڑھا دی۔
"خیریت۔ تم کچھ زیادہ ہی پراسرار لگ رہے ہو" ——— جوزف
نے بے تکلفانہ سے لہجے میں کہا اور شاید اسی بے تکلفی کے اظہار کے
لئے وہ آپ سے تم پر اتر آیا تھا۔
" تم یا تمہارے آدمی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس نہیں کر سکے

لیکن میں نے انہیں ٹریس کر لیا ہے" ——— مارش نے مسکراتے
ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید
حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

" کیا ——— کیا کہہ رہے ہو تم۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔ کیسے ڈھونڈھ لیا
تم نے انہیں" ——— جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا
حیرت کی شدت کی وجہ سے اس کی آنکھیں حلقوں سے باہر نکل آئی تھیں

" ارے ارے اس قدر حیرت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو
معمولی بات ہے۔ میں نے تو بڑے بڑے مجرموں کو پاتال سے ڈھونڈھ
نکالا ہے۔ بہرحال میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں" ——— مارش
نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے رچرڈ کے ساتھ ہونے
والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ کہیں یہ ہمارے لئے کوئی جال نہ بچھایا گیا ہو" ——— جوزف
نے کہا۔

" اگر وہ لوگ تمہیں براہ راست کال کرتے تو میں اسے ٹریپ سمجھ
سکتا تھا۔ لیکن میرے ساتھ رابطہ بتا رہا ہے کہ وہ لالچ میں آ کر یہ سب
کچھ کر رہا ہے۔ اور لالچ عین انسانی فطرت ہے" ——— مارش نے کہا۔

" تو اس سے ملنے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے بتا دیتے۔ میرے آدمی
اسے وہاں سے اٹھا کر لے آتے اور پھر اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ
ہو جاتی۔ کسی پبلک فون بوتھ کے قریب روکو میں ابھی اپنے آدمیوں کو
ہدایت دیتا ہوں۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ لارڈ ڈیسمنڈ کی رہائش گاہ
میں چھپے ہوئے ہوں۔ میں ابھی براہ راست وہاں ریڈ کرتا ہوں"۔ جوزف

نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" اتنی جلدی کی ضرورت نہیں ہے جوزف۔ یہ لوگ حد سے زیادہ شاطر
اور چالاک ہیں۔ انہیں اگر ذرا سا بھی کسی طرف سے شک پڑ گیا تو
یہ لوگ ایک بار پھر غائب ہو جائیں گے۔ پہلے اس رچرڈ کو ٹٹول لیں
پھر آگے کی منصوبہ بندی کریں گے" ——— مارش نے کہا۔

" اوہ مارش تم میری بات سمجھ نہیں رہے۔ نجانے یہ رچرڈ ہمیں کہاں
لے جائے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ ٹریپ ہو۔ اس لئے بہتری اس میں
ہے کہ ہم اسے وہاں سے اغواء کر لیں۔ تاکہ اگر کوئی ٹریپ ہو بھی سہی
تو کم از کم ہم اس ٹریپ میں نہ آ سکیں" ——— جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن جب تک میں وہاں نہ جاؤں گا یہ آدمی سامنے
ہی نہ آئے گا" ——— مارش نے بھی اس بار جوزف کی بات تسلیم
کرتے ہوئے کہا۔

" تم کار پبلک فون بوتھ کے پاس روکو میں ابھی سب انتظامات
کر لیتا ہوں۔ تمہاری یہی بات طے ہوئی ہے ناں کہ جیسے ہی تم کار سے
اترو گے وہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لے گا" ——— جوزف
نے کہا اور مارش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے کار کو سائیڈ پر لے جانے کا اشارہ دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی
کار سڑک کے کنارے لگے ہوئے فون بوتھ کے قریب جا کر رک گئی۔
جوزف تیزی سے کار سے اترا اور فون بوتھ میں چلا گیا۔ مارش نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا
دیا۔ جیسا کہ اسے خیال تھا کہ گیم جوزف کے ہاتھ میں چلی جائے گی

ویسا ہی ہوا۔ اور اس میں مارش کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ جوزف یہا
کا انچارج تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف فون بوتھ سے نکلا اور وا
کار میں آ بیٹھا۔

" ذرا سا چکر لگا کر کالونی چلو تا کہ میرے آدمی وہاں پہنچ سکیں "
جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارش نے اثبات میں سر ہلا د
پھر واقعی ایک طویل چکر کاٹ کر اس کی کار لاکسن کالونی میں داخل ہ
پہلا چوک خاصا آباد تھا ۔ وہاں لوگوں کا رش بھی تھا۔ دکا
اور ایک ریستوران تھا۔ مارش نے کار ریستوران سے آگے لے ج
روکی اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔ جب کہ جوزف ویسے ہی کار
بیٹھا رہا۔

مارش نے کار سے نیچے اتر کر ادھر اُدھر دیکھا اور پھر اس
نظریں کار سے کچھ دور ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے ایک ملازم نما
آدمی پر جم گئیں جس نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح سر پر رکھ
تھے جیسے اس کے بازو تھک گئے ہوں اور وہ انہیں سر پر رکھ کر
پر دباؤ ڈالنا چاہتا ہو۔ مارش نے آشنائی کے انداز میں سر ہلا
اور وہ ملازم نما آدمی بنچ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر دوسرے لمحے ایک
سفید رنگ کی کار تیزی سے اس کے قریب آ کر ایک۔ لمحے
لئے رکی۔ پھر ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ اب وہ ملازم نما آد
وہاں موجود نہ تھا۔

" آؤ مارش واپس چلیں۔ اب اطمینان سے اس سے پوچھ
کریں گے "۔۔۔۔ کار سے جوزف کی اطمینان بھری آواز سنا

اور مارش واپس سٹیرنگ پر بیٹھ گیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس
زم کو جوزف کے آدمی پروگرام کے مطابق لے اڑے ہیں۔
" کہاں لے جائیں گے یہ اسے "۔۔۔۔ مارش نے پوچھا۔
" وہیں برگنزا کلب میں۔ وہ سب سے محفوظ اڈہ ہے "۔۔۔۔ جوزف
ے کہا اور مارش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار سٹارٹ
کے آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری
ے برگنزا کلب کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

میرا خیال ہے عمران کچھ ضرورت سے زیادہ لاپرواہی سے
لے رہا ہے" ـــــ کوٹھی کے گرد موجود جولیا نے ساتھ کھڑے
سے مخاطب ہو کر کہا۔
" وہ کیسے" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔
" اگر مارش نے جوزف کو اطلاع کر دی تو ہو سکتا ہے کہ جو
وہاں گھیرا ڈال لے۔ اور پھر وہ عمران کو اغوا کر کے کہیں اور
جائیں۔ اس طرح ہم یہاں کھڑے انتظار ہی کرتے رہ جائیں۔
اور عمران زخمی ہونے کی وجہ سے ابھی اس قابل نہیں ہے
ان سے لڑ سکے" ـــــ جولیا نے کہا۔
" آپ کی بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس پہلو کا خیال نہ
آیا تھا۔ آپ ایسا کریں کہ نعمانی اور کیپٹن شکیل کے ساتھ
رہیں۔ میں تنویر کو ساتھ لے کر چوک پر جاتا ہوں۔ تاکہ اگر ا

خلاف معمول بات ہو تو ہم عمران کی حفاظت کر سکیں" ـــــ صفدر
نے کہا۔
" نعمانی اور کیپٹن شکیل یہاں رہیں گے ایک سامنے کے رخ اور ایک
عقبی طرف میں ساتھ چلوں گی۔ ویسے بھی اگر عمران اس مارش کو یہاں
لے آنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر ہمیں بھی یہیں واپس آنا ہو گا" ـــــ
جولیا نے کہا۔
" او۔ کے" ـــــ صفدر نے کہا اور پھر تیزی سے اس طرف
کو بڑھ گیا جہاں باقی ساتھی موجود تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس
آیا تو تنویر اس کے ساتھ تھا۔
" لیکن اگر وہ عمران کو لے گئے تو ہمارے پاس تو کوئی سواری ہی
نہیں ہے۔ ہم ان کا تعاقب کیسے کریں گے۔ کیوں نہ ہم کیٹی کی رہائش گاہ
سے ایک کار لے لیں" ـــــ تنویر نے قریب آتے ہوئے کہا۔
" نہیں۔ اتنا وقت نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ عمران کو لے اڑیں اور
ہم کار حاصل کرتے رہ جائیں۔ وہاں چوک پر چلو ابھی تو میرا صرف
خیال ہے۔ اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر حالات کے مطابق جو ہو گا دیکھا
جائے گا" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور تنویر نے تائید میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ چوک پر پہنچ گئے۔ اور پھر عمران کو ایک بنچ پر بیٹھے دیکھ
کر ان کے منہ سے اطمینان بھرے سانس نکل گئے۔ لیکن ابھی وہ
عمران سے کچھ دور تھے کہ اچانک انہوں نے عمران کو دونوں ہاتھ سر
پر رکھتے دیکھا تو وہ چونک پڑے۔ کیونکہ یہ وہ مخصوص کاشن تھا جو
عمران اور مارش کے درمیان طے ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران اٹھ

کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ایک سفید رنگ کی کار عمران کے سامنے آکر ایک لمحے کے لئے رکی۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی سے گھومتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ اور عمران غائب ہو چکا تھا۔ وہ تینوں حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہ گئے۔

" اوہ اوہ مس جولیا کا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ وہ عمران کو لے گئے ہیں" ــــ صفدر کے منہ سے نکلا اور اسی لمحے انہوں نے ریستوران کے سامنے موجود نیلے رنگ کی کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھتے اور پھر گھوم کر واپس جاتے دیکھا تو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ نیلی کار دیکھ کر وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ مارش کی کار ہے۔ لیکن اب تنویر والی بات سامنے آرہی تھی کہ عمران کو ان کے سامنے اغوا کر لیا گیا تھا لیکن ان کے پاس ان کے پیچھے جانے کے لئے کوئی سواری نہ تھی۔ وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے چوک پر پہنچے۔ اسی لمحے ایک ٹیکسی وہیں آ کر رکی اور ایک مسافر نیچے اتر کر ریستوران کی طرف بڑھ گیا اور جولیا اور اس کے ساتھی تیزی سے ٹیکسی کے دروازے کھول کر اندر بیٹھ گئے

" واپس موڑو جلدی کرو" ــــ جولیا نے تیز لہجے میں ڈرائیور سے کہا

" مگر جناب ٹیکسی تو انگیج ہے۔ مسافر واپس آئے گا" ــــ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا سیٹ کے اوپر سے گھسٹتا ہوا عقبی سیٹوں کے درمیان ایک دھماکے سے گرا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر پیچھے گھسیٹ لیا ــــ اور جولیا تیزی سے کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔ اور اس نے گاڑی ایک

جھٹکے سے آگے بڑھائی اور پھر اسے تیزی سے موڑ کر اس طرف کو بڑھ گئی جدھر وہ سفید اور نیلی کاریں گئی تھیں۔ ٹیکسی ڈرائیور اب درمیانی سیٹوں کے درمیان ساکت پڑا ہوا تھا۔ تنویر نے اس کی گردن دبا کر اسے بیہوش کر دیا تھا۔ صفدر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں کاروں کا دور دور تک پتہ نہ تھا۔ گو جولیا پوری رفتار سے ٹیکسی کار کو اڑائے چلی جا رہی تھی لیکن دونوں کاریں انہیں اب تک نظر نہ آئی تھیں۔ سڑک سیدھی تھی اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ جلد ہی ان تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن کچھ آگے جا کر ایک چوک آ گیا جہاں سے مختلف اطراف کو سڑکیں نکلتی تھیں اور جولیا نے بے اختیار ٹیکسی چوک کے قریب لے جا کر روک دی۔

" اب کسی سے پوچھیں کہ دونوں کاریں کدھر گئی ہیں" ــــ جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" میں معلوم کرتا ہوں" ــــ تنویر نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ایک سائیڈ پر بنے ہوئے آئس کریم کے سٹال کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک نوجوان لڑکا خالی کھڑا تھا۔ گاہک کوئی نہ تھا۔

" مس جولیا آپ عقبی طرف آجائیں میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ خاتون کو ٹیکسی کی ڈرائیونگ سیٹ پر دیکھ کر پولیس پیچھے لگ جائے" ــــ صفدر نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی کھسک کر عقبی سیٹ پر چلی گئی۔ اور صفدر تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے تنویر واپس

آیا اور عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" دائیں طرف گئی ہیں دونوں کاریں۔ میں نے اس لڑکے سے معلوم کر لیا ہے" ——— تنویر نے کہا اور صفدر نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھائی اور پھر اسے دائیں طرف جاتے ہوئے راستے پر ڈال دیا۔

" یہ راستہ تو برگنزا کلب کے سامنے سے گزرتا ہے"۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

" ہاں واقعی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ برگنزا کلب ہی گئے ہوں گے" ——— جولیا نے کہا۔ اور تقریباً پندرہ منٹ کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ برگنزا کلب کے سامنے پہنچ گئے۔ چونکہ یہ شہر کا بیرونی علاقہ تھا اس لئے یہاں ٹریفک پولیس موجود نہ تھی۔ ورنہ شاید وہ اس قدر سپیڈ سے ٹیکسی نہ چلا سکتے۔ برگنزا کلب کے پھاٹک کے سامنے سے گزرتے ہوئے انہیں دور عمارت کے سامنے نیلے رنگ کی وہ کار کھڑی نظر آ گئی۔ جو ان کے خیال کے مطابق مارش کی تھی تو ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ یہ بات تو بہرحال طے ہو گئی تھی کہ انہوں نے انہیں ڈھونڈھ نکالا تھا۔ صفدر نے ٹیکسی کافی آگے لے جا کر سڑک کے کنارے درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دی اور پھر وہ تینوں نیچے اتر کر برگنزا کلب کی عقبی سمت کو بڑھنے لگے۔ چونکہ وہ اس عمارت کا محل وقوع اچھی طرح دیکھ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے دانستہ یہ راستہ اختیار کیا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور کے بارے میں انہیں کوئی تردد نہ تھا۔ کیونکہ وہ صرف بیہوش

تھا اور ظاہر ہے ہوش میں آنے کے بعد اپنی زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے فوراً ٹیکسی لے کر چلا جائے گا۔ عقبی طرف دیوار زیادہ اونچی نہ تھی اور اس طرف ایک وسیع میدان تھا۔ لیکن اس میدان میں گھنے درخت بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ اور انہی درختوں کی وجہ سے انہوں نے عمارت تک پہنچنے کے لئے یہ راستہ منتخب کیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے اور پھر درختوں کی اوٹ لے کر محتاط انداز میں عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ ویسے بھی اس سمت انہیں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اس لئے وہ مطمئن تھے۔

درختوں کی اوٹ لیتے وہ آہستہ آہستہ عمارت کے قریب پہنچ گئے۔ اسی طرف ایک راہداری کا اختتام ہوتا تھا جس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اس راہداری میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑ رکھے تھے۔ وہ راہداری کی دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ یکلخت راہداری کی چھت سے تیز روشنی کا دھارا سا نکل کر ان کے جسموں پر پڑا اور دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے کسی نے ایک لمحے میں تمام توانائی نچوڑ لی ہو۔ وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ
ہی اس کے سر اور جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔ شعور
جاگتے ہی اس نے اپنے سامنے ایک نوجوان کو کھڑے ہوئے دیکھا
جس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ اس نے شاید عمران کو انجکشن لگایا
تھا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے
باہر چلا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ لوہے کے راڈز والی کرسی پر بیٹھا
ہوا تھا۔ لیکن اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ اس کے پیر بھی کرسی
کے پایوں کے ساتھ کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ادھر ادھر
سر گھمایا یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں اس جیسی لوہے کی کئی کرسیوں
کی باقاعدہ قطاریں موجود تھیں۔ کمرے میں تشدد کے آلات ہر طرف
بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ مارش کو ٹریپ کرتے
کرتے خود ان کے ٹریپ میں آ گیا ہے۔ ابھی وہ اس سچویشن کے بارے

میں سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس کے ساتھ ہی
عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے اندر آنے والے تین افراد
کے کاندھوں پر جولیا۔ صفدر اور تنویر کو لدے ہوئے دیکھ لیا تھا تینوں
کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن ان کے جسم مفلوج سے نظر آ رہے تھے۔
"یہ کیسے یہاں پہنچ گئے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
سوچا۔ لیکن ظاہر ہے فوری طور پر اسے اس سوال کا جواب نہ مل سکتا
تھا۔ بہر حال ان تینوں کو بھی ساتھ والی کرسیوں پر اسی طرح جکڑ کر
بٹھا دیا گیا۔ ان سب کی ٹانگیں بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ جکڑ دی
گئی تھیں۔ اس طرح ظاہر ہے وہ نہ ہی پیر پیچھے کر کے کرسی کا سسٹم
اوپن کر سکتے تھے اور نہ جسم کو ان راڈز کی گرفت سے کھسکا کر اور
اوپر کو اٹھا کر رہائی حاصل کر سکتے تھے۔ ان تینوں کو لے آنے والے
انہیں کرسیوں میں جکڑ کر تیزی سے مڑے اور واپس چلے گئے۔ چند لمحوں
بعد وہی پہلے والا نوجوان اندر داخل ہوا جس نے عمران کو انجکشن لگایا
تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹارچ نما آلہ تھا۔ اس نے ٹارچ کا رخ
جولیا کی طرف کیا اور ٹارچ کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹارچ میں سے تیز روشنی
کا دھارا سا نکلا اور جولیا کے جسم پر پڑنے لگا۔ چند لمحوں تک یہ دھارا
ایسے ہی رہا۔ پھر اس نوجوان نے ٹارچ کا رخ بدل دیا۔ اب ٹارچ سے
نکلنے والی روشنی کا دھارا جولیا کے ساتھ مفلوج انداز میں جکڑے ہوئے
تنویر پر پڑنے لگا۔ پھر یہی عمل اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر پر
بھی دوہرایا گیا اور نوجوان ٹارچ بند کر کے مڑا اور خاموشی سے کمرے
سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد جولیا، تنویر اور صفدر تینوں کے جسموں

میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ تینوں سیدھے ہو گئے۔

"تم لوگ میرے پیچھے کیسے آ گئے۔ تمہیں تو میں نے کوٹھی پر چھوڑ رکھا تھا"۔۔۔۔ عمران نے پاکیشائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے اسے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"تمہاری اس تیز رفتاری اور ذہانت نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے ورنہ یہاں آنے کے باوجود میں رچرڈ ہی ہوتا۔ ظاہر ہے ان کے نزدیک تو میں مر چکا تھا۔ لیکن اب تم لوگوں کے سامنے آنے کے بعد یہ لوگ ساری بات سمجھ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس سے واقعی حماقت ہوئی ہے۔ اس نے اس پہلو پر سوچا ہی نہ تھا۔

"ہم تو تمہیں بچانے کے لئے چوک پر آئے تھے۔ ورنہ ہم وہیں کھڑے تمہارا انتظار ہی کرتے رہ جاتے"۔۔۔۔ تنویر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ ہو سکتا ہے کہ مارش اکیلا نہ آئے بلکہ یہ لوگ مجھے اغوا کر لیں لیکن بہرحال میں رچرڈ ہی رہتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر خاموش ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک تو وہ تھا جو نیلی کار سے باہر نکلا تھا۔ ظاہر ہے یہی مارش تھا جبکہ دوسرا ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر خاصی سخت گیری تھی اور اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے جیسے کوئی ایسی خلاف معمول بات ہو گئی ہو جس سے اسے شدید اعصابی دھچکا پہنچا ہو۔

"میرا نام مارش ہے۔ اور یہ جوزف ہے"۔۔۔۔ مارش نے مسکرا کر اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مگر مسٹر مارش آپ نے مجھے اس طرح کیوں پکڑ رکھا ہے۔ میں تو غریب ملازم ہوں"۔۔۔۔ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور مارش نے بے اختیار زوردار قہقہہ لگایا۔

"اگر تمہارے یہ ساتھی تمہارے پیچھے یہاں تک نہ پہنچ جاتے تو واقعی میں تمہیں ایک عام ملازم ہی سمجھتا۔ لیکن تمہارے ان ساتھیوں کی آمد کے بعد صورتحال تبدیل ہو چکی ہے۔ اب مجھے یقین ہے کہ تم رچرڈ نہیں علی عمران ہو۔ وہی علی عمران جس کی موت کا مسٹر جوزف مجھے فلمیں دکھا دکھا کر یقین دلاتے رہے ہیں"۔۔۔۔ مارش نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور جوزف کے پہلے سے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ عمران نہیں ہے۔ اس کا قد و قامت اور جسامت ضرور اس سے ملتی ہو گی لیکن عمران مر چکا ہے۔ اور مردے دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے"۔۔۔۔ جوزف نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"واقعی مردے دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے جوزف۔ لیکن جو مرا ہی نہ ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ میں ابھی ایک لمحے میں تم پر ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ رچرڈ نہیں علی عمران ہے"۔۔۔۔ مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

" چلو اگر ہے بھی سہی تو پھر انہیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ گولیوں سے کیوں نہیں اڑا دیتے" ——— جوزف نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا
" فکر مت کرو۔ یہ یہاں سے اس طرح فرار نہیں ہو سکتے جس طرح یہ تمہارے اس سائنسی اڈے سے فرار ہو گئے تھے۔ پہلے تو میں تم پر یہ ثابت کر دوں کہ یہ واقعی علی عمران ہے۔ اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ اور ابھی دو ممبر اس گروپ کے کم ہیں۔ انہیں بھی تلاش کرنا ہے" ——— مارش نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔
" چلو ٹھیک ہے۔ کرو ثابت۔ میک اپ تو تم پہلے ہی چیک کر چکے ہو۔ میک اپ تو بہرحال اس کے چہرے پر نہیں ہے"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مارش بے اختیار مسکرا دیا۔
" علی عمران مجھے صرف اتنا بتا دو کہ دارالحکومت میں جب اس کوٹھی پر میزائل برسائے گئے جس میں تم اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھے تو تم پہلے کیسے نکل گئے تھے" ——— مارش نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا
" کون عمران۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ میرا نام رچرڈ ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" تم نے ابھی چند لمحے پہلے پاکیشیائی زبان میں اپنے ساتھیوں سے باتیں کی ہیں اور ظاہر ہے کاسٹریا کے قصبے گرازن میں رہنے والے ملازم رچرڈ کو پاکیشیائی زبان نہیں آسکتی" ——— مارش نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ بہرحال اگر جولیا اور اس کے ساتھیوں سے اس کے پیچھے آنے کی حماقت ہوئی تھی تو حماقت عمران سے بھی ہو گئی تھی۔

" میں نے تو ایشین زبان میں بات کی تھی۔ مجھے وہ زبان آتی ہے۔ میں وہاں کافی عرصہ رہا ہوں" ——— عمران نے جواب دیا۔
" او۔ کے اگر تم بضد ہو کہ تم واقعی رچرڈ ہو۔ تو پھر بتاؤ کہ لارڈ ڈلیمنڈ کی بیٹی کیتھی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو کہاں رکھا ہوا ہے" ——— مارش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
" اس طرح میں کچھ نہیں بتا سکتا تم نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے رقم دو گے اور کسی کو اس بارے میں نہ بتاؤ گے مگر تم نے وعدہ پورا نہیں کیا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے جوزف تم درست کہہ رہے ہو کہ انہیں مزید زندہ رکھنا بیکار ہے اس لئے میری طرف سے اجازت ہے۔ اڑا دو انہیں گولیوں سے" ——— مارش نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف نے تیزی سے جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت سفاکی سی ابھر آئی تھی لیکن اسی لمحے باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں ابھریں اور پھر یوں محسوس ہونے لگا جیسے دو فوجیں آپس میں لڑ پڑی ہوں۔ اور وہ دونوں بے اختیار یہ آوازیں سن کر اچھلے اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف دوڑ پڑے۔ فائرنگ اب قریب آتی جا رہی تھی عمران اور اس کے ساتھی بھی یہ آوازیں سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ یہ آوازیں ان کے لئے بھی غیر متوقع تھیں۔
" یہ ——— یہ کون ہو سکتے ہیں" ——— جولیا کے منہ سے بے اختیار نکلا
" شاید ان کا کوئی مخالف گروپ ہوگا۔ اور کون ہو سکتا ہے" ——— تنویر

نے کہا۔ اور صفدر اور عمران نے بھی بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کیونکہ ظاہر ہے اس کے سوا اور کچھ سوچا ہی تو نہ جا سکتا تھا۔ کافی دیر تک فائرنگ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر یکلخت خاموشی سی چھا گئی۔ وہ سب ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جو مارش اور جوزف کے باہر نکل جانے کے بعد خود بخود بند ہو گیا تھا۔ کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔ پھر بھاری قدموں کی آوازیں دروازے کی دوسری طرف سنائی دیں اور عمران یہ آوازیں سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ یہ تو کیپٹن شکیل کے قدموں کی آوازیں ہیں" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران کی بات سن کر باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے واقعی کیپٹن شکیل ہاتھ میں مشین گن پکڑے اندر داخل ہوا۔

" شکر ہے آپ لوگ زندہ ہیں" ——— کیپٹن شکیل انہیں دیکھ کر اطمینان بھرے انداز میں بولا۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ نعمانی کہاں ہے" ——— جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" وہ باہر موجود ہے۔ اور سچ پوچھئے تو نعمانی کی وجہ سے ہی ہم یہاں پہنچے ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے عقب میں آ کر کرسی کے عقبی پائے پر موجود بٹن کو پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے۔

اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" شکریہ کیپٹن شکیل۔ تم واقعی بروقت پہنچے ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے خود بخود بند ہو جانے والا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور نعمانی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن موجود تھی

" شکر ہے۔ آپ لوگ صحیح سلامت مل گئے ہیں" ——— نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران کیپٹن شکیل جولیا۔ تنویر اور صفدر تینوں کو رہائی دلا چکا تھا۔

" وہ دو آدمی جو یہاں سے نکلے تھے ان کا کیا ہوا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

" دو آدمیوں کا تو پتہ نہیں۔ البتہ ایک آدمی زندہ ہو تو ہو۔ وہ بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں نے ٹانگ اڑا دی اور وہ منہ کے بل پختہ فرش پر گر کر ساکت ہو گیا۔ میں اس وقت فائرنگ میں مصروف تھا۔ اس لئے میں نے اس کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ ہمیں سب سے زیادہ آپ لوگوں کی طرف سے فکر تھی" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ زندہ تھا میں نے اسے باندھ دیا ہے۔ اسی لئے تو مجھے یہاں آنے میں دیر ہو گئی تھی" ——— نعمانی نے کہا اور اس دوران وہ اس کمرے سے نکل کر بیرونی راہداری میں پہنچ چکے تھے۔

" تم لوگ یہاں پہنچ کیسے گئے۔ تم نے بتایا نہیں" ——— جولیا نے ایک بار پھر پوچھا۔

" مس جولیا جب آپ تنویر اور صفدر کے ساتھ چوک کی طرف گئیں۔ میں اور نعمانی پیچھے رہ گئے تو اچانک نعمانی نے کہا کہ اگر وہاں

چوک پر کوئی چکر چل گیا۔ انہیں تو علم بھی نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ اس کے ذہن میں ایک تجویز آئی۔ کوٹھی تو خالی ہی تھی۔ چنانچہ وہ کوٹھی کے اندر گیا اور پھر دوسری منزل کی چھت پر چڑھ کر لیٹ گیا۔ کیونکہ اس کوٹھی کا رخ ایسا ہے کہ اس کی چھت سے کالونی کا چوک دیکھا جا سکتا ہے اور پھر نعمانی نے اوپر پہنچتے ہی چیخ کر مجھے بتایا کہ آپ تینوں چوک پر موجود ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے ہیں۔ اس کے بعد جب ٹیکسی گھوم کر واپس گئی تو نعمانی نیچے اتر آیا اور اس کے بعد ہم دونوں بھاگتے ہوئے چوک پر پہنچے۔ اسی لمحے ہم نے وہاں ریستوران کے سامنے ایک آدمی کو دیکھا جو بڑی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ٹیکسی والوں کو بھی گالیاں دے رہا تھا۔ ہمارے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے ٹیکسی ہائر کر رکھی تھی اور ٹیکسی ڈرائیور نے اس سے پیشگی کرایہ بھی وصول کر لیا تھا۔ اور وہ ریستوران میں ایک آدمی سے ملنے گیا مگر وہ آدمی وہاں نہیں ملا تو اس کا پتہ پوچھنے پر اسے تھوڑی دیر لگی ہے۔ لیکن اب واپس آنے پر ٹیکسی غائب ہے۔ جبکہ اسے انتہائی ضروری میٹنگ میں پہنچنا ہے اور ٹیکسی مل نہیں رہی۔ اس پر ہم سمجھ گئے کہ یہ وہی ٹیکسی ہے۔ جس میں آپ صفدر اور تنویر سوار ہوئے ہیں۔ اور اب یہ بات بھی ہماری سمجھ میں آ گئی تھی کہ آپ لوگ یقیناً ٹیکسی زبردستی لے گئے ہوں گے۔ ورنہ عام طور پر ان ملکوں کے ٹیکسی ڈرائیور ایسی حرکت نہیں کرتے۔ اس آدمی کو ٹیکسی کا نمبر بھی معلوم تھا۔ بہرحال اسے بے حد جلدی تھی اس لئے اس کا ایک دوست کار میں وہاں سے گزرا تو اس نے اسے آواز

دے کر رکوایا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر چلا گیا۔ ابھی ہم دونوں سوچ ہی رہے تھے کہ ہم کیا کریں کہ ایک ٹیکسی وہاں پہنچ کر خالی ہوئی۔ ہم نے ڈرائیور سے کہا کہ ہم ایک مخصوص نمبر کی ٹیکسی کو فوری طور پر تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اس کا کوئی طریقہ ہے اور نمبر بھی بتا دیا۔ اس ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا کہ اس نمبر کی ٹیکسی اس نے برگنزا کلب والی روڈ پر جاتی ہوئی دیکھی ہے۔ چنانچہ ہم نے وہی ٹیکسی ہائر کی تاکہ وہ ہمیں اسی طرف لے چلے جہاں اس نے وہ ٹیکسی دیکھی تھی۔ اور پھر برگنزا کلب سے کچھ دور ہمیں سائیڈ پر کھڑی ٹیکسی نظر آ گئی۔ لیکن وہ خالی تھی اور ڈرائیور عقبی سیٹوں کے درمیان بیہوش پڑا ہوا تھا۔ کچھ دور برگنزا کلب کی عمارت بھی تھی۔ چنانچہ ہمیں یقین ہو گیا کہ پہلے عمران صاحب کو اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہو گا اور اس کے بعد آپ لوگ اس ٹیکسی پر قبضہ کر کے یہاں پہنچے ہوں گے لیکن برگنزا کلب میں خاموشی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ آپ لوگوں کو یا تو یہاں سے لے جایا گیا ہے یا پھر آپ گرفتار ہو چکے ہیں۔ اس طرح آپ سب کی زندگیاں شدید خطرے میں بھی ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ ہم دونوں نے ڈائریکٹ ایکشن کا فیصلہ کیا اور نعمانی عقبی طرف سے اور میں سامنے کے رخ سے آگے بڑھا اور اس کے بعد تیز اور مسلسل فائرنگ سے ہم نے یہاں موجود چھ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اسی لمحے دو آدمی اور نمودار ہوئے جن میں سے ایک تو نعمانی کی فائرنگ سے مارا گیا۔ جب کہ دوسرا بھاگنے کے چکر میں گر کر بیہوش ہو گیا" ——— کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے سارے واقعات بتائے۔ اس دوران وہ باہر آ چکے تھے۔

"واہ۔ یہ تو مارش صاحب ہیں" ۔۔۔۔ اسی لمحے عمران نے
برآمدے میں بندھے پڑے مارش کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔
وہ ہوش میں آچکا تھا۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے بے بس پڑا
ہوا تھا۔

"کاش میں جوزف کا کہا مان لیتا کہ تمہیں فوری طور پر ہلاک کرا
دیتا" ۔۔۔۔ مارش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کاش نے پہلے بھی کئی بار موت سے ہماری حفاظت کی
ہے۔ مسٹر مارش" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے۔ اسے گولی مارو اور ختم کرو" ۔۔۔۔ تنویر
نے کہا۔

"وہ نیلی کار تو باہر موجود ہوگی" ۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر ساتھ
کھڑے ہوئے نعمانی سے پوچھا۔

"ہاں ایک نیلی کار سامنے کے رخ پر موجود ہے" ۔۔۔۔ نعمانی
نے جواب دیا۔

"تو اسے اٹھا کر اس میں ڈالو۔ یہاں ہمارا زیادہ دیر ٹھہرنا
خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور بھی پولیس کو اطلاع دے
سکتا ہے۔ اور اب اگر مارش مرنے سے بچ گیا ہے تو اس سے
کارس کے بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ ہو جانی چاہئے۔ اسی خالی
کوٹھی میں چلو جہاں میں پہلے اسے لے جانا چاہتا تھا" ۔۔۔۔ عمران
نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر بندھے ہوئے مارش کو اٹھا کر
کاندھے پر ڈالا اور وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے عمارت کے

بیرونی رخ کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں وہ نیلی کار موجود تھی

ڈینزی کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ مارش
دوپہر سے ہی غائب تھا۔ اور اب شام ہونے والی تھی۔ اس کا
کوئی پتہ نہ تھا۔ بس اسے ویٹر سے اتنا معلوم ہوا تھا کہ درمیان میں
وہ تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا۔ پھر کوئی فون موصول ہونے پر وہ چلا گیا۔
اس نے جوزف کے ہیڈ کوارٹر میں فون کر کے جوزف سے بات کرنا
چاہی تو اسے بتایا گیا کہ جوزف بھی مارش سے ملاقات کرنے گیا تھا۔
لیکن پھر اس نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے کچھ افراد کو لاکسن کالونی کے پہلے
چوک پر پہنچنے کا حکم دیا اور اس کے بعد اب تک اس کی طرف سے
کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔ ویسے تو ڈینزی کو علم تھا کہ مارش یقیناً کسی
کام میں مصروف ہوگا لیکن وہ مارش کی عادت سے بخوبی واقف تھی کہ
وہ شام کو ضرور اسے فون کرتا تھا۔ اور اس کی طرف سے خاموشی کی
وجہ سے ہی وہ پریشان تھی۔ پھر سوچتے سوچتے اچانک اسے ایک خیال

آیا تو اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور کریڈل کو دو تین بار دبایا۔ تاکہ ہوٹل ایکسچینج سے رابطہ قائم ہو سکے۔

"یس" ---- دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہوٹل فون ایکسچینج سے بول رہے ہیں آپ" ---- ڈیزی نے پوچھا۔

"یس مادام" ---- دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میں کمرہ نمبر ۱۲ سے بول رہی ہوں ڈیزی۔ کمرہ نمبر گیارہ میں میرا ساتھی مارش رہائش پذیر ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہیں دوپہر کو کوئی فون موصول ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ گئے ہیں اور ابھی تک نہ ہی خود واپس آئے ہیں اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ فون کس کا تھا" ---- ڈیزی نے کہا۔

"یس مادام۔ ہمارے پاس ہر فون کالز کا چوبیس گھنٹے تک ریکارڈ رہتا ہے۔ میں ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں ہولڈ آن کریں" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیزی کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

"ہیلو مادام کیا آپ لائن پر ہیں" ---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس" ---- ڈیزی نے کہا۔

"مادام۔ آخری کال جو کمرہ نمبر گیارہ میں وصول کی گئی ہے۔ وہ کسی رچرڈ نے کی تھی۔ میں نے انتظامیہ سے معلوم کر لیا ہے۔ آپ ان کی ساتھی ہیں اس لئے اگر آپ چاہیں تو اس کال کا ٹیپ آپ

کو سنوایا جا سکتا ہے" ---- آپریٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سنواؤ" ---- ڈیزی نے کہا اور چند لمحوں بعد مارش کی آواز سنائی دی۔ دوسری طرف سے واقعی کوئی رچرڈ تھا۔ اور پھر ان دونوں کے درمیان تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ اور یہ بات چیت اس قدر اہم تھی کہ ڈیزی کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ جس گروپ کو جوزف اور اس کے ساتھی باوجود بے پناہ کوشش کے تلاش نہ کر سکے تھے۔ یہ رچرڈ اس کے بارے میں اطلاع دے رہا تھا۔ ٹیپ ختم ہونے پر آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی تو ڈیزی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ اسی لئے مارش فون نہیں کر سکا" ---- ڈیزی نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔ اس کال کو سننے کے بعد اس کی پریشانی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ڈیزی نے رسیور اٹھا لیا۔ اس کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ فون مارش کا ہو گا۔

"یس ڈیزی سپیکنگ" ---- ڈیزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

"مادام ڈیزی۔ میں مارٹن بول رہا ہوں۔ چیف جوزف کا نمبر ٹو"۔

دوسری طرف سے ایک نامانوس سی آواز سنائی دی تو ڈیزی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے" ---- ڈیزی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے جناب مارش کے متعلق ہیڈ کوارٹر فون کر کے پوچھا تھا۔

توہیں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں کہ چیف جوزف نے ہیڈ کوارٹر سے چند افراد لاکسن کالونی کے پہلے چوک پر طلب کئے تھے۔ ہمارے آدمی وہاں پہنچ گئے۔ پھر وہاں سے انہوں نے چیف جوزف کے حکم پر ایک آدمی کو اغوا کر کے برگنزا کلب پہنچایا۔ جہاں ہمارے آدمی پہلے سے موجود تھے۔ چیف جوزف اور جناب مارش بھی وہاں پہنچ گئے۔ جناب مارش اس نیلی کار میں تھے جو چیف جوزف نے انہیں دے رکھی ہے۔ ہمارے آدمی واپس آ گئے۔ لیکن ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہاں کلب میں خوفناک فائرنگ ہوئی ہے۔ چنانچہ ہمارے آدمی وہاں پہنچے تو وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں" ——— مارٹن نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔ ڈیزی کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے۔

"پھر ——— پھر مارٹن۔ آگے بولو خاموش کیوں ہو گئے" ——— ڈیزی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہاں چیف جوزف کی لاش بھی ملی ہے۔ مگر مادام ڈیزی مسٹر مارش کی نہ لاش ملی ہے اور نہ وہ خود۔ اور سب سے حیرت انگیز بات یہ کہ ان کی نیلی کار بھی غائب ہے۔ اور مادام ڈیزی اب میں چیف جوزف کی موت کے بعد گرازن بس تھرڈ فورس کا چیف بن گیا ہوں اور مجھے شک ہے کہ یہ ساری کارروائی مسٹر مارش نے کی ہے۔ انہوں نے ہمارے آدمی بھی مارے ہیں اور چیف جوزف کو بھی قتل کیا ہے۔ اور پھر کار لے کر غائب ہو گئے ہیں" ——— مارٹن کا لہجہ سرد ہو گیا۔ جبکہ ڈیزی نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا مسٹر مارٹن۔ مارش تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کا انچارج ہے۔ وہ کیوں یہ کام کرے گا۔ نانسنس۔ کیا سوچ کر تم نے یہ الزام لگایا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مارش کے مقابلے میں تمہاری کیا اوقات ہے۔ خبردار اگر آئندہ تم نے ایسی بات منہ سے نکالی تو مارش تمہیں کھڑے کھڑے دفن کر دے گا" ——— ڈیزی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دھڑام سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

"ہونہہ نانسنس۔ مارش پر الزام لگا رہا ہے" ——— ڈیزی نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ایک خیال سے وہ بے اختیار چونک پڑی۔ کہ اگر مارش نے ایسا نہیں کیا تو پھر مارش کار لے کر کہاں چلا گیا۔ اور اس خیال کے آتے ہی وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ کہیں یہ سب کچھ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس گروپ کی کارستانی نہ ہو۔ اوہ واقعی ایسا ہو گا۔ پھر تو مارش بھی ان کے قبضے میں ہو گا" ——— ڈیزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں رچرڈ اور مارش کے درمیان ہونے والی بات چیت آ گئی۔

"مجھے معلوم کرنا چاہئے" ——— ڈیزی نے کہا اور تیزی سے وہ وارڈ روب کی طرف بڑھی۔ اس نے چست لباس الماری سے نکالا اور بھاگتی ہوئی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے نکلی تو جینز کی پتلون اور جینز کی جیکٹ اس نے

پہن رکھی تھی۔ چونکہ وہ خود کاسٹریا میں ایک چھوٹے سے مجرم گروپ کی چیف تھی۔ اس لئے اسے ایسے معاملات کا خاصا تجربہ تھا۔ اس کے پاس مخصوص اسلحہ بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھی لاکسن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ مارش کو وہ لوگ یقیناً اغوا کر کے وہیں لاکسن کالونی میں اسی لارڈ ڈلیمنڈ کی رہائش گاہ پر ہی لے گئے ہوں گے۔ پہلے چوک پر اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ ایک بکسٹال کی طرف بڑھ گئی۔ جس پر ایک نوجوان لڑکا کھڑا ہوا تھا۔

"لارڈ ڈلیمنڈ کی رہائش گاہ کہاں ہے" ——— ڈیزی نے لڑکے سے پوچھا۔

"لارڈ ڈلیمنڈ کی۔ اے بلاک کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ مادام" ——— لڑکے نے جواب دیا۔ اور ڈیزی سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک ایک خیال کے تحت مڑی۔

"کیا آپ نے نیلے رنگ کی سوونیئر ماڈل کی کار کو یہاں سے گزرتے دیکھا ہے" ——— ڈیزی نے پوچھا۔

"سوونیئر ماڈل۔ اوہ جی ہاں۔ آدھا گھنٹہ پہلے وہ کار بی بلاک کی طرف گئی ہے۔ میرے پاس بھی یہی ماڈل ہے۔ اس لئے میری نظر اس پر پڑ گئی تھی" ——— لڑکے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بی بلاک کی طرف" ——— ڈیزی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ویسے اگر آپ اس کار کو ڈھونڈھ رہی ہیں تو پھر آپ ایسا کریں بی بلاک کے پہلے موڑ پر چلی جائیں وہاں ایسا ہی ایک

بکسٹال ہے۔ میرا بھائی ڈارک وہاں موجود ہوگا۔ اسے ویسے بھی کالونی میں آنے جانے والی ہر کار کا پتہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پرائیویٹ طور پر سیکنڈ ہینڈ کاروں کا بزنس کرتا ہے۔ اس لئے ہر کار پر اس کی نظریں ہوتی ہیں اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ کونسی کار کس کوٹھی میں جاتی ہے۔ اور کس کوٹھی سے کونسی کار نکلتی ہے" ——— لڑکے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ وہ خاصا باتونی لڑکا تھا اس لئے مسلسل بول رہا تھا۔

"شکریہ" ——— ڈیزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر لڑکے کے بتائے ہوئے راستے پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ لارڈ ڈلیمنڈ کی رہائش گاہ تو اے بلاک میں ہے مگر مارش یا اسے لے جانے والے بی بلاک کی طرف گئے ہیں۔ پھر اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس کام کے لئے بی بلاک میں علیحدہ کوٹھی لے رکھی ہو۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس بکسٹال تک پہنچ گئی۔ جس کا پتہ اس لڑکے نے دیا تھا۔

"تمہارا نام ڈارک ہے اور تم کالونی کے پہلے چوک پر بکسٹال والے لڑکے کے بھائی ہو" ——— ڈیزی نے وہاں موجود لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم۔ مگر آپ مجھے کیسے جانتی ہیں" ——— ڈارک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہارے بھائی نے تمہارا تعارف کرا دیا ہے۔ میرے دوست نیلے رنگ کی سوونیئر ماڈل کار میں بی بلاک کی طرف گئے ہیں۔ میں نے انہیں ڈھونڈھنا ہے" ——— ڈیزی نے کہا۔

" نیلے رنگ کی سوونیئر کار۔ بالکل نئی کار ہے۔ نمبر بھی جدید سیریز کا ہے۔ وہ سامنے کوٹھی ہے سرخ رنگ کی چھ نمبر۔ وہ کار اسی کوٹھی میں گئی ہے" ——— لڑکے نے فوراً ہی جواب دیا۔

" وہاں کون رہتا ہے۔ تم جانتے ہو گے" ——— ڈیزی نے پوچھا۔

" وہ کوٹھی خالی پڑی رہتی ہے۔ مادام صرف سنا ہوا ہے کہ کسی بڑے بدمعاش جس کا نام کونی ہے۔ اس کی کوٹھی ہے۔ اس سے زیادہ کا مجھے علم نہیں ہے" ——— لڑکے نے جواب دیا تو ڈیزی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی سرخ رنگ کی اس کوٹھی کی طرف بڑھ گئی۔ جس کی طرف اس بکسٹال والے لڑکے نے اشارہ کیا تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ البتہ اس کی چار دیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی وہ ڈیزی کے سر سے خاصی اونچی تھی۔ ڈیزی نے ادھر ادھر دیکھا دوسرے لمحے اس نے اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار کے کنارے پر رکھے اور اس کا جسم اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ سامنے پورچ میں نیلے رنگ کی سوونیئر کار موجود تھی۔ وہی کار جو جوزف نے مارش کو دی تھی۔ برآمدے میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ چنانچہ ڈیزی تیزی سے دیوار پر چڑھی اور پھر آہستہ سے اندر کود گئی۔ چند لمحے وہ دیوار کے ساتھ دبکی بیٹھی رہی۔ پھر جیب سے ریوالور نکال کر وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھی۔ وہ بے حد محتاط اور چوکنی نظر آ رہی تھی۔ لیکن کوٹھی پر چھایا ہوا سکوت بتا رہا تھا کہ کوٹھی خالی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار کے قریب سے گزر کر آگے برآمدے

میں پہنچی اور پھر وہ ایک راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ راہداری میں کئی کمروں کے دروازے تھے۔ جو سب کے سب بند تھے۔ ڈیزی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ اچانک اسے عقب میں کھٹکا سا سنائی دیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑنے ہی لگی تھی کہ اس کے سر پر یکلخت قیامت سی ٹوٹ پڑی اور وہ بے اختیار چیختی ہوئی نیچے گری۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر دوسرے لمحے اس کے سر پر ایک اور زوردار ضرب لگی اور اس کے ذہن پر تاریکی نے مکمل غلبہ پا لیا۔

مارشں ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اور عمران اور اس کے ساتھ جولیا اور تنویر اس کے سامنے کھڑے تھے مارش کو برگنیزا کلب سے اس کی کار میں اٹھا کر وہ یہاں اس کوٹھی میں لے آئے تھے جس میں کوئی نے عمران کو خفیہ تہہ خانے میں قید رکھا تھا اور اس وقت وہ اس تہہ خانے میں تھے۔

" اگر تم مجھے اغوا کرا کر برگنیزا کلب تک لے جانے کی تکلیف نہ کرتے مارش تو یہاں ہم دونوں بڑے اطمینان سے بیٹھ کر ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کرتے۔ مگر تم نے خواہ مخواہ اپنے ساتھ ہمیں بھی دوڑائے رکھا"۔۔۔۔ عمران نے مارش سے مخاطب ہو کر کہا۔

" معلومات کا تبادلہ کیا مطلب ۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔ مارش نے چونک کر پوچھا۔

" ظاہر ہے ہمارا مقصد اس فارمولے کا حصول ہے۔ اور ہم تے

اس کے بارے میں پوچھنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

" اس کے متعلق تم نے کیا پوچھنا ہے۔ تم نے دارلحکومت میں ہی معلومات حاصل کر لی تھیں کہ فارمولا کارس صحرا میں ہے۔ اور تم اس لئے وہاں سے نکل کر یہاں گرازن آئے تھے۔ جاؤ جا کر حاصل کر لو فارمولا"۔۔۔۔ مارش نے بڑے طنزیہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کا یہ انداز دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اگر تمہیں فارمولے کی اتنی پرواہ نہ تھی تو تم ہمارے پیچھے یہاں گرازن کیوں آئے تھے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تو ڈیزی کے ساتھ سیر و تفریح کے لئے یہاں آیا تھا۔ ورنہ یہاں تھرڈ فورس کا سیکشن موجود ہے۔ تمہیں یہاں ڈیل کرنا اس کا کام تھا میرا نہ تھا"۔۔۔۔ مارش نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

" لیکن تم جوزف سے زیادہ اہمیت کے مالک ہو۔ اس لئے تم اب مجھے تفصیل سے بتاؤ گے کہ کارس صحرا میں جہاں فارمولا موجود ہے۔ وہاں تھرڈ فورس نے ہمیں روکنے کے لئے کیا کیا انتظامات کر رکھے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" مجھے نہیں معلوم میں کبھی وہاں نہیں گیا۔ چیف باس جانتا ہو گا۔ یا وہ ڈیلوس جانتا ہو گا"۔۔۔۔ مارش نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ڈیلوس ۔ وہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" وہ ایکشن گروپ کا چیف ہے۔ اس نے تمہارے ملک سے دن مٹی حاصل کرنے کی پلاننگ کی تھی۔ لیکن اسکی پلاننگ ناکام رہی۔

جس پر چیف باس نے اسے فارمولے کی حفاظت کے لئے کارس بھجوا
دیا اور مجھے تمہارے مقابلے میں لایا گیا"—— مارش نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
" چیف باس کہاں ملے گا۔ پوری تفصیل بتاؤ"—— عمران نے پوچھا
" مجھے نہیں معلوم۔ وہ خفیہ رہتا ہے۔ صرف ٹرانسمیٹر پر اس سے
رابطہ رہتا ہے اور بس"—— مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اس کا مطلب ہے تم ہمارے لئے فضول ثابت ہو رہے ہو۔
پھر تمہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" جو تمہاری مرضی آئے کرو۔ میں بندھا ہوا ہوں۔ اس لئے تمہارے
کسی ارادے میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا"—— مارش نے سپاٹ
لہجے میں کہا۔
" سنو۔ اگر میں تمہیں لڑنے کا موقع دوں تو کیا تم مجھے میری مطلوبہ
معلومات مہیا کر دو گے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" وقت مت ضائع کرو عمران۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا پوچھنا ہے تم نے
اس سے"—— تنویر نے آگے بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر
اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ تنویر کا ہاتھ گھوما اور مارش کے
چہرے پر اس کا زناٹے دار تھپڑ پڑا۔ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ مارش
کا چہرہ گھوم گیا۔
" بزدل۔ بندھے ہوئے کو مار رہے ہو"—— مارش نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
" تم —— تمہاری یہ جرأت کہ مجھے بزدل کہو"—— تنویر نے غصے

سے چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ یکے بعد دیگرے تھپڑوں سے
گونج اٹھا۔ مارش کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگا تھا۔
" تم جو چاہو کر لو۔ تم میری زبان نہ کھلوا سکو گے"—— مارش
نے چیختے ہوئے کہا۔
" اس پر تشدد کا کوئی فائدہ نہیں تنویر۔ گولی مار کر ختم کر دو"۔ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔ تو تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا
اور مارش کی کنپٹی پر رکھ دیا۔
" بولو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں بولو۔ ورنہ"—— تنویر نے
پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔
" کیا بولوں۔ جاؤ جا کر حاصل کر لو فارمولا۔ مجھے تو کیا تم چاہے
سب کو مار ڈالو۔ فارمولا تمہیں پھر بھی نہیں مل سکتا۔ جاؤ جا کر صحرا
کی خاک چھانو"—— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور
اسی لمحے عمران نے یکلخت جھپٹ کر تنویر کا بازو پکڑا اور اسے پیچھے
ہٹا دیا۔
" ابھی رک جاؤ۔ اس نے دوسری بار ایسی بات کی ہے۔ جس سے
مجھے یقین آ گیا ہے کہ فارمولا کارس میں نہیں ہے۔ ورنہ اس کا بات
کرنے کا ایسا انداز نہ ہوتا"—— عمران نے تیز لہجے کہا اور مارش
عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اس
نے اپنے آپ کو سنبھال کر اپنا چہرہ دوبارہ پہلے کی طرح سپاٹ
کر لیا۔
" سنو مارش۔ اب تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ فارمولا کہاں ہے۔

اور یہ بتادوں کہ جب میں کوئی بات پوچھنے کا فیصلہ کر لوں تو پھر ہر صورت میں پوچھ لیتا ہوں" ____ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام مارشل ہے۔ اور میں سپر سیکشن کا چیف ہوں۔ اس بات کو یاد رکھنا تم میری بوٹیاں اڑا دو۔ میری ہڈیاں توڑ ڈالو۔ مجھے اندھا کر دو۔ مفلوج کر دو۔ جس انداز میں تمہارا جی چاہے تشدد کر کے دیکھ لو۔ میری زبان نہیں کھل سکتی۔ کبھی نہیں کھل سکتی" مارشل نے جواب دیا۔ اور اس کا لہجہ ایسا تھا کہ عمران کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص واقعی انتہائی قوت برداشت کا مالک ہے۔ ویسے بھی اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ حد سے زیادہ ضدی فطرت کا آدمی ہے۔

" او۔ کے میں دیکھتا ہوں تم کتنی قوت برداشت کے مالک ہو" عمران نے کہا۔ اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

" تنویر تمہارے پاس خنجر تو ہو گا" ____ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ہے" ____ تنویر نے جواب دیا۔

" اور تم انسانی کھال اتارنے کے بھی ماہر ہو۔ چلو شروع ہو جاؤ پہلے اس کی پیشانی کی کھال اتارو پھر چہرے کے دوسرے حصوں کی لیکن خیال رکھنا کھال کہیں سے بھی کٹے نہ" ____ عمران نے کہا اور مارشل بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ تو عام سا تشدد ہے۔ گھٹیا سا اور کوئی نیا طریقہ آزماؤ" مارشل نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور عمران سمیت

باقی ساتھی بھی اس کی اس بے جگری اور قوت برداشت پر حیران رہ گئے۔ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ یہ شخص واقعی عام لوگوں سے مختلف فطرت کا آدمی ہے۔

" یہ باتیں تو بہت کرتا ہے۔ ابھی پتہ لگ جائے گا" ____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک پتلا مگر تیز دھار خنجر نکال کر آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت باہر راہداری میں قدموں کی آواز ابھری اور وہ سب چونک پڑے۔ لیکن آنے والے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ان کا ہی ساتھی ہے۔ نعمانی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کو عمران نے نگرانی کے لئے باہر ہی رکھا ہوا تھا۔

" نعمانی کے قدموں کی آواز لگتی ہے" ____ عمران نے کہا۔ اور واقعی دوسرے لمحے نعمانی کمرے میں داخل ہوا تو وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ اس کے کاندھے پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی لدی ہوئی تھی جو بیہوش تھی۔

" ڈیزی اور یہاں" ____ یکلخت مارشل کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

" یہ لڑکی اندر کودی تھی۔ فرنٹ کی طرف سے" ____ نعمانی نے لڑکی کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔

" باہر سے ایک اور کرسی اور رسی لے آؤ۔ یہ ہمارے مارشل صاحب کی مس ڈیزی ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ مارشل کیسے زبان نہیں کھولتا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کا یہاں پہنچ جانا ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں چیک کر لیا گیا

ہے" —— جولیانے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

" صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں باہر موجود ہیں۔ میں نے ان سے پوچھ لیا ہے۔ یہ لڑکی اکیلی ہی آئی ہے" —— نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جاؤ کرسی اور رسی لے آؤ۔ تاکہ مس ڈیزی سے مذاکرات ہو سکیں"۔ عمران نے دوبارہ کہا اور نعمانی تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آگیا۔

" کیا تم اب عورت پر تشدد کرو گے۔ تم اس حد تک گر جاؤ گے" —— مارش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" فکر نہ کرو۔ ہم مشرقی لوگ تم سے زیادہ اخلاقیات کے پابند ہوتے ہیں۔ اسی لئے مس جولیا ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہ تنویر سے زیادہ سرد مزاج ہے۔ صرف چند لمحے ٹھہر جاؤ پھر دیکھنا جولیا کس فنکاری سے تمہاری اس ڈیزی کا حلیہ بگاڑتی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کا کوئی تعلق تھرڈ فورس سے نہیں ہے۔ سمجھے۔ اس لئے اس پر تمہارا تشدد فضول ہے" —— مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

" تم سے تو اس کا تعلق ہے اور تعلق بھی اس قدر گہرا کہ بیچاری کچے دھاگے سے بندھی چلی آئی ہے" —— عمران نے جواب دیا اسی لمحے نعمانی واپس آیا تو اس نے ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ میں رسی کا گچھا بھی موجود تھا۔

" جولیا تم ڈیزی کو اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ تاکہ مارش صاحب کو یہ اعتراض نہ ہو کہ ان کی عورت کو کسی غیر مرد نے اٹھایا ہے"۔ عمران

نے کہا۔ اور جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے جھک کر ڈیزی کو اٹھایا اور ایک جھٹکے سے کرسی پر ڈال دیا۔ نعمانی نے البتہ اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ" —— عمران نے کہا اور جولیا نے پے در پے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ مت مارو اسے۔ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سارے واقعے سے" —— مارش نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے جولیا کا ہاتھ کہاں رکنا تھا۔ دو اور زوردار تھپڑوں کے بعد ڈیزی چیخ مار کر ہوش میں آگئی۔ اور جولیا نے پیچھے ہٹ کر تنویر کے ہاتھ سے خنجر جھپٹا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ ڈیزی کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے انتہائی بے دردی سے خنجر کی نوک سے ڈیزی کی لمبی صراحی دار گردن پر لمبا سا کٹ ڈال دیا تھا۔

" رک جاؤ جولیا۔ اتنی جلدی کی ضرورت نہیں ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس طرح منہ بناتے پیچھے ہٹ گئی جیسے عمران نے اسے کسی دلچسپ مشغلے سے محروم کر دیا ہو۔

ڈیزی کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑا ہوا تھا۔ جبکہ مارش نے اس قدر سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے کہ اس کے ہونٹوں کا رنگ نیلا پڑ گیا تھا۔

" تم نے کیسے یہاں کا پتہ چلایا ہے مس ڈیزی۔ پوری تفصیل سے بتا دو۔ ورنہ جولیا کا ہاتھ دوبارہ نہ رک سکے گا اور تمہارا یہ خوبصورت

چہرہ ایک لمحے میں چڑیلوں سے بھی زیادہ بدصورت ہو جائے گا "۔
عمران نے ڈیزی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈیزی نے بے اختیار اس طرح بولنا شروع کر دیا۔ جیسے کسی ٹیپ کا بٹن آن کر دیا گیا ہو۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہارے علاوہ اور کسی کو یہاں کا علم نہیں ہے بہت خوب۔ تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ بتا دیا ورنہ میں فیصلہ کر چکا تھا کہ تم دونوں کو ہلاک کر کے یہاں سے چلا جاؤں "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہاں تو مسٹر مارش۔ اب آخری بار تمہیں موقع دے رہا ہوں کہ تم مجھے بتا دو کہ فارمولا کہاں ہے۔ ورنہ تم نے دیکھا ہے کہ جولیا کا ہاتھ کس قدر بے رحمی سے چلتا ہے "۔۔۔ عمران نے مارش سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہیں کارس صحرا میں ہے فارمولا۔ اور کہاں ہو گا "۔۔۔ مارش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" چلو جولیا شروع ہو جاؤ اور اب تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہئے "۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور دوسرے لمحے ڈیزی کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ وہ پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح کرسی پر تڑپ رہی تھی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم ظالم ہو۔ سفاک ہو۔ رک جاؤ مت مارو ڈیزی کو۔ میں اس کی چیخیں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں بتاتا ہوں "۔۔۔ یکلخت مارش نے چیخ کر کہا اور عمران نے جولیا کو رک

جانے کا اشارہ کیا۔ ڈیزی کے چہرے پر آڑے ترچھے زخموں کے نشانات ابھر آئے تھے اور اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ وہ تکلیف اور خوف کی شدت سے بیہوش ہو چکی تھی۔

" ابھی تو ابتدا ہے مارش۔ ابھی تو تم نے جولیا کی فنکاری دیکھی ہی نہیں "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے اور ڈیزی کو چھوڑ دو گے تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں سب کچھ درست بتا دوں گا اور تمہارے آڑے بھی نہ آؤں گا "۔۔۔ مارش نے کہا۔

" اگر تم میرے وعدے پر اعتبار کر سکو تو وعدہ کہ تمہیں اور ڈیزی دونوں کو زندہ چھوڑ دوں گا۔ بشرطیکہ تم سب کچھ درست اور صحیح بتا دو "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" فارمولا میرے کہنے پر چیف باس نے کارس سے منگوا کر اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے۔ اپنے ہیڈ کوارٹر میں "۔۔۔ مارش نے کہا۔
اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ مارش کا لہجہ اور چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" چیف باس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" تم یقین کرو کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ وہ انتہائی خفیہ رہتا ہے۔ صرف ٹرانسمیٹر پر اس سے بات ہو سکتی ہے "۔۔۔ مارش نے کہا۔

" تم نے کب مشورہ دیا تھا چیف کو "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" یہیں گرازن میں جب تم غائب ہو گئے اور جوزف باوجود سر توڑ

کوششوں کے تم لوگوں کا پتہ نہ چل سکا۔ تو میں نے چیف باس
کو فون کیا"۔۔۔۔ مارش تیزی سے بات کرتے کرتے یکلخت رک
گیا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
" دیکھو مارش مجھے معلوم ہے کہ تم جاندار آدمی ہو۔ اور جاندار
آدمی کی ہی فطرت ہوتی ہے کہ سچ خود بخود اس کے منہ سے نکل
جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اس سے فون پر بات تو ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ فون نمبر کسی ایکسچینج
میں موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ مارش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا
" ٹھیک ہے۔ ایسا ممکن ہے۔ اس لئے میں تمہاری بات تسلیم کر
لیتا ہوں۔ لیکن تم میرے سامنے فون پر چیف باس سے بات کر کے
اس بات کو کنفرم کرا دو کہ فارمولا کارس سے واپس منگوا لیا ہے۔ اس
کے بعد مزید میں کچھ نہ پوچھوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
" منگواؤ فون۔ یا مجھے لے چلو فون تک"۔۔۔۔ مارش نے فوراً
ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
" تنویر یہاں فون کا کنکشن موجود ہے۔ اس لئے فون یہیں لے آؤ"۔
عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے
باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون
موجود تھا۔ عمران نے فون اس کے ہاتھ سے لیا اور تنویر نے پلگ
ساکٹ میں لگا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کانوں سے لگایا تو اس
میں ٹون موجود تھی۔
" ہاں۔ نمبر بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور مارش نے نمبر بتاتے

کے ساتھ ساتھ دارالحکومت کا رابطہ نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے رابطہ نمبر
ڈائل کیا اور پھر مارش کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر دیئے۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر رسیور بندھے ہوئے مارش کے کان
سے لگا دیا۔ لیکن خود بھی اس نے جھک کر رسیور سے اپنا کان قریب
کر لیا۔ تاکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز وہ بھی سن سکے۔
" یس ٹی۔ ایف ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک کرخت سی
آواز سنائی دی۔
" مارش بول رہا ہوں۔ چیف باس سے بات کرائیں"۔۔۔۔ مارش
نے کہا۔
" یس ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
" ہیلو چیف باس اٹنڈنگ یو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری
اور کرخت آواز سنائی دی۔
" مارش بول رہا ہوں چیف۔ گرازن سے"۔۔۔۔ مارش نے کہا۔
" اوہ تم کہاں ہو۔ گرازن سے ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ
جوزف اور اس کے چھ سات ساتھیوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے
ہلاک کر دیا ہے۔ اور تم بھی غائب ہو اور وہ تمہاری فرینڈ ڈیزی بھی
غائب ہو گئی ہے"۔۔۔۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔
" چیف میں نے ان کا سراغ لگا لیا تھا۔ لیکن جوزف نے درمیان
میں مداخلت کر دی۔ اور میں اس کے انچارج ہونے کی وجہ سے مجبور
ہو گیا۔ جوزف کی حماقت کی وجہ سے ساری پلاننگ ناکام ہو گئی۔ عمران
اور اس کے ساتھیوں نے ہمیں گھیر لیا۔ زبردست لڑائی ہوئی۔ جوزف

اور اس کے ساتھی مارے گئے۔ میں بڑی مشکل سے ان کے گھیرے سے نکل سکا۔ اور پھر میں نے ڈیزی کو بھی اپنے پاس بلا لیا۔ کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ ڈیزی کے ذریعے وہ دوبارہ مجھ تک نہ پہنچ جائیں۔ ویسے چیف وہ لوگ جوزف اور اس کے ساتھیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ اب تو دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو میں اپنا سیکشن یہاں بلوا لوں۔ لیکن مسئلہ یہ بھی ہے کہ جب تک میرا سیکشن گرازن پہنچے گا یہ لوگ کارس صحرا میں نہ چلے جائیں گے"۔۔۔۔ مارش نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے فارمولا کارس سے منگوا لیا ہے۔ اور اب وہ میرے پاس محفوظ ہے۔ اس لئے اب ان لوگوں کے پیچھے جانے یا انہیں گرازن میں روکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ انہیں جانے دو صحرا میں۔ تم واپس آجاؤ"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم"۔۔۔۔ مارش نے کہا اور عمران نے ہاتھ سے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی ہے"۔۔۔۔ مارش نے کہا۔

"ہاں بے حد شکریہ۔ تم نے مجھے اس صحرا میں خراب ہونے سے بچا لیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے تنویر کو فون کی تار نکالنے کا اشارہ کر دیا۔

"اب تم ہمیں آزاد کر دو"۔۔۔۔ مارش نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ جب ہم دارالحکومت پہنچ جائیں گے۔ تو پھر تمہیں رہا کر دیا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو باہر چلنے

کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ فون پیس اور اس کی تار اس کے ہاتھوں میں تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ اس طرح تو ہم بھوکے پیاسے مر جائیں گے"۔۔۔۔ مارش نے چیختے ہوئے کہا۔

"کوشش کرو۔ سپر سیکشن کے انچارج ہو۔ اپنی رہائی کے لئے کوشش کرو۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تم دونوں انتہائی آسانی سے رہا ہو سکتے ہو۔ بس تھوڑی سی عقل استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ بائی بائی"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اس تہہ خانے سے نکل کر اوپر کمرے میں پہنچ گئے۔

"یہ نیلی کار تو پہچان لی جائے گی۔ اس کی وجہ سے تو ڈیزی یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ مجھے مس کیٹی سے بات کرنی ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے فون پیس کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ساتھ ہی اسکی کوٹھی ہے۔ وہاں چلے چلتے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے تھرڈ فورس والے اس کی نگرانی کر رہے ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے تنویر کو فون کا پلگ لگانے کا اشارہ کیا۔ تو تنویر نے آگے بڑھ کر فون کا سلسلہ اس کمرے میں موجود پوائنٹ سے جوڑ دیا۔

"مارش کو زندہ چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ پھر ہمارے مقابلے پر آجائے گا"۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس طرح بے بس آدمی کو مارنا زیادتی ہے۔ اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس سے لڑتے پھریں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ ڈلیسمنڈ ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مس کیٹی سے بات کرائیں میں پرنس بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو آج صبح دارالحکومت واپس چلی گئی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دارالحکومت میں انکی رہائش گاہ کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا

"امپیریل کالونی کوٹھی نمبر ۲"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم علیحدہ علیحدہ بسوں میں بیٹھ کر لارڈ کی جاگیر میں پہنچیں۔ میں نے کیٹی سے معلوم کیا تھا۔ بس سٹاپ رینگمرو پر اتر کر آسانی سے اس جنگل تک پہنچا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ اور پھر وہ ایک ایک کر کے کوٹھی سے باہر نکلے اور چوک کی طرف بڑھ گئے

اب کیا ہوگا مارش۔ اس طرح تو ہم مر جائیں گے"۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر نکلتے ہی ڈیزی نے رو دینے والے لہجے میں ساتھ بیٹھے ہوئے مارش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو چھڑوانا ہی پڑے گا۔ ورنہ یہ کوٹھی تو خالی ہے۔ یہاں تو کسی نے نہیں آنا"۔۔۔ مارش نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"وہ عمران کہہ رہا تھا کہ ایک طریقہ ہے کہ ہم آسانی سے رہا ہو سکتے ہیں"۔۔۔ ڈیزی نے کہا۔

"ہاں کہہ تو رہا تھا۔ مگر۔ اوہ۔ اوہ واقعی۔ واقعی یہ شخص انتہائی ذہین اور شاطر ہے"۔۔۔ بات کرتے کرتے مارش نے بری طرح

چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا ہوا"۔۔۔ ڈیزی نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے ہاتھ انہوں نے کرسی کے عقب میں کر کے باندھے ہیں اس طرح تم اٹھ کر کھڑی ہو سکتی ہے۔ کھڑی ہو جاؤ پھر بتاتا ہوں"۔ مارش نے کہا اور ڈیزی چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ بالکل میں کھڑی ہو سکتی ہوں"۔۔۔ ڈیزی نے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور کھڑی ہو گئی۔ سیدھا اٹھنے کی وجہ سے اس کے بندھے ہوئے بازو کھسک کر کرسی کی پشت سے اوپر کو نکل آئے۔

"لیکن اب یہ ہاتھ کیسے کھولوں"۔۔۔ ڈیزی نے کہا۔

"تم میرے سامنے آکر اس طرح کھڑی ہو جاؤ کہ تمہاری پشت میری طرف ہو۔ اور پھر میں جیسے کہوں ویسے ہی ہاتھ اوپر کو اٹھا لینا۔ میں دانتوں سے تمہاری کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنے کی کوشش کرتا ہوں"۔۔۔ مارش نے کہا اور ڈیزی اس کے سامنے آکر اسی طرح پشت کر کے کھڑی ہو گئی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد آخر کار مارش اس کی کلائیوں کے گرد بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو کھول لینے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

"اوہ تھینک گاڈ"۔۔۔ کلائیاں آزاد ہوتے ہی ڈیزی نے بے اختیار ہو کر کہا اور پھر اس نے مڑ کر جلدی سے مارش کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آزاد ہو چکے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات تھے۔

"یہ عمران واقعی شریف دشمن ہے۔ ورنہ وہ ہمیں آسانی سے گولی بھی مار سکتا تھا"۔۔۔ ڈیزی نے تہہ خانے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"یہ مشرقی لوگ خواہ مخواہ کی اخلاقیات کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ اس کی جگہ میں ہوتا تو کبھی اسے زندہ نہ چھوڑتا"۔۔۔ مارش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ڈیزی کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے مارش کی یہ بات پسند نہ آئی ہو۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ لیکن مارش کی وہ نیلی کار پورچ میں موجود تھی۔ چنانچہ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھے۔ اور کار کوٹھی سے نکل کر جیسے ہی چوک پر پہنچی۔ اچانک ایک سفید رنگ کی کار نے تیزی سے اس کی سائیڈ پر آکر اسے دبا کر رکنے پر مجبور کر دیا۔ اور مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ سفید کار سے تین مشین گنوں سے مسلح افراد بجلی کی سی تیزی سے اترے اور انہوں نے مارش کی کار کو گھیر لیا۔

"خاموشی سے نیچے اتر آئیے مسٹر مارش اور مس ڈیزی۔ ورنہ ہمیں یہ حکم دے دیا گیا ہے کہ اگر آپ کوئی غلط حرکت کریں تو آپ کو گولی بھی ماری جا سکتی ہے"۔۔۔ ایک آدمی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کس نے حکم دیا ہے"۔۔۔ مارش نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف مارٹن نے۔ جلدی کرو۔ اور تمہیں اسی کے پاس ہی لے

جائیں گے" —— اس آدمی نے کہا اور مارش ایک طویل سانس لے کر نیچے اترا۔ ظاہر ہے ڈیزی نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ اور چند لمحوں بعد انہیں سفید کار میں بٹھا دیا گیا۔ اور کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"مارٹن نے مجھے فون کر کے بھی کہا تھا کہ اسے شک ہے کہ مارش نے چیف جوزف کو ہلاک کیا ہے" —— ڈیزی نے کار میں بیٹھتے ہوئے مارش سے کہا تو مارش چونک پڑا۔

"میں نے قتل کیا ہے۔ مجھے کیا ضرورت تھی اسے قتل کرنے کی"۔ مارش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میں نے اسے کہی تھی۔ لیکن میرا خیال ہے وہ انتہائی احمق آدمی ہے" —— ڈیزی نے کہا۔

"مس پلیز آپ چیف کے متعلق اب کوئی فقرہ نہ کہیں گی"۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو ڈیزی۔ میں خود اس سے نمٹ لوں گا" —— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک عمارت کے گیٹ میں داخل ہوئی اور پھر پورچ میں جا کر رک گئی۔ ان دونوں کو نیچے اتار کر عمارت کے اندر لے جایا گیا۔ پھر ایک کمرے کے دروازے پر پہنچے جو اپنی ساخت سے ساؤنڈ پروف لگتا تھا۔ ان کی بھرپور تلاشی لی گئی۔ اس کے بعد انتہائی پھرتی سے ان دونوں کے ہاتھوں کو عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑیاں ڈال دیں۔ اس سے پہلے کہ مارش احتجاج کرتا دروازہ

کھول کر دونوں کو اندر دھکیل دیا گیا۔ ان کے اندر جاتے ہی دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ اور آخر میں ایک میز تھی جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کا سر گنجا تھا۔ لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصا طاقتور لگ رہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں وحشیانہ چمک تھی۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی بنیان تھی۔ جس پر ایک نیم عریاں عورت کی تصویر بنی ہوئی تھی شکل و صورت اور لباس کے اعتبار سے ہی وہ ایک گھٹیا درجے کا بدمعاش نظر آ رہا تھا۔

"ہونہہ تو تم آخر کار قابو آ ہی گئے" —— اس گنجے نے ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا۔ اور میز کے پیچھے سے نکل کر چلتا ہوا ان کے قریب آ کر رک گیا۔ اس کی تیز نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اور چہرے پر نفرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"جوزف کے بعد تم چیف بنے ہو" —— مارش نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں ہوں گرازن میں تھرڈ فورس کا چیف مارٹن اور تم جوزف کے قاتل ہو۔ سمجھے" —— اس گنجے سر والے نے ہونٹ سکیڑ کر بڑے نفرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" —— مارش نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔

"حرامزادے مجھے کہہ رہے ہو۔ کہ مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھے

مارٹن کو" ـــــ مارٹن نے پوری قوت سے مارش کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے انتہائی غصے بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ اس کی انگلیوں کے نشانات مارش کے گال پر ثبت ہو گئے تھے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں" ـــــ مارش نے غصیلے لہجے میں کہا

"ہاں ہاں مجھے معلوم ہے کہ تم سپر سیکشن کے انچارج ہو۔ لیکن اس وقت تم میرے مجرم ہو۔ چیف جوزف کے قاتل" ـــــ مارٹن نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو میں نے جوزف کو قتل نہیں کیا۔ اسے قتل پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے کیا تھا۔ وہ مجھے بھی اغوا کر کے لاکسن کالونی لے گئے تھے۔ میری ہی کار میں۔ اور پھر انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی کوشش کی۔ مگر جب انہیں ناکامی ہوئی تو وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے" ـــــ مارش نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"سب بکواس ہے۔ وہ اگر تمہیں لے جاتے تو کبھی زندہ نہ چھوڑتے۔ میں مان ہی نہیں سکتا" ـــــ مارٹن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو چیف باس سے میری بات کراؤ۔ اس کے بعد چیف باس تمہیں جو حکم دیں ویسا ہی کرنا" ـــــ مارش نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تم نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے کہ میں چیف باس سے تمہاری بات کراؤں۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار کر جوزف کی موت کا انتقام لوں گا۔ اور پھر تمہاری لاشیں غائب کر دوں گا۔ سمجھے"

مارٹن نے کہا اور مڑ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ وہ شاید میز کی دراز سے ریوالور نکالنا چاہتا تھا کہ یکلخت مارش اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے اس کی زوردار فلائنگ کک میز کی طرف مڑ کر جاتے ہوئے مارٹن کی پشت پر پوری قوت سے پڑی اور مارٹن بری طرح چیختا ہوا منہ کے بل میز پر گرا اور پھر پلٹ کر دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ مارش قلابازی کھا کر سیدھا ہوا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مارٹن اٹھتا۔ مارش کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے مارٹن کے سینے پر پڑے اور مارٹن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے مارش کی ٹانگیں پکڑنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ڈیزی نے آگے بڑھ کر اپنی جوتی کی نوک اس کی کنپٹی پر جڑ دی۔ اور مارٹن پھڑک کر مڑا اور اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ دوسری طرف کھڑے مارش کی لات حرکت میں آئی۔ اور وہ کنپٹی پر ضرب کھا کر بے اختیار ڈیزی کی طرف پلٹا ہی تھا کہ ڈیزی کی لات ایک بار پھر حرکت میں آ گئی اور اس بار مارٹن کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ اسکی دونوں کنپٹیوں پر گومڑ سے ابھر آئے تھے۔

"جلدی کرو اپنی پشت میری طرف کر کے اپنی کلائیاں میری طرف بڑھا دو" ـــــ مارش نے اچھل کر آگے آتے ہوئے کہا۔ اور ڈیزی نے جلدی سے اپنی پشت مارش کی طرف کر دی۔ مارش کے ہاتھ بھی اس کی پشت کی طرف ہی تھے۔ اس نے اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں سے ڈیزی کی کلائیاں پکڑ کر اس نے اس کی کلپ ہتھکڑی کو ٹٹولنا شروع

کر دیا۔ اور پھر جیسے ہی اس کی انگلیاں ہتھکڑی کے درمیان موجود بٹن پر پڑیں اس نے بٹن کو دبا دیا۔ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی کھل گئی۔ اور ڈیزی کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔

" اب جلدی سے میری کلائیاں کھولو" ـــــ مارش نے کہا اور ڈیزی تیزی سے مڑی اور ایک بار پھر کٹک کی آواز کے ساتھ ہی مارش کی ہتھکڑیاں کھل گئیں۔

" اس احمق کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو۔ اسے کسی بھی لمحے ہوش آ سکتا ہے" ـــــ مارش نے ڈیزی سے کہا اور خود وہ میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دراز کھول کر اس میں موجود مشین پسٹل نکال کر اسے ہاتھ میں لے لیا۔ اس دوران بیہوش پڑے مارٹن کی کلائیوں میں ڈیزی ہتھکڑی ڈال چکی تھی۔

" دروازہ اندر سے لاک کر دو میں چیف باس سے بات کر لوں" ۔ مارش نے ڈیزی سے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ٹی۔ ایف ہیڈ کوارٹر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" مارش بول رہا ہوں چیف باس سے بات کراؤ" ـــــ مارش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف باس کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ اب کیا بات ہے" ـــــ چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی۔

" باس۔ جوزف کے قتل کے بعد مارٹن کو یہاں کا انچارج آپ نے بنایا ہے" ـــــ مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہی جوزف کا نمبر ٹو تھا۔ کیوں" ـــــ چیف باس نے چونک کر پوچھا۔

" باس۔ آپ سے فون پر بات کرنے کے بعد میں ڈیزی کے ساتھ دارالحکومت پہنچنے کے لئے جیسے ہی اپنی رہائش گاہ سے نکلا مارٹن کے آدمیوں نے ہمیں اغوا کر لیا۔ اور اس کے بعد ہم دونوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور ہمیں مارٹن کے پاس لے آیا گیا۔ میں نے مارٹن کو بے حد سمجھانے کی کوشش کی کہ جوزف کو میں نے قتل نہیں کیا لیکن وہ احمق اور جاہل آدمی کسی طرح ماننے پر تیار ہی نہیں ہوا۔ میں نے اسے آخر کہا کہ وہ چیف باس سے بات کرے یا میری بات کرا دے۔ لیکن اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ اور ہمیں گولی مارنے کے لئے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس پر مجھے فوری ایکشن میں آنا پڑا۔ اور میں نے اور ڈیزی نے مل کر بڑی مشکل سے اس احمق مارٹن کو بیہوش کیا ہے اور اپنی ہتھکڑیاں کھول لیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ باہر مارٹن کے آدمی موجود ہیں۔ جو شاید اس مارٹن سے بھی زیادہ احمق ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئیے۔ یا دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں اس پورے سیکشن کو آف کرنے کے بعد ہی دارالحکومت آؤں"۔ مارش نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ یہ کیسے ممکن ہے کہ سپر سیکشن کے چیف پر یہ احمق لوگ میری اجازت کے بغیر ہاتھ اٹھائیں۔ کہاں ہے وہ نانسنس مارٹن اس سے میری

بات کراؤ" ——— چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف معافی چاہتا ہوں۔ یہ مارٹن حد درجے احمق اور جاہل آدمی ہے۔ اس کمینی فطرت آدمی نے باز نہیں آنا۔ آپ ایسا کریں اس کے بعد کسی اور کو چیف بنا دیں جو کم از کم اتنی تو تمیز رکھتا ہو کہ گرازن کے عام سیکشن اور سپر سیکشن میں تمیز کرنے کے قابل ہو۔ یہ شخص تو اس قابل بھی نہیں ہے" ——— مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ جوزف کا اپنا انتخاب تھا۔ نجانے اس نے کیوں ایسے آدمی کو اپنا نمبر ٹو بنا رکھا تھا۔ بہرحال تم ایسا کرو کہ اس گروپ کے کسی آدمی کو بلا کر اس سے میری بات کراؤ" ——— چیف باس نے کہا۔

" یس باس" ——— مارش نے کہا اور ریسیور میز پر رکھ کر اس نے میز پر پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی چٹخنی کھولی اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔ باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ وہ مارش کو اس طرح باہر آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

" کیا نام ہے تمہارا" ——— مارش نے انتہائی سخت لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جیکب۔ میرا نام جیکب ہے۔ مگر" ——— اس آدمی نے کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ مارش نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی گردن سے لگا دی۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی مشین گن بھی جھپٹ لی۔

" خاموشی سے اندر چلو۔ ورنہ میں ڈھیر کر دوں گا" ——— مارش نے غراتے ہوئے کہا۔ اور جیکب کو دھکیلتا ہوا کمرے میں لے گیا۔ جیکب کے چہرے پر شدید خوف کے آثار ابھر آئے تھے اور اندر فرش پر پڑے بیہوش مارٹن کو دیکھ کر تو اسکی حالت اور خراب ہو گئی

" میز پر پڑا ہوا ریسیور اٹھاؤ اور تھرڈ فورس کے چیف باس سے بات کرو" ——— مارش نے اس سے کہا۔

" چ۔ چ۔ چیف باس سے اور میں۔ م۔ م مگر" ——— جیکب کی حالت چیف باس کا نام سنتے ہی بری طرح بگڑ گئی۔ اس کی ٹانگیں بے اختیار کانپنے لگیں۔

" اٹھاؤ ریسیور اور بات کرو" ——— مارش نے تیز لہجے میں کہا اور جیکب نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

" م۔ م۔ میں جیکب بول رہا ہوں" ——— جیکب کی آواز بری طرح کانپ رہی تھی۔

" چیف باس سپیکنگ فرام ہیڈ کوارٹر" ——— دوسری طرف سے چیف باس کی سرد آواز گونجی۔

" ج۔ ج۔ جی۔ حکم ب ب باس" ——— جیکب نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

" یہ بتاؤ کہ کلارک زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ جو پہلے جوزف کا نمبر ٹو ہوتا تھا" ——— چیف باس نے پوچھا۔

" ک ک۔ کلارک باس زندہ ہے۔ وہ۔ وہ ایکشن گروپ کا چیف ہے" ——— جیکب نے جواب دیا۔

" اس کا فون نمبر معلوم ہے" ـــــ چیف باس نے پوچھا۔

" فون نمبر تو معلوم نہیں باس۔ ویسے اس کا اڈہ گریٹ وڈ بار ہے۔ وہ وہیں رہتا ہے" ـــــ جیکب نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید وہ خوف کی پہلی والی کیفیت سے نکل آیا تھا۔

" تم اس وقت کہاں ہو۔ یہ کونسی جگہ ہے" ـــــ چیف باس نے پوچھا۔

" زیرو ہاؤس باس۔ مارٹن نے اسے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے" جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ رسیور مارش کو دو" ـــــ دوسری طرف سے چیف باس نے کہا اور جیکب نے رسیور مارش کی طرف بڑھا دیا۔

" یس چیف" ـــــ مارش نے کہا۔

" میں کلارک سے فون پر بات کرتا ہوں۔ اب وہ گرازن کا چیف ہوگا۔ وہ سمجھدار اور سلجھا ہوا آدمی ہے۔ میں اسے زیرو ہاؤس اور تمہارے متعلق بتادوں گا۔ وہ تمہارے پاس آجائے گا اور پھر وہ سب کچھ سنبھال لے گا" ـــــ چیف باس نے کہا۔

" یس باس" ـــــ مارش نے مطمئن لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" اس عمارت میں مارٹن کے کتنے آدمی موجود ہیں" ـــــ مارش نے جیکب سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" بیس سے زیادہ ہیں۔ ہیڈ کوارٹر ہے جناب" ـــــ جیکب نے جواب دیا۔ اور مارش نے سر ہلا دیا۔ مارٹن اسی طرح بیہوش پڑا ہوا تھا

تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مارش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ـــــ مارش نے کہا۔

" میں کلارک بول رہا ہوں۔ آپ مارش ہیں" ـــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا چیف باس نے تمہیں کال کیا ہے" ـــــ مارش نے پوچھا

" یس سر۔ ابھی ان کی کال مجھے ملی ہے۔ اور مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا ہے کہ مارٹن نے آپ جیسے آدمی پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں اپنے گروپ کے ساتھ آرہا ہوں۔ آپ مارٹن کے دفتر میں ہیں" ـــــ کلارک نے کہا۔

" ہاں وہیں ہوں" ـــــ مارش نے کہا۔

" میں آرہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور مارش نے سر ہلاتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اسی لمحے مارٹن کی کراہ سنائی دی اور وہ سب مارٹن کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ ہوش میں آرہا تھا

" اسے اٹھا کر بٹھا دو جیکب" ـــــ مارش نے جیکب سے کہا۔ اور جیکب نے جلدی سے فرش پر اوندھے منہ پڑے ہوئے مارٹن کو سہارا دیا اور اٹھا کر بٹھا دیا۔ مارٹن چند لمحے تو لاشعوری کیفیت میں بیٹھا رہا۔ پھر جیسے ہی اسے شعور آیا وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" تم ـــــ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ مجھ پر مارٹن پر۔ جو چیف ہے۔ میں تمہیں زندہ دفن کر دوں گا" ـــــ مارٹن نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں چیف کے عہدے سے معزول کر دیا گیا ہے مارٹن اور کلارک کو گرازن میں تھرڈ فورس کا چیف مقرر کر دیا گیا ہے۔ بے شک جیکب سے پوچھ لو۔ اس نے خود چیف باس سے بات کی ہے"۔۔۔۔۔ مارش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مارٹن۔ میں نے خود چیف باس سے بات کی ہے۔ جناب مارش درست کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ میں جوزف کا نمبر ٹو ہوں۔ کلارک کی جرأت ہے کہ وہ میری بجائے چیف بن سکے۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں جیکب جاؤ اور باہر سے جارج اور ٹونی کو بلا لاؤ"۔۔۔۔۔ مارٹن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم واقعی عقل سے پیدل ہو مارٹن۔ نجانے اس جوزف کو تم میں کونسی خوبی نظر آ گئی تھی کہ اس نے تمہیں اپنا نمبر ٹو بنا دیا تھا"۔ مارش نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ مارٹن کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی مارٹن چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ جہاں جہاں گولیاں لگی تھیں وہاں سے خون فواروں کی طرح نکل رہا تھا۔

"تمہارا یہی انجام ہونا تھا۔ احمق آدمی"۔۔۔۔۔ مارش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور مارٹن کچھ دیر تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"تم کلارک کو پہچانتے ہو"۔۔۔۔۔ مارش نے جیکب سے پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔ جیکب نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو باہر جاؤ اور اسے لے کر یہاں آؤ"۔۔۔۔۔ مارش نے کہا۔ اور جیکب تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

"تو اس احمق آدمی کی وجہ سے ہمیں کس قدر تکلیف اٹھانی پڑی ہے"۔۔۔۔۔ ڈیزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ایک طرف صوفے پر بیٹھ گئی۔

"یہ تکلیف تو جو ہونی تھی سو ہوئی۔ اصل تکلیف یہ ہوئی ہے کہ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرازن سے نکل جانے کا موقع مل گیا ہوگا۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ میں لاکسن کالونی سے نکل کر سیدھا ہیڈ کوارٹر پہنچوں گا اور گرازن کی مکمل ناکہ بندی کرا دوں گا"۔۔۔۔۔ مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ بذریعہ طیارہ یا سڑک ہی جا سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں اب بھی روکا تو جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ ڈیزی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ شاید اب بھی ہم انہیں پکڑ لیں"۔۔۔۔۔ مارش نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور جھپٹ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایس ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی

"مارش بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ مارش نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ میں جیمز بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"جیمز میں گرازن سے بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ایک پرائیویٹ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کی مدد سے گرازن آیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے

نان" ــــــ مارش نے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ باس آپ نے خود ہی تو اس کمپنی سے معلومات حاصل کی تھیں" ــــــ جیمز نے کہا۔

" وہ گروپ اسی ہیلی کاپٹر پر واپس دارالحکومت پہنچ رہا ہے۔ پورے سپر سیکشن کو دارالحکومت میں پھیلا دو ۔ ہو سکتا ہے یہ لوگ اسی ہیلی کاپٹر سے دارالحکومت کے کسی نواحی علاقے میں اتریں اور وہاں سے کسی اور ذریعے سے دارالحکومت پہنچیں ۔ انہیں کسی صورت میں بھی دارالحکومت میں داخل نہیں ہونے دیا جائے ۔ بلکہ جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں ۔ فوری طور پر ان کا خاتمہ کر دیا جائے ۔ میں بھی جلد از جلد دارالحکومت واپس پہنچ رہا ہوں" ــــــ مارش نے کہا۔

" یس باس ۔ میں ابھی انتظامات کر لیتا ہوں" ــــــ جیمز نے جواب دیا اور مارش نے او ۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے پرواز کرتا ہوا کاسٹریا کے دارالحکومت کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا ۔ پائلٹ سیٹ پر خود عمران تھا۔ اس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب لاکسن کالونی سے نکل کر علیحدہ علیحدہ بسوں میں بیٹھ کر اس جنگل تک پہنچ گئے تھے جہاں انہوں نے جنگل کے اندر ہیلی کاپٹر چھپا کر رکھا ہوا تھا ۔ ہیلی کاپٹر اسی طرح محفوظ حالت میں موجود تھا۔ اس لئے انہیں کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑی تھی ۔

" یہ مشن ہی عجیب ہے ۔ میری سمجھ میں تو نہیں آ رہا" ــــــ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

" سمجھ میں آجاتا تو اب تک کئی چیاؤں چیاؤں بھی نمودار ہو چکے ہوتے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا جس میں تنویر کی بھی کھسیانی سی ہنسی شامل تھی ۔

" بس تمہیں یہی بکواس آتی ہے۔ تنویر نے نجانے کس پیرائے میں
بات کی ہے۔ تم اسے دوسری طرف لے گئے ہو" ---- جولیا نے
شرماتے ہوئے سے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے ہیلی کاپٹر میں وہ اکیلی خاتون
تھی۔ اس لئے اس کا ردعمل ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

" کسی بھی پیرائے میں بات کرو نتیجہ ہمیشہ چیاؤں چیاؤں کی صورت
میں ہی نکلتا ہے" ---- عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ایک
بار پھر سب ہنس پڑے۔

" میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ فارمولا جسے ہم حاصل کرنے کے لئے
احمقوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہیں اس کی پہچان کیا ہے۔
وہ فائل کی صورت میں ہوگا۔ کسی مائیکرو فلم کی صورت میں ہوگا۔
آخر اسے کیسے شناخت کیا جائے گا کہ یہ وہی فارمولا ہے جسے ہم
نے حاصل کرنا ہے" ---- تنویر نے اس بار تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا اور سب کے چہروں پر سنجیدگی کی لہر سی دوڑ گئی۔

" تنویر نے درست کہا ہے۔ اس پہلو پر تو ہم نے اب تک غور ہی
نہ کیا تھا" ---- صفدر نے کہا۔

" تو کیا ہے۔ اب غور کر لو" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم ہے کونسا فارمولا ہے" جولیا
نے چونک کر پوچھا۔

" اچھی طرح معلوم ہے۔ بلکہ یوں سمجھو کہ میرے ذہن میں اس
فارمولے کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں۔ بڑا سیدھا سادھا سا فارمولا
ہے۔ ایک مولوی صاحب اور دو گواہ۔ فارمولا مکمل" ---- عمران

نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔ تو ایک لمحے کے لئے تو ہیلی کاپٹر
میں سنجیدگی سی چھا گئی مگر دوسرے لمحے وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" پھر وہی بکواس" ---- جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ بکواس نہیں ہے میڈم جولیا۔ صدیوں سے اس فارمولے کے
تحت ہی دنیا میں بہار اور خوشیاں قائم ہیں" ---- عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" فارمولے کی پہچان کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے۔ اس کا کوڈ نام
فورس میزائل ہے" ---- کیپٹن شکیل نے پہلی بار زبان کھولی۔

" ہاں واقعی۔ ہمیں باس نے اس کا کوڈ نام تو بتایا تھا" ---- صفدر
نے جواب دیا۔

" مسئلہ یہ نہیں ہے کہ فارمولے کی شناخت کیسے ہوگی۔ اصل
مسئلہ یہ ہے کہ فارمولا اس تھرڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر سے حاصل
کیسے کیا جائے گا" ---- نعمانی نے کہا۔

" اصل میں مارش کو زندہ چھوڑ کر عمران نے زندگی کی سب سے
بھیانک غلطی کی ہے۔ مارش رہا ہوتے ہی اپنے چیف باس کو
بتا دے گا کہ ہم دارالحکومت آرہے ہیں۔ اور وہ فارمولا فوراً اس
صحرا میں بھجوا دے گا۔ اور ہم اسی طرح دارالحکومت اور صحرا کے
درمیان احمقوں کی طرح چکر لگاتے رہ جائیں گے" ---- تنویر
نے کہا۔

" تنویر درست کہہ رہا ہے۔ واقعی مارش کو زندہ چھوڑ دینا غلط
بات تھی" ---- نعمانی نے کہا۔

"لیکن اس بندھے ہوئے بے بس آدمی کو میں کیسے مارتا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ عمران صاحب کے ذہن میں اس بارے میں کوئی خاص پلاننگ ہوگی۔ عمران صاحب جو کچھ کرتے ہیں انتہائی گہری سوچ بچار کے بعد ہی کرتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یار کیپٹن شکیل کیوں مجھے بدنام کر رہے ہو۔ میں نے جس دن سوچ بچار سے کام لینا شروع کر دیا اس دن مس جولیا ناراض ہو جائیں گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیوں میں کیوں ناراض ہو جاؤں گی" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔ لیکن دوسرے لمحے جب باقی ساتھی بے اختیار ہنسنے لگے تو جولیا کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے اس پر طنز کیا ہے۔

"ارے۔ ارے فکر نہ کرو مجھ میں سوچ بچار والا مادہ ہی نہیں ہے۔ یہ تو کیپٹن شکیل صاحب ہیں جو ہر وقت سوچ بچار میں ڈوبے رہتے ہیں اس لئے بیچارے پتھر کا سا چہرہ لئے بیٹھے رہتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس پڑی۔ مگر عمران کے اس فقرے نے دل کی گہرائیوں میں ایک کسک ضرور چھوڑ دی تھی۔ ایک ایسی کسک کہ شاید آج سے پہلے اسے اس کا احساس نہ ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے مجھے واپس سوئٹزر لینڈ چلے جانا چاہئے" ـــــ چند لمحوں بعد جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اس کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"فی الحال تو ہم کاسٹریا کے دارالحکومت پہنچنے والے ہیں۔ اور یہ سن لو کہ مارش سپر سیکشن کا انچارج ہے۔ وہاں سپر سیکشن ہمارے استقبال کے لئے تیار ہوگا۔ جولیا تو سوئٹزر لینڈ جانے کی بات کر رہی ہے۔ جبکہ وہ لوگ ہمیں عالم بالا پہنچانا چاہتے ہوں گے" ـــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تو پھر یہ کہ ہم دارالحکومت جانے کی بجائے اس کے شمال مشرق کی طرف ایک شہر ہے۔ جیکوان۔ ہم وہاں جا رہے ہیں۔ اور جیکوان چند لمحوں بعد آنے والا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"تو کیا ہم جیکوان سے بائی روڈ دارالحکومت میں داخل ہوں گے" جولیا نے پوچھا۔

"نہیں میرا خیال ہے ہمیں دارالحکومت جانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔ ہمارا مسئلہ جیکوان میں ہی حل ہو جائے گا" ـــــ عمران نے جواب دیا تو وہ سب حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"تم سب حیران ہو رہے تھے کہ میں نے مارش کو کیوں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ تو سنو۔ میں نے اسے جان بوجھ کر زندہ چھوڑا تھا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ ڈیزی کے ہاتھ نعمانی نے جس طرح کرسی کے عقب میں باندھے تھے۔ وہ آسانی سے کھڑی ہو کر کرسی کی گرفت سے رہائی حاصل کر سکتی ہے۔ اور اس کے بعد ان کا ایک دوسرے کو رہا کرا لینا مشکل نہ ہوگا۔ میں چاہتا تھا کہ وہ رہا ہونے کے بعد اپنے

باس کو بتادے کہ ہم فارمولا حاصل کرنے کے لئے دارلحکومت آرہے ہیں۔ اور یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ لیکن میں بتا دوں کہ فارمولا دارلحکومت میں نہیں ہے بلکہ جیکوان میں ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" جیکوان میں ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔۔ سب کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" اس لئے کہ مقرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر دارلحکومت میں نہیں ہے جیکوان میں ہے۔ اور اس کا چیف باس جیکوان میں رہتا ہے۔ اس سے پہلے کہ تم مزید سوالات کرو میں پہلے ہی بتا دوں کہ مارش نے بتایا تھا کہ چیف باس کا فون نمبر دارلحکومت ایکسچینج میں موجود نہیں ہے لیکن اس نے جو رابطہ نمبر بتایا تھا وہ دارلحکومت کا تھا۔ چنانچہ میں سمجھ گیا کہ یہ نمبر جیکوان میں ہوگا۔ اس لئے میں نے مارش کو جان بوجھ کر زندہ چھوڑ دیا تھا۔ تاکہ وہ اور اس کا باس دونوں ہمیں دارلحکومت میں ہی تلاش کرتے رہیں۔ اگر مارش کو مار دیا جاتا تو اس کے باس کو کبھی یہ پتہ نہ چلتا کہ ہم کہاں گئے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہ ہمیں دارلحکومت میں تلاش کرتے رہیں گے اور ہم جیکوان میں فارمولا حاصل کر لیں گے"۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں"۔۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ فون نمبر جیکوان کا ہے اور مقرڈ فورس

کا ہیڈ کوارٹر وہیں ہوگا"۔۔۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس ٹیلیفون کال سے۔ بڑا پیچیدہ سا تکنیکی معاملہ ہے۔ بہرحال مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تم نے دیکھا تھا کہ چیف باس کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر زیرو سے شروع ہوتا ہے۔ اور یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہوگی کہ زیرو سے کبھی کوئی ٹیلیفون نمبر شروع نہیں ہوتا۔ اس لئے زیرو سے شروع ہونے والے نمبر کا تکنیکی طور پر مطلب ہوتا ہے کہ ایک نمبر کم پر فون ہو رہا ہے مطلب ہے کہ اگر دارلحکومت میں ٹیلیفون ایکسچینج کے نمبروں کی تعداد آٹھ ہے تو یہ فون سات نمبروں کی تعداد رکھنے والی ریاست کا نمبر ہے۔ اور زیرو سنٹرل ایچ ورک لنک سسٹم میں سپیشل لنک نمبر کہلاتا ہے اور سات نمبروں والی ایکسچینج اسی شہر میں ہو سکتی ہے جو دارلحکومت سے قریب ترین ہو اور دارلحکومت سے قدرے چھوٹا شہر ہو۔ زیادہ چھوٹا شہر ہوگا تو نمبروں کی تعداد اتنی ہی کم ہوگی۔ اس لحاظ سے یہ نمبر جیکوان ایکسچینج کے ہیں۔ زیرو پہلے لگانے سے دارلحکومت کی مین ایکسچینج خود بخود جیکوان ایکسچینج سے فون کال لنک کر دیتی ہے۔ اس طرح ہر شخص یہی سمجھتا رہتا ہے کہ وہ دارلحکومت فون کر رہا ہے۔ لیکن اصل میں بات جیکوان ایکسچینج سے ہو رہی ہوتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ اس کا مطلب ہے کہ زیرو ہٹا کر باقی نمبر کے متعلق جیکوان ایکسچینج سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ کمال ہے اس قدر پیچیدہ سسٹم کا تو ہمیں علم ہی نہ تھا"۔۔۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

" ہاں ایسا ہی ہوگا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ ایکسٹو کا نمبر بھی ایکسچینج میں نہیں ہے۔ اور

وہ نمبر بھی زیرو سے شروع نہیں ہوتا۔ بظاہر اتنی ہی تعداد ہے نمبروں کی جتنی کہ دارلحکومت کے عام نمبروں کی ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

" کچھ نہ کچھ کر ہی رکھا ہو گا تمہارے چیف نے جب کبھی اس نے میرا چیک روکا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کتنی دیر چھپ سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی۔

" خبردار۔ اگر تم نے چیف کو ٹریس کرنے کی کوشش کی سمجھے" ـــــ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" مجھے ٹریس کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ڈپٹی چیف تو سامنے موجود ہی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا کا چہرہ یکلخت کسی اندرونی مسرت سے جگمگا اٹھا۔

" تم مجھے بتانا جب بھی تمہیں رقم کی ضرورت ہو۔ سمجھے" ـــــ جولیا نے بڑے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

" ضرورت۔ یہ انتہائی وسیع لفظ ہے۔ سوچ سمجھ کر لفظ بولا کرو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔ اس کا چہرہ شرم سے گلنار ہو گیا تھا۔

" یو نانسنس" ـــــ جولیا نے اسی لہجے ہی کہا اور ہیلی کاپٹر میں ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا شروع کر دی اور وہ سب چوکنے ہو گئے۔ واقعی ایک شہر کی حدود شروع ہو چکی تھی۔ اور نیچے پھیلی ہوئی عمارتیں اور سڑکیں بتا رہی تھیں کہ یہ بھی خاصا بڑا شہر ہے۔

نیلے رنگ کی بالکل نئے ماڈل کی سیڈان کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارشل بیٹھا ہوا تھا۔ کار میں وہ اکیلا تھا۔ کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ لیکن اس سے زیادہ رفتار سے مارشل کا ذہن دوڑ رہا تھا۔ وہ مسلسل عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے گرازن سے یہاں پہنچے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ لیکن اسے یہاں پہنچ کر جب یہ اطلاع ملی کہ دارلحکومت میں یا اس کے چاروں طرف نواحی علاقے میں کوئی پرائیویٹ ہیلی کاپٹر نہیں پہنچا۔ تو اسے یہ سن کر حیرت بھی ہوئی اور پریشانی بھی۔ سپر سیکشن نے صرف ہیلی کاپٹر ہی چیک نہ کیا تھا۔ انہوں نے ایئر پورٹ۔ ریلوے اسٹیشن اور ٹرانسپورٹ سب کی چیکنگ کی تھی اور مسلسل کر رہے تھے۔ لیکن ایک بھی ایسا آدمی انہیں نظر نہ آیا تھا جس پر وہ عمران یا اس کے ساتھیوں کا شک

کر سکتے۔ اچانک مارش نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے سائیڈ
میں لے جا کر وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گیا۔ بائی روڈ کا اختتام ایک کافی
بڑے زرعی فارم پر ہوا تھا جس کا پھاٹک بند تھا۔ مارش نے کار
پھاٹک کے سامنے جا کر جیسے ہی روکی۔ سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک
لمبا تڑنگا نوجوان باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

"بارن ہے" ـــــ مارش نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے
ہوئے نوجوان سے پوچھا۔

"اوہ آپ۔ ہاں باس موجود ہیں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں"۔ نوجوان
نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے پھاٹک کے اندر غائب
ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کھل گیا۔ اور مارش کار اندر لے گیا۔
پورچ میں ایک جیپ پہلے سے کھڑی تھی۔ یہ جگہ مارش کے لئے نئی نہ
تھی۔ اس لئے وہ کار پورچ میں روک کر اترا اور پھر اوپر بنے ہوئے
عام سے زرعی فارم کے نیچے موجود تہہ خانوں میں پہنچ کر وہ ایک کمرے
کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر
دستک دی۔

"کون ہے" ـــــ اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارش" ـــــ مارش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ مارش تم۔ آ جاؤ" ـــــ اندر سے مسرت اور حیرت کے ملے
جلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ مارش مسکراتا
ہوا اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور
کمرے کے درمیان صوفوں کا ایک سرکل سا بنا ہوا تھا جس میں سے

ایک صوفہ پر ایک طویل القامت ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا
جسم بھی خاصا سڈول اور سمارٹ تھا۔ وہ مارش کے اندر داخل
ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"آؤ مارش بڑے عرصے بعد نظر آ رہے ہو" ـــــ اس ادھیڑ
عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارش نے بھی مسکراتے ہوئے
آگے بڑھ کر بڑے پرجوش انداز میں اس سے مصافحہ کیا۔

"بس جب میں کسی مشکل میں پھنس جاتا ہوں تو پھر تم یاد آ
جاتے ہو" ـــــ مارش نے بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور
بارن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تجربہ بڑی کام کی چیز ہوتا ہے مارش۔ اور کسی دوسرے کے
تجربات سے فائدہ اٹھانے والے کو ہی عقلمند کہتے ہیں" ـــــ بارن
نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے عقبی
دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم
پر انتہائی مختصر سا لباس تھا۔ اس نے ہاتھوں میں ٹرے اٹھایا
ہوا تھا جس پر شراب کی بڑی بڑی دو بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔
یہ بارن کی بیٹی ٹمی تھی۔ مارش اور ٹمی کے درمیان ہیلو ہیلو ہوئی اور
پھر ٹمی نے ایک ایک بوتل ان دونوں کے سامنے رکھی اور خود مسکراتی
ہوئی ایک سائیڈ پر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کوئی ایسی پرابلم تو نہیں جو ٹمی کے سامنے ڈسکس نہ ہو سکتی
ہو" ـــــ بارن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ٹمی تو تم سے بھی زیادہ اس سلسلے میں تجربہ کار

ہے۔ تم تو اب بوڑھے ہو چکے ہو۔ اور بوڑھے شکاریوں کی طرح بس شکار کی کہانیاں سناتے پر ہی تمہارا گزارہ ہے۔ جبکہ ٹمی کو میں جانتا ہوں۔ بارن گروپ کو اب تو ٹمی نے ہی سنبھال رکھا ہے" ——— مارش نے ہنستے ہوئے کہا اور بارن قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ ان کی بات چیت اور ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کے انداز سے ہی ظاہر تھا کہ عمروں کے فرق کے باوجود ان کے درمیان گہری بے تکلفی تھی۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو مارش۔ ٹمی نے اب میری تنظیم کو مکمل طور پر سنبھال رکھا ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ تمہاری کیا پرابلم ہے"۔ بارن نے کہا اور مارش نے اسے شروع سے لے کر آخر تک حالات پوری تفصیل سے سُنا دیئے۔ ٹمی بھی بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ سن رہی تھی

"تو تمہارا پرابلم یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر دارالحکومت نہیں آئے تو پھر کہاں چلے گئے" ——— بارن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کچھ کہنا چاہو گی ٹمی" ——— بارن نے اپنی بیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بابا میرا تو دل کہہ رہا ہے عمران سے ملوں۔ جیسا کہ مارش نے بتایا ہے۔ وہ تو انتہائی خوبصورت اور دلچسپ کردار ہے۔ لیکن میں سوچ رہی ہوں کہ جب وہ آسانی سے مارش اور ڈیزی کو ہلاک کر سکتا تھا تو اس نے ایسا کیوں نہیں کیا" ——— ٹمی نے کہا۔

"میں نے بھی اس پر سوچا ہے۔ میرا خیال ہے یہ مشرقی لوگ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اخلاقیات کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ اس کے

ایک ساتھی نے کہا بھی تھا کہ ہمیں مار دیا جائے۔ لیکن اس نے جواب دیا کہ ایک بندھے ہوئے بے بس آدمی کو کیسے مارا جائے"۔ مارش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عمران احمق نہیں تھا مارش احمق تم تھے۔ جو اسے سمجھ نہیں سکے"۔ اچانک بارن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مارش چونک کر بارن کو دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ——— مارش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے زندہ رکھا تھا۔ اور ہو سکتا ہے اس کا وہ مقصد پورا ہو گیا ہو۔ وہ اس فارمولے تک پہنچ بھی گیا ہو۔ اور تم یہاں اسے تلاش کرتے پھر رہے ہو" ——— بارن نے کہا تو مارش بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ دارالحکومت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ اور فارمولا تو ظاہر ہے دارالحکومت میں چیف باس کے پاس ہے۔ پھر تم نے یہ بات کیسے کہہ دی" ——— مارش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں یہ سارا کھیل بتاتا ہوں۔ تم ابھی بچے ہو۔ تمہیں صرف لڑنا اور مرنا مارنا آتا ہے۔ اور وہ عمران اور اس کے ساتھی سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اور سیکرٹ ایجنٹ ذرا مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ جوانی کے اٹھارہ بیس سال میں نے بھی بطور سیکرٹ ایجنٹ ہی گزارے ہیں۔ اس لئے مجھے معلوم

ہے کہ یہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں. کس طرح سوچتے ہیں" ___ بارن نے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے بارن. لیکن" ___ مارش نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر لیکن کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔

" تم اپنے چیف باس کو جانتے ہو کہ وہ کون ہے" ___ بارن نے کہا۔

" ہاں۔ نام کی حد تک تو جانتا ہوں۔ اس کا نام وکٹر بلومر ہے۔ البتہ اسے کبھی دیکھا نہیں ہے" ___ مارش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یہ جانتے ہو کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ___ بارن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں مجھے آج تک اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ بہرحال اتنا مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں ہے" مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مارش تمہیں غلط فہمی ہے کہ تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں ہے۔ بلکہ ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہے" ___ بارن نے کہا تو مارش حیران رہ گیا۔

" کیا ___ کیا کہہ رہے ہو جیکوان میں۔ اس چھوٹے سے شہر میں۔ نہیں یہ غلط ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے" ___ مارش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہاں دارالحکومت میں نہ آنے کی

اصل وجہ بھی یہی ہے کہ وہ یہاں آنے کی بجائے سیدھے جیکوان پہنچ گئے ہیں. کیونکہ انہوں نے تکنیکی انداز میں یہ بات دریافت کر لی ہے کہ ہیڈ کوارٹر دارالحکومت کی بجائے جیکوان میں ہے" ___ بارن نے کہا۔

" تکنیکی انداز میں دریافت کر لیا ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں" مارش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم نے انہیں جو فون نمبر بتایا تھا۔ اس سے انہیں پتہ چل گیا۔ وہ عمران انتہائی حد تک ذہین آدمی ہے" ___ بارن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" فون نمبر سے دریافت کر لیا ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ فون نمبر دارالحکومت کا تھا۔ رابطہ نمبر بھی دارالحکومت کا تھا۔ پھر فون نمبر سے اسے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہے اور پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ عمران نے فون نمبر سے معلومات حاصل کیں اور وہ یہاں آنے کی بجائے جیکوان چلا گیا ہے" ___ مارش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی مجھے معلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے یہ بات خود عمران نے بتائی تھی" ___ بارن نے کہا تو مارش حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بارن کو دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے بارن بیٹھا ہوا ہے۔ ایک طرف خاموش بیٹھی ہوئی ٹمی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے

" کیا ___ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ یا نشے میں تو نہیں ہو" مارش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ عمران میرا دوست ہے اور جب میں نے

سیکرٹ سروس چھوڑی تھی اس وقت یہ عمران آکسفورڈ میں پڑھتا تھا
اور حالانکہ آکسفورڈ یونیورسٹی گریٹ لینڈ میں ہے۔ لیکن میرے اس
سے خاصے گہرے تعلقات اس لئے تھے کہ میں گریٹ لینڈ آفس کا
انچارج تھا۔ اور تمہیں معلوم تو ہے کہ جیکوان میں میرا کلب ہے اور میں
اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ عمران کو نجانے کس طرح معلوم ہو گیا کہ یہ کلب
میرا ہے۔ اس نے وہاں فون کیا اس وقت میں وہیں موجود تھا۔ چنانچہ
عمران سے ملاقات ہو گئی۔ عمران مجھ سے تھرڈ فورس کے چیف باس کے
بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن مجھے صرف نام کا علم تھا
وہ میں نے بتا دیا۔ باقی مجھے علم ہی نہ تھا۔ اور نہ ہی میں نے کبھی اس
بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ میری تنظیم اور
تھرڈ فورس کا دائرہ کار ہی الگ الگ ہے۔ عمران کا اصرار تھا کہ ہیڈ کوارٹر
جیکوان میں ہے۔ جبکہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تھرڈ فورس جیسی بڑی
تنظیم کا ہیڈ کوارٹر یقیناً دارلحکومت میں ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے
اس سے اس اصرار کی وجہ پوچھی تو اس نے مجھے اس فون نمبر کی گہری
سائنسی تکنیک سمجھائی۔ اور اس نے خود ہی یہ بات بتائی تھی کہ اس
نے مارش کو اس لئے زندہ چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنے باس کو اس بات
سے آگاہ کر دے کہ عمران کو معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا دارلحکومت پہنچ
چکا ہے۔ اور وہ اب صحرا میں جانے کی بجائے دارلحکومت آ رہا ہے"
بارن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ پھر تو مجھے فوراً جیکوان پہنچنا چاہئے۔ میں یہاں خواہ مخواہ
اسے تلاش کرتا پھر رہا ہوں" ——— مارش نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا

"ارے۔ ارے اتنی جلدی کی بھی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود ہی وہاں
ٹکریں مار کر یہاں آ جائے گا۔ پھر اسے سنبھال لینا۔ شراب تو پیو۔ تم
نے تو شراب چکھی تک نہیں" ——— بارن نے کہا۔

"تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ اسے یہاں لامحالہ آنا ہی پڑے گا۔
بہر حال شکریہ۔ تم سے ملنے کا بڑا فائدہ ہو گیا ہے" ——— مارش نے کہا
اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب اس کے
عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو بارن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"نانسنس۔ واقعی یہ ابھی بچہ ہے۔ محض ایک جذباتی نوجوان۔ جبکہ وہ
عمران حد درجہ شاطر اور چالاک آدمی ہے۔ وہ کسی طرح بھی اس مارش
کے بس کا روگ نہیں ہے" ——— بارن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاپا آپ نے اس عمران کے بارے میں مجھ سے پہلے کوئی ذکر نہیں
کیا" ——— ٹمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ جیکوان میں تھرڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرتا پھر رہا ہے
اور میرا یا تمہارا تھرڈ فورس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمہیں
بتانے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو" ——— بارن
نے کہا۔

"میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔ مجھے اس کے متعلق سن کر اس سے
ملنے کا بے حد اشتیاق ہو رہا ہے" ——— ٹمی نے کہا۔

"تو جیکوان چلی جاؤ۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت رائل کالونی کی کوٹھی
نمبر ایک سو ایک میں رہ رہا ہے۔ یہ کوٹھی میں نے ہی اسے مہیا کی ہے
لیکن یہ خیال رکھنا کہ مارش یا تھرڈ فورس کو اس کا علم نہ ہو۔ ورنہ خواہ مخواہ

ہمارے درمیان چپقلش شروع ہو جائے گی" —— بارن نے کہا۔ اور ٹمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی اور قدرے مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ باقی ساتھی بھی وہیں موجود تھے۔

"اب سر پکڑ کر بیٹھے رہنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو سکتا" —— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اس بار آپ سے اندازے کی غلطی ہو گئی ہے" —— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مانے گا تو نہیں" —— تنویر نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو ہر وقت ماننے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن" —— عمران نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے جولیا اور تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بکواس نہیں چلے گی سمجھے۔ مشن کی بات کرو۔ وہاں چیف باس

مطمئن ہو گا کہ ہم مشن مکمل کرتے پھر رہے ہیں اور یہاں تم سر پکڑے بیٹھے ہو" —— جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ مس جولیا اس بار مشن مکمل کرنے کی کوشش ہمیں خود کرنی چاہئے۔ عمران صاحب کے لئے آگے بڑھنا اب مشکل ہو گیا ہے" —— کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو" —— جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مس جولیا ضروری تو نہیں کہ ہر بار عمران ہی کوئی لائن آف ایکشن تلاش کرے۔ اگر کسی وجہ سے اس بار عمران صاحب لائن آف ایکشن تلاش نہیں کر پا رہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں" —— کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم سب مل کر حالات کا تجزیہ کریں۔ اس طرح شاید کوئی لائن آف ایکشن مل جائے" —— صفدر نے کہا۔

"ہاں جب بہت سے ذہن مل کر سوچیں گے تو کوئی نہ کوئی راستہ مل ہی جائے گا" —— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میرا ذہن باوجود کوشش کے کوئی لائن آف ایکشن تلاش نہیں کر پا رہا۔ اس لئے میں تم لوگوں کو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ تم سب مل کر میری بجائے کوئی لیڈر منتخب کر لو۔ میں اس کی لیڈری میں بطور ایک

ماتحت کام کروں گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیڈر کے منتخب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مس جولیا موجود ہیں اور وہ ڈپٹی چیف ہیں" ـــــ تنویر نے فوراً ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لیکن ان کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ضرور نمودار ہو گئی تھی۔

"مگر یہ لیڈر تو نہیں ہو سکتی۔ البتہ لیڈرانی ضرور ہو سکتی ہے۔ بروزن جمعدارنی" ـــــ عمران نے کہا تو جولیا نے جھک کر پیر میں موجود جوتی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ارے۔ ارے جھاڑو پیروں میں باندھ رکھے ہیں۔ کمال ہے۔ یہ کام تو چڑیلیں کرتی ہیں۔ وہی جھاڑو پر بیٹھ کر فضا میں سفر کرتی رہتی ہیں۔ میں نے خود دیکھا ہے انگریزی فلموں میں" ـــــ عمران نے جلدی سے کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار جھینپ گئی اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"جانے دیں اسے مس جولیا۔ اس کی موجودگی میں کوئی سنجیدہ بات ہو ہی نہیں سکتی" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا پہلے ہمیں اب تک کے حالات کا تجزیہ کر لینا چاہیئے۔ مختصر طور پر صورت حال یہ ہے کہ تھرڈ فورس کے پاس ایک فارمولا ہے جس کا کوڈ نام فورس میزائل فارمولا ہے۔ وہ ہم نے حاصل کرنا ہے۔ پہلے ہمیں بھی معلوم تھا کہ تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر کاسٹریا کے دارالحکومت میں ہے۔ ہم یہاں پہنچ گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ فارمولا کارس صحرا میں ہے۔ ہم وہاں جانے کے لئے گرازن پہنچے۔ وہاں کے حالات کا آپ کو علم ہے۔

پھر مارش سے پتہ چلا کہ فارمولا صحرا کارس سے واپس ہیڈ کوارٹر منگوا لیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم واپس چل پڑے اور پھر عمران نے فون نمبرز کی تکنیک کے مطابق تجزیہ کر کے بتایا کہ تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت کی بجائے جیکوان میں ہے۔ چنانچہ ہم یہاں پہنچ گئے۔ یہاں عمران نے کسی بارن سے ملاقات کی۔ عمران کا خیال تھا کہ بارن لازماً تھرڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو گا۔ لیکن بارن اس سے لاعلم نکلا۔ بہرحال اس کی وجہ سے ہمیں یہ کوٹھی مل گئی اور باقی تمام سہولیات بھی۔ اس کے بعد عمران اور ہم نے مل کر اس چھوٹے شہر کا ہر کونا چھان مارا۔ یہاں کی زیر زمین دنیا کے ان لوگوں سے بھی رابطہ قائم کیا جو معلومات فروخت کرتے ہیں۔ لیکن ان سب کا کہنا یہی تھا کہ تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں ہے۔ یہاں نہیں ہے۔ جبکہ عمران کا اب بھی یہی اصرار ہے کہ ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہی ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے تجزیاتی انداز میں اب تک کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"اس فون نمبر جس کی وجہ سے عمران نے یہ اندازہ لگایا تھا۔ کہ ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہے۔ وہ بھی ٹریس نہیں ہو سکا۔ ایکسچینج میں بھی یہ نمبر موجود نہیں ہے۔ اور جب بغیر دارالحکومت کا نمبر ملائے اس نمبر کو ڈائل کیا جائے تو رابطہ قائم نہیں ہوتا۔ لیکن جب دارالحکومت کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے یہ نمبر ڈائل کیا جائے تو رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب تو یہی ہے کہ عمران سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔ ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں ہی ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے دارالحکومت

پہنچنا چاہیئے۔ وہاں کوشش کر کے ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا جا سکتا ہے"
تنویر نے کہا۔

"لیکن عمران آخر کیوں بضد ہے کہ ہیڈ کوارٹر یہیں ہے"—— جولیا نے کہا۔

"عمران نے جو تھیوری فون کے سلسلہ میں بتائی ہے وہ بھی درست لگتی ہے۔ لیکن یہاں کوئی تھرڈ فورس کے نام سے بھی واقف نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا میں دخل در نامعقولات کر سکتا ہوں"—— اچانک عمران کی آواز دروازے سے سنائی دی۔ اور سب نامعقولات کا لفظ سن کر ہنس پڑے۔

"ہاں آؤ اور مجھے بتاؤ کہ کیا تم اب بھی اس ضد پر اڑے ہوئے ہو کہ تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہے یا تمہارا خیال بھی تبدیل ہو گیا ہے"—— جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت واقعی ڈپٹی چیف لگ رہی تھی اور عمران اسی طرح کان دبائے سہما ہوا آ کر واپس کرسی پر بیٹھ گیا جیسے کوئی شرارتی بچہ استاد کی ڈانٹ کھا کر سہم جاتا ہے۔

"عمران صاحب صورتحال واقعی سیریس ہے۔ اگر ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہے تو اسے ٹریس ہونا چاہیئے۔ اگر نہیں ہے تو پھر ہمیں یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے دارلحکومت جانا چاہیئے"—— صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ لوگ کسی نتیجے پر پہنچے ہیں"—— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا خیال ہے کہ ہیڈ کوارٹر دارلحکومت میں ہے۔ یہاں نہیں ہے۔ تمہاری فون والی تکنیک اپنی جگہ۔ لیکن ہو سکتا ہے وہ بات نہ ہو جو تم نے سوچی ہے۔ بلکہ انہوں نے کوئی اور جدید حربہ استعمال کیا ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم لوگ دارلحکومت چلے جاؤ۔ اور وہاں اسے تلاش کرو میں یہاں مزید کوشش کرتا ہوں"—— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مزید کیا کوشش کرو گے"—— جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"میں نے معلوم کیا ہے کہ یہاں ایک ٹیلیفون کا ریٹائرڈ انجینئر رہتا ہے وہ ایکریمیا سے حال ہی میں ریٹائر ہو کر آیا ہے۔ اور انتہائی جدید ترین مشینری کو ڈیل کر چکا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس سے ملاقات کر کے اس سے یہ ساری تکنیک ڈسکس کی جائے۔ ہو سکتا ہے کوئی نئی بات سامنے آ جائے۔ ویسے سچی بات یہ ہے کہ اس بار میں خود بھی ذہنی طور پر بے حد الجھ گیا ہوں۔ کیونکہ تکنیک کے لحاظ سے یہ ہیڈ کوارٹر جیکوان میں ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن یہاں اس کا کوئی کلیو نہیں مل رہا۔ حتیٰ کہ یہاں کی زیر زمین دنیا کا بھی کوئی فرد اس سے واقف نہیں ہے۔ جس سے بات کرو وہ فوراً یہی کہتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر دارلحکومت میں ہے۔ لیکن کہاں ہے۔ یہ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ اس بارن سے بھی صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ چیف باس کا نام ڈاکٹر پلومر ہے۔ اور یہ نام بھی اس نے صرف سن رکھا ہے۔ حتمی طور پر اسے بھی معلوم نہیں ہے"—— عمران نے کہا

"ہو سکتا ہے وہ مارش جانتا ہو۔ اس نے ہمیں ڈاج دیا ہو۔ آخر وہ

سپر سیکشن کا انچارج ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ایک تو اس کے بولنے کے انداز سے ہی میں سمجھ گیا تھا۔ کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بارن نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ مارش اس بارے میں نہیں جانتا۔ وہ مارش اس کا بھی گہرا دوست ہے" ——— عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس نمبر پر فون کر کے کوئی ایسا چکر چلائیں جس سے کوئی کلیو سامنے آجائے میرا مطلب ہے آپ مارش کے لہجے میں بات کریں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے۔ پتہ ہے کیا نتیجہ نکلا ہے کہ وہ فون نمبر ہی اب ڈیڈ ہو چکا ہے" ——— عمران نے منہ بنا کر جواب دیا۔

"فون نمبر ڈیڈ ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ یہاں آنے کے فوراً بعد تم نے فون کر کے چیک تو کیا تھا۔ اس وقت تو فون پر بات ہو گئی تھی" جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں صرف ایک بار پھر دوبارہ نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو یہ علم ہو گیا ہے کہ ہمیں ان کے اس فون نمبر کا علم ہو چکا ہے اس لئے انہوں نے اسے فوری طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ اور لازماً یہ بات انہیں مارش نے ہی بتائی ہو گی۔ بلکہ اب میں سوچ رہا ہوں کہ مارش کو زندہ چھوڑ کر واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن یہ پہلو میرے بھی ذہن میں نہ آیا تھا" عمران آج واقعی انتہائی سنجیدگی سے اپنی غلطیوں کا مسلسل اعتراف کئے چلا جا رہا ہے۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ جولیا اور

دوسرے ساتھی اس لئے اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی عمران سے بات کر رہے ہیں۔ کیونکہ عمران ہو اور اپنی غلطی کا اس طرح برملا اعتراف کرے یہ تو ممکن ہی نہ تھا۔ یہ بات نہ تھی کہ وہ غلطی نہ کر سکتا تھا۔ لیکن وہ اپنی غلطی کی بھی اس طرح توجیہ کرنے کا عادی تھا کہ اس کی غلطی غلطی ہی معلوم نہ ہوتی تھی۔ لیکن آج وہی عمران بلا کسی ہچکچاہٹ کے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ذہنی طور پر واقعی بے حد الجھ چکے ہو" جولیا نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جولیا۔ اس سٹیج پر میں واقعی ذہنی طور پر کنفیوزڈ ہو چکا ہوں" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کنفیوزڈ ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر غلطی ہو بھی گئی ہے تو کیا ہوا۔ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔ ہمیں فوراً یہاں سے دارالحکومت چلنا چاہیئے۔ اب یہاں چمٹے رہنے اور بیٹھے رہنے سے کیا حاصل" تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"دراصل میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ دارالحکومت جانا فضول رہے گا۔ ہیڈ کوارٹر یہیں ہے لیکن کہاں ہے۔ اس کا کوئی کلیو نہیں مل رہا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنی اس چھٹی حس کو کسی ڈبیا میں بند کر کے رکھ دو۔ خواہ مخواہ ایک وہم کی وجہ سے ہم سب کو یہاں بیکار بٹھا رکھا ہے تم نے۔ چلو اٹھو ہم ابھی دارالحکومت روانہ ہو جاتے ہیں" ——— تنویر نے

اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا اپنا بھی یہی خیال ہے ۔ تنویر کا فیصلہ درست ہے ۔ ہمیں دارالحکومت چلنا چاہیئے ۔ یہاں ہم محض وقت ضائع کر رہے ہیں "۔ جولیا نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔ اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی جولیا کی تائید کر دی ۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کی چھٹی حس درست اشارہ دے رہی ہے " ۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے نعمانی نے اچانک کہا تو عمران سمیت سب ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے ۔

" اب تمہاری چھٹی حس نے بھی کام شروع کر دیا ہے " ۔۔۔ تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ جب آپ نے یہاں آکر پہلی کال اس ہیڈکوارٹر میں کی تھی اور اس سے رابطہ ہو گیا ۔ پھر آپ نے دوسری کال کی مگر فون نمبر ڈیڈ تھا ۔ اس دوران آپ کی ملاقات کس کس سے ہوئی تھی " ۔۔۔ نعمانی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" کم از کم دو اجنبی آدمیوں سے تو ہوئی تھی " ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" آپ کے دوست بارن سے ملاقات کے بعد ہی آپ نے دوسری کال کی تھی " ۔۔۔ نعمانی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا ۔

" اوہ تو تم اس لائن پر سوچ رہے ہو ۔ کہ یہ بارن ہی تھرڈ فورس کا سربراہ ہے ۔ نہیں میں اسے طویل عرصے سے جانتا ہوں ۔

وہ یہاں ایک مجرم تنظیم ریڈ ٹاور کا سربراہ ضرور ہے ۔ لیکن اس کا کوئی تعلق تھرڈ فورس سے نہیں ہے ۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر ایسا ہوتا تو بارن کا چہرہ اور آنکھیں مجھے بتا دیتیں " ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" یہ کوٹھی بارن کی ہے ناں " ۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

" ہاں کیوں " ۔۔۔ عمران بھی نعمانی کی اس انداز کی سوچ پر حیران ہو رہا تھا ۔

" تو پھر سن لیجئے ۔ کہ آپ کا دوست بارن ہی تھرڈ فورس کا سربراہ ہے ۔ اور اس کے کلب کے نیچے تہہ خانوں میں تھرڈ فورس کا ہیڈکوارٹر ہے " ۔۔۔ نعمانی نے حتمی اور فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" تم اس قدر حتمی انداز میں یہ بات کیوں کر رہے ہو ۔ اگر بارن تھرڈ فورس کا سربراہ ہوتا تو کیا وہ ہمیں اس طرح اپنی کوٹھی دینے کے بعد اطمینان سے بیٹھ جاتا ۔ کیا وہ اس کی اطلاع مارش کو نہ دے دیتا ۔ یا کسی بھی وقت اس کوٹھی کو میزائلوں سے بھی اڑوا سکتا تھا " ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" یہ بارن صاحب ۔ انتہائی گہرے آدمی ہیں ۔ اور عمران کے دوست ہونے کے ناطے ان سے بھی اچھی طرح واقف ہیں ۔ اسی لئے اس نے جان بوجھ کر نہ صرف ہمیں کوٹھی دے دی ہے ۔ بلکہ خود بھی اطمینان سے بیٹھ گئے ہیں ۔ اور عمران صاحب بھی اسی لئے زندگی میں پہلی بار کنفیوزڈ ہوئے ہیں کہ اس بار مجرم نے بھی نفسیاتی

داؤ کھیلا ہے۔ ویسے میں یہاں بیٹھے بیٹھے ثابت کر سکتا ہوں کہ بارن ہی تھرڈ فورس کا سربراہ ہے" ـــــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ اگر واقعی تم ثابت کر دو نعمانی تو ایک من مٹھائی اور ایک سو گز کپڑے کی پگڑی پیش کر کے تمہاری شاگردی اختیار کر لوں گا" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر ان کا آرڈر دے دیجئے" ـــــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر رکھا ہوا رسیور اٹھایا۔ اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ چونکہ کاسٹریا تو کیا بلکہ پورے یورپ اور ایکریمیا میں انکوائری کا ایک مخصوص نمبر ہی رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے انکوائری کا نمبر پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

" یس انکوائری پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" بیکر کلب کا نمبر دے دیجئے" ـــــ نعمانی نے کہا اور انکوائری آپریٹر نے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا۔ نعمانی نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا۔ اور پھر وہی نمبر دوبارہ ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ عمران سمیت سب ساتھی خاموش اور قدرے حیرت سے نعمانی کو دیکھ رہے تھے۔ ان سب کا انداز ایسا تھا جیسے بچے کسی شعبدہ گر کو حیرت سے دیکھ رہے ہوں کہ ابھی وہ کوئی شعبدہ دکھائے گا۔

" بیکر کلب" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" بارن بول رہا ہوں شلز سے بات کراؤ" ـــــ نعمانی نے بارن

کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس باس" ـــــ دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے سارے لوگ گفتگو آسانی سے سن رہے تھے۔

" یس باس۔ میں شلز بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" تمہاری ناقص کارکردگی پر تمہیں کیا سزا دی جائے" ـــــ نعمانی نے بارن کے لہجے میں کہا۔ لیکن لہجے میں کوڑے کی سی پھنکار تھی۔

" ناقص کارکردگی۔ کیا مطلب۔ باس میں سمجھا نہیں" ـــــ شلز کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیسے اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا نیا نمبر کونسا ہے۔ آخر انہیں کیسے علم ہو گیا ہے اس کا" ـــــ نعمانی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" نئے نمبر کا علم۔ نہیں باس ایسا تو ممکن ہی نہیں" ـــــ شلز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے ان کا فون رسیو کیا ہے۔ اور عمران نے خود بتایا ہے کہ اس نے صرف حساب کتاب سے معلوم کر لیا ہے کہ پہلے نمبر کی جگہ یہ نیا نمبر کونسا ہو سکتا ہے" ـــــ نعمانی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" حساب کتاب سے۔ اوہ نہیں باس ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ سیٹلائٹ میں دونوں نمبرز کی علیحدہ علیحدہ لائنیں ہیں اور دونوں

ہی شروع سے ہمارے پاس ہیں۔ ان کا آپس میں تو کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔ اور پہلا نمبر مکمل طور پر کلوز ہو چکا ہے" —— شلز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مگر اس نے فون کیا ہے۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ جس طرح پہلے اس نے صرف نمبروں کی تعداد سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہیڈکوارٹر دارلحکومت کی بجائے جیکوان میں ہے۔ اس طرح یقیناً اس نے کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈھ لیا ہو گا" —— نعمانی نے کہا۔

" باس ابھی تک تو سوائے آپ کے اور میرے اور تیسرے کسی فرد کو بھی نئے نمبر کا علم نہیں ہے۔ اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ نمبر کسی نے لیک آؤٹ کر دیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نے سٹیلائٹ کمپنی کے صدر دفتر ناراک سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں۔ لیکن باس آپ ان کا خاتمہ کیوں نہیں کرا دیتے۔ ان کا خاتمہ انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے" —— شلز نے کہا۔

" احمق تو نہیں ہو گئے۔ یہ کوئی پرائیویٹ تنظیم تو نہیں ہے۔ پاکیشیا کی سرکاری تنظیم ہے۔ کیا ان کے خاتمے سے پاکیشیا ختم ہو جائے گا۔ وہ یقیناً دوسری تنظیم بھیج دیں گے۔ ہم کب تک ان سے لڑتے رہیں گے اس لئے یہی بہتر ہے کہ یہی ٹیم ناکام ہو کر واپس چلی جائے۔ اس طرح یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے" —— نعمانی نے کہا۔

" لیکن باس۔ یہ لوگ آسانی سے ہمیں چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ کہ کیوں نہ انہیں کوئی نقلی فارمولا دے کر مطمئن کر دیا جائے" —— شلز نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح نہیں اور بن ہونا پڑے گا۔ یہ خود ہی مایوس ہو کر چلے جائیں گے۔ بہرحال تم محتاط رہنا۔ انہیں کسی صورت بھی اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیئے کہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے" —— نعمانی نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔ زندگی بھر یہ معلوم نہیں کر سکتے"۔ شلز نے کہا۔ اور نعمانی نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ تھی۔

" اوہ۔ اوہ واقعی آج سے تم میرے استاد ہو نعمانی۔ یہاں پردیس میں تو باقاعدہ شاگردی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے واپس جا کر مٹھائی اور پگڑی پیش کر دوں گا" —— عمران نے کہا اور نعمانی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تم نے کمال کر دیا نعمانی۔ حیرت انگیز" —— تنویر نے کہا۔ اور پھر صفدر۔ کیپٹن شکیل اور جولیا سب نے باری باری اسے انتہائی حیرت بھرے انداز میں مبارکباد دی۔

" اس میں میرا کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ وہ کیا محاورہ ہے۔ اندھے کے پیر تلے بٹیرا آ جانے والا۔ یہ وہی کام ہوا ہے" —— نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ویسے نعمانی تم نے آج مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔ آخر تم اس نتیجے پر کیسے پہنچے کہ بارن ہی تھرڈ فورس کا سربراہ ہے۔ اور شلز اس راز سے واقف ہے" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور نعمانی تو کیا باقی ساتھی بھی اس کے اس انداز پر مسکرا

دیئے تھے۔ کیونکہ آج واقعی وہ انقلاب محسوس کر رہے تھے کہ یہی
باتیں وہ آج سے پہلے عمران سے اسی انداز میں پوچھا کرتے تھے۔
جس انداز میں آج عمران نعمانی سے پوچھ رہا تھا۔

" جہاں تک شلنز کا تعلق ہے۔ اسے آپ بھی جانتے ہیں۔ بارن
نے اس کا تعارف کرایا تھا کہ وہ کلب کا مینجر ہے۔ اور اصل میں
کلب وہی چلاتا ہے" ——— نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ تو مجھے معلوم ہے۔ مگر" ——— عمران نے کہا۔

" سیدھی سی بات تھی۔ آپ واقعی حیران ہوں گے۔ آپ کو شاید
خیال نہیں رہا۔ کہ جب آپ تھرڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل
کرتے تھے تو پہلے ایک آواز آتی تھی۔ ٹی۔ ایف ہیڈ کوارٹر"۔ نعمانی
نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا

" اوہ۔ اوہ واقعی۔ ویری گڈ۔ اوہ نعمانی تم نے واقعی کمال کر دیا
ہے۔ ویری گڈ۔ واقعی اب ساری بات صاف ہو گئی ہے"۔ عمران
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ تو نعمانی مسکرا دیا۔

" کیا مطلب۔ کیا بات صاف ہو گئی ہے" ——— جولیا نے حیران
ہو کر پوچھا۔

" اس بار واقعی نعمانی نمبر لے گیا ہے۔ شلنز کی آواز بالکل اس
آواز سے ملتی ہے۔ جو ٹی۔ ایف ہیڈ کوارٹر کے الفاظ بولتا تھا۔ میرا
ذہن اس طرف اس لئے نہیں گیا تھا کہ یہ آواز مشینی ہوتی تھی۔
مطلب ہے ٹیپ شدہ۔ اور نعمانی نے بھی اسے ٹیپ شدہ محسوس
کرنے کے بعد ہی یہ اندازہ لگایا کہ وہی مین کردار ہو گا۔ تبھی اس کی

آواز ٹیپ کی گئی تھی" ——— عمران نے کہا۔

" اوہ واقعی۔ یہ تو سیدھا اور صاف پوائنٹ تھا۔ کمال ہے"۔
اس بار باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے آثار پھیل گئے۔
اور وہ سب تحسین آمیز نظروں سے نعمانی کو دیکھنے لگے۔

" مجھے بھی اس کا خیال نہ آتا۔ مگر جب میرے ذہن میں یہ پوائنٹ
آ گیا کہ بارن بھی مشکوک ہو سکتا ہے۔ تو اسی لمحے شلنز کی آواز میرے
کانوں میں گونجی اور بات صاف ہو گئی۔ بارن کی آواز قدرتی طور پر
میری آواز سے ملتی جلتی ہے اس لئے میں نے اس کے لہجے میں بات
کر دی۔ اور نتیجہ آپ کے سامنے آ گیا ہے" ——— نعمانی نے کہا۔

" تو اب جب مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ تو ہمیں فوراً اس شلنز کی گردن
دبانی چاہئے۔ اب ہم کس بات کا انتظار کر رہے ہیں" ——— تنویر
نے کہا۔ اور سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ظاہر
ہے اب جبکہ بات صاف ہو گئی تھی تو اب مزید وقت ضائع کرنا
مناسب نہ تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف قدم
بڑھاتے باہر ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب
بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا
جیسے ان کے جسموں کو کسی نے گھومتے ہوئے لٹو پر رکھ دیا ہو۔ بجلی
سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ان کے ذہن گھومے اور اس کے بعد
انہیں ہوش ہی نہ رہا کہ وہ کہاں موجود ہیں۔

بیکر کلب کی شاندار عمارت کے مین گیٹ پر سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار رکی۔ تو باوردی ڈرائیور نے جلدی سے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ٹمی کار سے باہر آ گئی۔ اس کے جسم پر ایک شوخ رنگ کا سکرٹ تھا۔ اور گلے میں اس نے انتہائی قیمتی ہیروں کا ہار پہنا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی شخصیت اور حسن دوبالا ہو گیا تھا۔ مین گیٹ پر موجود دربان اسے دیکھتے ہی رکوع کے بل جھک گئے۔ مگر ٹمی ان کی طرف توجہ دیئے بغیر مین گیٹ کے اندر جانے کی بجائے دائیں طرف برآمدے میں چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ برآمدے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جس کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ وہ بھی ٹمی کو آتا دیکھ کر رکوع کے بل جھکا اور پھر اس نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔

"شلنز دفتر میں ہے" ——— ٹمی نے اس نوجوان سے پوچھا۔

"یس مادام" ——— نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹمی سر ہلاتی ہوئی دروازہ کراس کر کے اندر چلی گئی۔ یہ لفٹ تھی۔ لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور پھر لفٹ خود بخود اوپر کو اٹھتی چلی گئی اسے باہر سے آپریٹ کیا جا رہا تھا۔ پھر لفٹ جیسے ہی رکی اس کا دروازہ کھلا اور ٹمی دروازہ کراس کر کے باہر ایک راہداری میں آ گئی راہداری میں چار مسلح نوجوان موجود تھے جو ٹمی کو دیکھتے ہی رکوع کے بل جھک گئے۔ راہداری کے آخر میں ایک ہی دروازہ تھا۔ اور جیسے ہی ٹمی اس دروازے تک پہنچی۔ دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور ٹمی اس دروازے میں داخل ہوئی تو یہ ایک وسیع مگر انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا دفتر نما کمرہ تھا۔ اور دروازے کے قریب ہی ایک لمبا تڑنگا خوبصورت نوجوان تھری پیس سوٹ پہنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"ہیلو شلنز" ——— ٹمی نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی رسمی انداز۔ ڈیئر شلنز نہیں کہہ سکتیں" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹمی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم نے تو رسمی ہیلو بھی نہیں کہا" ——— ٹمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے حسن کے رعب میں پہلے میری زبان کبھی کھلی ہے۔ جو آج کھلے گی۔ میرے سینے پر ہاتھ تو رکھو پھر تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ وہ بے پناہ مسرت کی وجہ سے کس تیزی سے دھڑک رہا ہے" ——— شلنز نے ٹمی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی رومانٹک لہجے میں کہا۔ اور ٹمی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اور پھر وہ دونوں ہی آمنے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"اچانک کیسے میری یاد آگئی۔ پہلے تو یہ بتاؤ"۔۔۔۔ شلنز نے اٹھ کر الماری سے شراب کی ایک بوتل اور دو جام نکالتے ہوئے کہا

"تمہاری یاد نہیں آئی۔ میں تو ایک اور آدمی سے ملنے آئی ہوں۔ پاپا نے اس کی ایسی تعریف کی ہے کہ بس کچھ نہ پوچھو۔ میں نے سوچا کہ چلو ابھی منگنی ہی ہوئی ہے۔ دوسرے کو بھی دیکھ لیا جائے۔ شاید"۔۔۔۔ ٹمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور شلنز بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے۔ ارے کون ہے وہ کم بخت۔ مجھے بتاؤ میں اس کی ابھی شکل بگاڑ دیتا ہوں"۔۔۔۔ شلنز نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا تو ٹمی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شکل سے کیا ہوتا ہے۔ اصل بات تو کردار ہے۔ اب پاپا نے تمہاری شکل دیکھ کر منگنی تھوڑی کی ہے"۔۔۔۔ ٹمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور شلنز بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تو ایک ہی صورت رہ گئی ہے۔ کہ ان صاحب کا وجود ہی ختم کر دیا جائے۔ یا دوسری صورت یہ ہے کہ ان سے تمہاری ملاقات سے پہلے ہی ہم چرچ جا کر شادی کر لیں"۔۔۔۔ شلنز نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹمی ہنس پڑی۔

"یہ بتاؤ تمہاری بھی تو ملاقات ہوئی ہو گی اس عمران سے۔ کیسا آدمی ہے وہ"۔۔۔۔ ٹمی نے کہا تو شلنز بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا تم اس عمران سے ملنے آئی ہو"۔۔۔۔ شلنز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں تم اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہو۔ پاپا نے واقعی اس کی بے حد تعریف کی ہے"۔۔۔۔ ٹمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ یہاں کیوں آیا ہوا ہے"۔۔۔۔ شلنز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پاپا نے بتایا ہے کہ وہ تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر ڈھونڈھ رہا ہے۔ ارے ہاں وہ تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کا انچارج مارش تو یہاں نہیں آیا"۔۔۔۔ ٹمی نے چونک کر کہا۔

"مارشس اور یہاں۔ اس کا یہاں کیا کام"۔۔۔۔ شلنز نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ عمران کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس نے پاپا سے ملاقات کی تھی۔ بے حد الجھا ہوا تھا۔ وہ وہاں دارالحکومت میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر جب پاپا نے اسے بتایا کہ وہ جیکوان میں ہے تو وہ بیحد حیران ہوا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اب جیکوان جا کر اس کا خاتمہ کرے گا"۔۔۔۔ ٹمی نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ اور نہ ہی میرا اس سے کوئی واسطہ ہے۔ تھرڈ فورس جانے اور اس کا شکار"۔۔۔۔ شلنز نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا اب میری ملاقات تو کراؤ اس سے۔ اکٹھے چلتے ہیں"۔ ٹمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم اس سے ملو گی"۔۔۔۔ شلنز نے حیران ہوتے ہوئے کہا

"ارے تو اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔ وہ پاپا کا دوست ہے۔ پاپا نے اسے اپنی کوٹھی رہائش کے لئے دی ہے۔ اور پاپا نے مجھے ملنے کی بھی اجازت دے دی ہے"۔ ٹمی نے کہا۔

"او۔ کے آؤ چلیں۔ مگر ٹھہرو میں پہلے فون کر لوں"۔۔۔ شلنز نے کہا۔ اور مڑ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو شلنز نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ لوگ کوٹھی میں موجود نہیں ہیں"۔۔۔ شلنز نے ٹمی سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹمی نے اس طرح ہونٹ سکوڑ لئے جیسے اسے یہ سن کر خاصی مایوسی ہوئی ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات چیت ہوتی۔ میز پر رکھے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو شلنز نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ شلنز نے کہا۔

"جانسن بول رہا ہوں باس۔ تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کے انچارج مارش نے اپنے دس ساتھیوں سمیت چیف باس کے مہمانوں والی کوٹھی پر ریڈ کیا ہے۔ اور وہاں موجود چیف باس کے تمام مہمانوں کو وہ بیہوشی کے عالم میں ویگن میں ڈال کر ٹاپو ہاؤس میں لے گیا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شلنز چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ شلنز نے پوچھا۔

"چیف باس نے مجھے اس کوٹھی کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کی تھی کہ میں کسی معاملے میں کسی طرح بھی مداخلت نہ کروں۔ اور اگر کوئی خاص واقعہ ہو تو آپ کو اطلاع کر دوں۔ چنانچہ میں نے اس ریڈ میں کوئی مداخلت نہیں کی۔ اور آپ کو اطلاع دے رہا ہوں"۔۔۔ جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ شلنز نے کہا۔

"جناب۔ مارش دو کاروں اور دو بڑی سٹیشن ویگنوں پر وہاں پہنچا۔ میں اسے ذاتی طور پر پہچانتا ہوں۔ اس کے دو ساتھیوں نے الاسٹک بم گنوں سے سرخ رنگ کے کیپسول کوٹھی کے اندر فائر کئے اور پھر چند لمحوں بعد وہ کوٹھی کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے پھاٹک کھول دیا۔ اور دونوں کاریں اور سٹیشن ویگنیں کوٹھی کے اندر لے گئے۔ میں سامنے والی عمارت پر موجود تھا۔ اس لئے میں نے دوربین سے چیک کیا کہ وہ لوگ اندر سے ایک عورت اور پانچ مردوں کو جو بیہوش تھے اٹھا کر باہر لائے اور ایک سٹیشن ویگن میں انہیں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ واپس چلے گئے۔ میں نے کاروں اور سٹیشن ویگنوں کے نمبر اپنے گروپ کو بتا کر انہیں الرٹ کر دیا تھا چنانچہ گروپ نے ان کا تعاقب کیا اور ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ دونوں کاریں اور دونوں ویگنیں ٹاپو ہاؤس میں گئی ہیں۔ اور ابھی تک وہیں موجود ہیں"۔۔۔ جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نگرانی کرتے رہو۔ لیکن تم نے کسی معاملے میں مداخلت

نہیں کرتی" ـــــ شلز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے خواہ مخواہ اس عمران سے ملاقات کے لئے دارالحکومت سے جیکوان تک سفر کیا۔ اب اس کی لاش سے شاید تمہاری ملاقات ہو جائے" ـــــ شلز نے مڑ کر صوفے پر بیٹھی ہوئی ٹمی سے مخاطب ہو کر کہا

"کیا۔ کیا مطلب" ـــــ ٹمی نے حیران ہو کر پوچھا تو شلز نے جانسن کی دی ہوئی اطلاع دوہرا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے مارش یہاں پہنچ ہی گیا اور اس نے کامیاب کارروائی بھی کر ڈالی ہے۔ مگر اسے اس کوٹھی کا پتہ کیسے لگا ہوگا۔ پاپا نے تو اسے نہیں بتایا تھا۔ صرف اتنا کہا تھا کہ وہ جیکوان میں ہے" ـــــ ٹمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کا انچارج ہے۔ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ ظاہر ہے اس نے کسی نہ کسی طرح معلوم کر لیا ہوگا۔ لیکن چونکہ ہمارا ان سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہم تو کوئی مداخلت نہیں کر سکتے" ـــــ شلز نے کہا۔

"مارش سے میری بات کراؤ۔ میں عمران سے اس کے مرنے سے پہلے ملنا چاہتی ہوں" ـــــ ٹمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ٹمی۔ ہم تھرڈ فورس کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتے۔ اس طرح ریڈ ٹاور اور تھرڈ فورس میں خواہ مخواہ تنازعہ پیدا ہو جائے گا۔ وہ تھرڈ فورس کے مجرم ہیں۔ انہیں ان سے نمٹنے دو" ـــــ شلز نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے تو کیا ہوا میں ان کے کام میں مداخلت نہیں کر رہی۔ اور

نہ ہی میں انہیں ان لوگوں کو قتل کرنے سے روکوں گی۔ میں صرف ملنا چاہتی ہوں اور بس۔ تم میری بات کراؤ جلدی کرو کہیں وہ انہیں مار نہ ڈالے" ـــــ ٹمی نے تیز لہجے میں کہا تو شلز مڑا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ٹاپو ہاؤس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"میں بیکر کلب کا مینجر شلز بول رہا ہوں۔ ریڈ ٹاور کے چیف باس کی بیٹی مادام ٹمی جناب مارش سے فوری بات کرنا چاہتی ہیں۔ بات کرا دیں" ـــــ شلز نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت تھا۔

"یس مارش بول رہا ہوں" ـــــ یہ مارش تھا تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کا انچارج۔

"میں بیکر کلب کا انچارج شلز بول رہا ہوں۔ جناب بارن کی صاحبزادی مادام ٹمی میرے دفتر میں موجود ہیں۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ لیجئے بات کیجئے" ـــــ شلز نے نرم لہجے میں کہا اور رسیور ٹمی کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو مارش۔ میں ٹمی بول رہی ہوں" ـــــ ٹمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں جیکوان میں کب آئی ہو۔ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ

میں ٹاپو ہاؤس میں ہوں" ۔۔۔۔۔ مارش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
" میں ابھی دس پندرہ منٹ پہلے پہنچی ہوں ۔ میں تمہارے
اس مجرم عمران سے ملنا چاہتی ہوں ۔ جس کی تعریف پاپا نے
کی ہے ۔ اور جب میں نے ان کے بارے میں معلومات حاصل
کیں تو پتہ چلا کہ تم انہیں ان کی رہائش گاہ سے بیہوشی کے عالم
میں اغوا کر کے یہاں لے آئے ہو ۔ اسی لئے یہاں فون کیا ہے ۔"
ٹمی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔
" یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں
ہوں ۔ کیا تمہاری تنظیم میری نگرانی کر رہی ہے " ۔۔۔۔ مارش
کا لہجہ سخت تھا ۔
" ارے نہیں مارش ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ اصل بات یہ ہے
کہ تم اتنے مشہور و معروف آدمی ہو کہ تمہیں سب جانتے پہچانتے
ہیں ۔ اور اتنا تو بہرحال تم بھی جانتے ہو گے کہ ریڈ ٹاور کے آدمی
بھی یہاں موجود ہیں " ۔۔۔۔ ٹمی نے ہنستے ہوئے کہا ۔
" چلو ٹھیک ہے ۔ اس طرح تمہیں پتہ چل گیا ۔ لیکن تم ان
لوگوں سے کیوں ملنا چاہتی ہو " ۔۔۔۔ مارش نے پوچھا ۔
" میں صرف اس سے باتیں کرنا چاہتی ہوں اور بس ۔ سنو مارش
میں تمہارے کسی اقدام میں رکاوٹ نہیں بنوں گی ۔ کیونکہ یہ لوگ
تمہارے مجرم ہیں ۔ ریڈ ٹاور کا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ لیکن
پاپا نے اس آدمی عمران کی جو تعریف کی ہے اس سے میں مجبور ہو
گئی ہوں ۔ کیا تم میری اتنی سی بات بھی نہ مانو گے " ۔۔۔۔ ٹمی نے کہا

" او ۔ کے آ جاؤ ۔ اگر تمہارا فون مزید چند لمحے نہ آتا تو پھر اس عمران
کی لاش سے ہی تمہاری ملاقات ہوتی ۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ
بیہوشی کے دوران ہی انہیں گولیوں سے اڑا دوں ۔ بہرحال شاید ان
کی زندگی ابھی کچھ دیر اور باقی ہے ۔ آ جاؤ " ۔۔۔۔ مارش نے کہا ۔
" میں شلنز کے ساتھ آ رہی ہوں ۔ کیونکہ میں اس ٹاپو ہاؤس کا
پتہ نہیں جانتی ۔ بے فکر رہو ۔ شلنز ہمارا خاص آدمی ہے ۔ اور ہر
لحاظ سے با اعتماد ہے " ۔۔۔۔ ٹمی نے کہا ۔
" ٹھیک ہے آ جاؤ ۔ میں تمہارا انتظار کروں گا " ۔۔۔۔ مارش
نے جواب دیا اور ٹمی نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا ۔
" آؤ شلنز " ۔۔۔۔ ٹمی نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے
کہا ۔ اور شلنز نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس کے پیچھے دروازے
کی طرف بڑھ گیا ۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بیہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔ وہ شلز سے پوچھ گچھ کے لئے اٹھ کر جانے ہی والے تھے کہ باہر انہیں ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ اور اس کے بعد کے مناظر پر تاریکی کا سیاہ پردہ تھا۔ اب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں ہے۔ جس میں فرش پر گڑی ہوئی لوہے کی کرسیاں موجود تھیں۔ جن میں سے ایک پر وہ خود لوہے کے راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر جولیا اور اس کے بعد نعمانی۔ پھر صفدر پھر تنویر اور سب سے آخر میں کیپٹن شکیل تھا۔ ایک نوجوان ہاتھ میں کوئی بوتل پکڑے صفدر کی طرف

بڑھ رہا تھا۔ اس نے صفدر کی ناک سے بوتل کا دھانہ لگایا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اسے ہٹایا اور بوتل اٹھائے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا اور پھر نعمانی کو ہوش میں آتے دیکھا۔

"یہ ـــــ یہ ہم کہاں آگئے ہیں" ـــــ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھائی صاحب۔ بھائی صاحب۔ میری ساتھی پوچھ رہی ہیں کہ ہم کہاں ہیں" ـــــ عمران نے کیپٹن شکیل کے پاس سے مڑ کر دروازے کی طرف جاتے ہوئے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو بوتل کے دھانے پر ڈھکن لگاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ رہا تھا

"ٹاپو ہاؤس میں" ـــــ نوجوان نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹاپو ہاؤس۔ اوہ تو ہم کسی بحری قزاق کی قید میں ہیں۔ ٹاپو تو سمندروں میں ہوتا ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بحری قزاق نہیں۔ تھرڈ فورس کے سپر سیکشن کے انچارج مارش کی قید میں ہو۔ چیف مارش نے تو تمہیں اسی بیہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن اب اس کے مہمان آ رہے ہیں۔ اور وہ مہمان تم لوگوں سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس لئے چیف نے تمہیں ہوش میں لانے کا حکم دیا ہے" ـــــ نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

"بارن نے دوستی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اب اسکی موت

میرے ہی ہاتھوں ہوگی" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن راڈز اس قدر سخت تھے کہ اس کے لئے معمولی سی حرکت کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"یہ میرے جسم کو تو رسیوں سے بھی باندھا گیا ہے" —— اچانک جولیا نے کہا۔ اور عمران سمیت سب ساتھیوں نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا اور اب انہیں پہلی بار احساس ہوا کہ راڈز کے ساتھ ساتھ جولیا کے جسم کے گرد رسیاں بھی موجود تھیں اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"یہ پرانے تجربے سے خائف ہیں۔ مس جولیا پہلے آپ اپنے سمارٹ جسم کی وجہ سے اس کرسی سے نجات حاصل کر چکی ہیں" — صفدر نے کہا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے اس دوران چیک کر لیا تھا کہ یہ کرسیاں سیلف کنٹرول کی بجائے سوئچ کنٹرول ہیں کیونکہ کرسیاں جس انداز میں فرش میں گڑی ہوئی تھیں اس سے ہی اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا تھا۔

"جولیا تمہارے پیروں میں نوک دار جوتی ہے۔ اپنی کرسی کے دائیں پائے کے ساتھ فرش کو جوتی کی نوک سے کریدو۔ یقیناً پائے کے ساتھ تار فرش کے نیچے سے ہو کر سوئچ پینل تک جا رہی ہوگی۔ اگر اس تار کو توڑ دیا جائے تو راڈز کی گرفت ختم کی جا سکتی ہے" ——— عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن میں صرف راڈز سے ہی نہیں بلکہ ساتھ ہی رسیوں سے بھی بندھی ہوئی ہوں۔ اس لئے راڈز کھل جانے کے باوجود میں آزاد نہ ہو سکوں گی" ——— جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے بوٹ میں چھری موجود ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں" — تنویر کی آواز سنائی دی اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر نے اپنے دائیں پیر میں موجود بوٹ کی ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو اس کے بوٹ کی ایڑی کے عقبی حصے سے ایک چھوٹی مگر تیز اور نوکیلی فولادی چھری باہر آ گئی اور تنویر نے پیر کو اوپر اٹھا کر اس چھری کو پائے کے قریب فرش پر رگڑنا شروع کر دیا۔ عمران اور باقی ساتھی خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ اچانک تنویر کے چہرے سے مسرت کے آثار نمودار ہوتے سب نے دیکھے۔

"تار موجود ہے۔ چھری اٹک گئی ہے" ——— تنویر نے کہا۔

"اسے توڑ دو" ——— عمران نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک دھماکے سے دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ دروازے سے ایک خوبصورت اور نوجوان عورت کے ساتھ دو مرد اندر داخل ہوئے جن میں ایک مارش تھا۔ اور دوسرا بیکر کلب کا مینجر شلنہ۔ ان کے پیچھے دو مسلح آدمی تھے۔

"یہ ہے عمران ٹمی" ——— مارش نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس عورت سے کہا۔

"عمران ٹمی۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ کیا نام ہے۔ بھائی۔ میرا نام علی عمران ہے۔ عمران ٹمی نہیں۔ اگر کسی نفسیاتی کمپلیکس کی وجہ سے

تم نے میرا نام بگاڑنا ہی ہے تو ٹمی کی بجائے ٹمبکٹو کہہ دیتے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہاری زبان تو بیہوشی کے عالم میں ہی ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی۔ اگر مادام ٹمی مجھے فون نہ کر دیتی۔ یہ تم سے ملنا چاہتی تھیں۔ تم ان کے پاپا کو جانتے ہو۔ بارن کو۔ جب سے تم نے جا کر تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر پوچھنے کی کوشش کی تھی۔ بارن نے شاید تمہاری اس قدر تعریف کر دی ہے۔ کہ مادام ٹمی کو تم سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے" ـــــ مارش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو ان کا نام ٹمی ہے۔ میں سمجھا تم میرے نام کے ساتھ ٹمی کا لاحقہ لگا رہے ہو۔ اب تو میں ٹمبکٹو نام بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ البتہ تم یہ نام رکھ لو۔ مارش ٹمبکٹو۔ بتاؤ کیسا نام ہے؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پاپا نے مجھے بتایا ہے کہ تم انتہائی ذہین اور خطرناک آدمی ہو لیکن تمہاری یہ باتیں سن کر تو مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم ایک احمق سے زیادہ کچھ نہیں ہو" ـــــ ٹمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے عمران سے مل کر بےحد مایوسی ہو رہی ہو۔

" اوہ اس کا مطلب ہے۔ کوئی سکوپ نہیں ہے کہ تم شادی شدہ ہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ٹمی سے زیادہ مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" سکوپ۔ شادی شدہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ ظاہر کرنا چاہتے

ہو کہ تم پاگل ہو" ـــــ ٹمی نے چونک کر کہا۔

" میں نے تو سنا تھا کہ غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیوں کو احمق شوہر بےحد پسند آتے ہیں۔ مگر تم نے مجھے احمق کہتے ہوئے جس طرح کی شکل بنائی ہے۔ اس سے مجھے یہی خیال آیا ہے کہ تم شادی شدہ ہو۔ اور شادی بھی تمہاری کسی ایسے احمق سے ہوئی ہے جو احمق ہونے کے باوجود مفلس اور قلاش بھی ہے۔" عمران نے جواب دیا اور اس بار ٹمی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تو تم اپنے سکوپ کی بات کر رہے تھے۔ نانسنس۔ میں نے تو سنا تھا کہ مشرق کے لوگ عورت کو دیکھتے ہی رال ٹپکانے لگ جاتے ہیں۔ مگر تجربہ آج ہوا ہے۔ بہرحال منہ دھو رکھو۔ میں شادی شدہ نہیں ہوں۔ شلز کے ساتھ میری منگنی ہوئی ہے۔ مگر تم جیسے احمق کے ساتھ تو میں کسی صورت بھی شادی نہیں کر سکتی" ـــــ ٹمی نے ہنستے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" اچھا تو تمہارے معیار پر پورا اترنے والے احمق یہ شلز صاحب ہیں۔ بہت خوب یہ واقعی احمق ہیں۔ ویسے اسے شاید اپنی آواز زیادہ خوبصورت لگتی ہے۔ اسی لئے اس نے باقاعدہ ٹیپ کر رکھی ہے۔ یس ٹی۔ ایف ہیڈ کوارٹر" لیکن سچ پوچھو تو مجھے اس کی آواز سن کر پہاڑی کوا یاد آ جاتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے اس فقرے کا ردعمل انتہائی دھماکہ خیز ہوا۔ شلز اور مارش دونوں بیک وقت اچھل پڑے۔

" اوہ۔ اوہ کیا مطلب۔ اوہ شلز تمہاری آواز" ـــــ مارش

نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں شلنر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری آواز۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ کیا کہہ رہا ہے"۔ شلنر نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ تو بیچارا مارش ایک معمولی سا کارندہ ہے۔ اس لئے اسے بھی اصل حقیقت کا علم نہیں۔ بہت خوب اچھا سیٹ اپ ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ بارن اس قدر گہری اور کامیاب پلاننگ بھی کر سکتا ہے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ——— یہ کیا کہہ رہا ہے۔ کیا یہ پاگل ہے"——— ٹمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ خواہ مخواہ بکواس کر رہا ہے مادام ٹمی۔ نجانے اس کا کیا مطلب ہے"——— شلنر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا مگر مارش اب عجیب سی نظروں سے شلنر کو دیکھ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ تو چیف باس بارن ہے۔ اور تم ہیڈ کوارٹر انچارج ہو تو یہ بات ہے۔ مگر یہ بات مجھ سے کیوں چھپائی گئی ہے"——— مارش نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بارن ریڈ ٹاور کا چیف باس ہے۔ لیکن میرا کسی ہیڈ کوارٹر سے کیا تعلق۔ میں تو کلب کا مینجر ہوں۔ ہیڈ کوارٹر انچارج تو مادام ٹمی ہیں۔ میرا مطلب ہے ریڈ ٹاور کے ہیڈ کوارٹر کی انچارج"——— شلنر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس کا فیصلہ بعد میں ہو جائے گا کہ اصل بات کیا

ہے اور کیا نہیں۔ بہر حال مادام ٹمی آپ نے مزید اس سے باتیں کرنی ہیں یا ان کا خاتمہ کر دیا جائے"——— مارش نے تلخ لہجے میں ٹمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں یہاں آ کر مایوس ہوئی ہوں۔ خواہ مخواہ تمہارے کام میں بھی رکاوٹ پڑی۔ آؤ شلنر چلیں۔ تم جو چاہو کرو"——— ٹمی نے منہ بناتے ہوئے مارش اور شلنر سے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"رک جاؤ مادام ٹمی۔ اب آ ہی گئی ہو تو پھر ان کی موت کا بھی تماشہ دیکھتی جاؤ"——— مارش نے کہا اور پیچھے کھڑے ہوئے مسلح آدمی کو گن دینے کا اشارہ کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ملازم کے ہاتھ سے گن لیتا۔ اچانک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز کمرے میں گونجی۔ یہ آواز تنویر کی کرسی کی طرف سے آئی تھی۔ وہ سب بے اختیار چونک کر تنویر کی طرف مڑے ہی تھے کہ یکلخت تنویر اڑتا ہوا اپنے سامنے کھڑے ہوئے ایک مشین گن بردار پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے واقعی بے پناہ پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف اس مشین گن بردار سے گن جھپٹ لی تھی بلکہ اس کی لات کی ضرب کھا کر وہ آدمی اڑتا ہوا اکٹھے کھڑے دوسرے افراد سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور کربناک انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"شلنر اور ٹمی کو مت مارنا"——— عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تنویر نے گن کو یکلخت اوپر کو اٹھا لیا۔ یہ سب کچھ جیسے پلک جھپکنے

میں ہو گیا تھا۔ کمرے میں دونوں مشین گن بردار اور مارش گولیاں کھا کر بری طرح تڑپ رہے تھے۔ جبکہ شلنز اور ٹمی دونوں فرش پر پڑے حیرت اور خوف سے جیسے منجمد سے ہو گئے تھے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اٹھو ورنہ فائر کھول دوں گا" ——— تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور شلنز اور ٹمی دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"ادھر دیوار کی طرف منہ کر لو۔ جلدی کرو" ——— تنویر نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں چابی والے کھلونوں کی طرح دیوار کی طرف مڑ گئے۔ تنویر نے جلدی سے ساتھ ہی موجود سوئچ پینل پر موجود سارے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سوائے جولیا کے دوسرے سارے ساتھی آزاد ہو گئے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر فرش پر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھا لی۔

"اگر تم دونوں زندہ رہنا چاہتے ہو تو ادھر کرسیوں پر بیٹھ جاؤ"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں شلنز اور ٹمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ وہ تیزی سے مڑے اور جا کر دو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تنویر کی مشین گن کا رخ ان کی طرف مڑ گیا تو عمران نے دوبارہ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر جیسے ہی شلنز اور ٹمی کے جسم راڈز سے جکڑے گئے۔ عمران نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس دوران صفدر جولیا کی رسیاں کھولنے میں مصروف رہا۔ اور جب شلنز اور ٹمی راڈز میں جکڑے گئے اس وقت جولیا رسیوں

کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

"آؤ تنویر اب باہر والوں کو بھی دیکھ لیں" ——— عمران نے مطمئن انداز میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ اور ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تو جولیا ٹمی کی طرف بڑھ گئی۔

"تو تم خاص طور پر عمران سے ملنے آئی تھیں۔ کیوں۔ بولو کیوں ملنے آئی تھیں" ——— جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں ٹمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پاپا نے اس کی تعریفیں کی تھیں۔ اور میں جانتی ہوں کہ پاپا کسی کی تعریف نہیں کرتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ایسے آدمی سے ملوں تو سہی جس کی تعریفیں پاپا کرتے ہیں" ——— ٹمی نے جواب دیا۔

"اور تم نے اسے احمق کہا۔ اسکی توہین کی کیوں" ——— یکلخت جولیا نے انتہائی بھڑکے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ جولیا کا بھرپور تھپڑ ٹمی کے چہرے پر پڑا تھا۔

"مس جولیا پلیز" ——— صفدر نے آگے بڑھ کر جولیا کا بازو پکڑ کر اسے ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

"میں اس چھپکلی کا خون پی جاؤں گی۔ اسے جرأت کیسے ہوئی عمران کی توہین کرنے کی" ——— جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ تمہارا خاوند ہے"۔ ٹمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ وہ میرا خاوند نہیں ماتحت ہے"۔۔۔ جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماتحت۔ کیا مطلب"۔۔۔ ٹمی نے اس بار حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ پلیز خاموش رہیں"۔۔۔ صفدر نے ایک بار پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ صفدر کی بات پر اس نے جھٹکے سے ہونٹ بند کر لئے۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ تنویر اس کے ساتھ نہ تھا۔

"کیپٹن شکیل اور نعمانی تم دونوں باہر جاؤ۔ تنویر باہر موجود ہے وہ تمہیں اسلحہ بھی دے دے گا۔ تم نے باہر نگرانی کرنی ہے۔ میں اس دوران ذرا اس شلنز سے چند باتیں کر لوں"۔۔۔ عمران نے اندر آتے ہوئے کیپٹن شکیل اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"باہر موجود سب آدمی ختم ہو گئے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر وہ شلنز کی طرف بڑھ گیا۔

"اچھا ہوا تم یہاں خود ہی آ گئے ہو۔ ورنہ ہم تمہارے کلب پر

دھاوا بولنے والے تھے۔ فورس میزائل کا فارمولا کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے شلنز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فارمولا۔ کیسا فارمولا۔ مجھے تو کسی فارمولے کا علم نہیں ہے"۔ شلنز نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اب مکمل طور پر سنبھل چکا ہے۔ پہلے شاید اچانک اور غیر متوقع طور پر پیش آنے والے واقعات نے اس کے ذھن کو مفلوج کر دیا تھا۔

"او۔ کے تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم تشدد کے بغیر اب زبان نہ کھولو گے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن ایک طرف کھڑے صفدر کی طرف اچھال دی۔

"سنو۔ سنو مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ کہ تم کس فارمولے کی بات کر رہے ہو"۔۔۔ ٹمی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ شاید اس نے عمران کے چہرے پر چھا جانے والی سفاکی سے متاثر ہو کر مداخلت کر دی تھی۔

"فورس میزائل کا فارمولا۔ جس کے لئے تھرڈ فورس نے پاکیشیا کی مخصوص مٹی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی"۔۔۔ عمران نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

"تھرڈ فورس اوہ۔ اوہ تم غلط سمجھے ہو۔ ہمارا تھرڈ فورس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تھرڈ فورس علیحدہ تنظیم ہے۔ شلنز کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مارش کا اس سے تعلق تھا۔ ہماری تنظیم تو ریڈ ٹاور ہے۔ اور ہم نے کبھی کسی فارمولے ٹائپ کی چیزیں دلچسپی

ہیں ہی۔ ہم تو اسلحے کی سمگلنگ کرتے ہیں "۔۔۔۔۔ ٹمی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ٹمی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے سچ کہہ رہی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ بات اس سے بھی چھپائی گئی ہے کہ تھرڈ فورس کا چیف اس کا باپ بارن ہے۔ اور شلز ہیڈ کوارٹر انچارج ہے۔

" اس کا مطلب ہے کہ بارن نے اپنی بیٹی پر بھی اس معاملے میں اعتبار نہیں کیا۔ میں بھی اس غلط فہمی میں خاصا خراب ہوا ہوں۔ میرے اپنے ذھن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ بارن ہی تھرڈ فورس کا چیف ہوگا اور یہ شلز اس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوگا۔ نجانے بارن نے اس قدر رازداری کیوں اپنا رکھی ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مادام ٹمی درست کہہ رہی ہیں۔ ہمارا تھرڈ فورس سے کوئی تعلق نہیں ہے "۔۔۔۔۔ شلز نے بھی کہا۔

" اگر تم نے اپنی آواز ٹیپ کر کے کمپیوٹر فون سسٹم سے منسلک نہ کی ہوتی تو شاید ہمیں بھی اس راز کا علم نہ ہوتا۔ لیکن میرے ساتھی نعمانی کی ذہانت کی وجہ سے یہ راز کھل گیا ہے۔ اور مسٹر شلز تم نے بارن کی طرف سے ایک فون کال وصول کی ہوگی۔ جس میں بارن نے تمہیں بتایا ہے کہ عمران نے تبدیل شدہ نمبر معلوم کر لیا ہے اور تم نے جواب میں کہا تھا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ دونوں نمبر سٹیلائٹ میں علیحدہ علیحدہ پہلے سے بک ہیں یاد آ گیا۔ وہ کال بارن کی طرف سے نہ تھی۔ میرے ساتھی نعمانی نے کی تھی "۔۔۔۔۔ عمران

نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور شلز کے چہرے کے عضلات یکلخت سکڑ سے گئے۔

" مجھے نہیں پتہ کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا کسی تھرڈ فورس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو بیکر کلب کا مینجر ہوں اور بس "۔ شلز نے کہا تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ شلز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس کے ایک نتھنے میں اپنی چھوٹی انگلی ڈال کر اسے اس انداز میں جھٹکا دیا تھا کہ اس کے ناخن میں موجود بلیڈ نے اس کا آدھے سے زیادہ نتھنا ایک جھٹکے میں کاٹ کر رکھ دیا تھا۔ شلز کا جسم بندھے ہونے کے باوجود تڑپنے لگا۔

" مت مارو۔ مت مارو اسے۔ یہ کچھ نہیں جانتا۔ مت مارو "۔ ٹمی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور ایک بار پھر کمرہ شلز کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس کا دوسرا نتھنا بھی چیر ڈالا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اب شلز تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ اس کے دونوں نتھنوں سے خون نکل کر اس کی ٹھوڑی سے ہوتا ہوا گردن اور لباس پر گر رہا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا

" مت مارو۔ پلیز مت مارو "۔۔۔۔۔ ٹمی نے انتہائی کربناک لہجے میں کہا۔ لیکن عمران تو جیسے بہرہ ہو چکا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے شلز کا سر تھاما اور دوسرے لمحے اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا۔ اور شلز کے حلق سے

ایسی کربناک چیخ نکلی کہ ٹمی بے اختیار چیخ چیخ کر رونے لگ گئی۔ شلنز کا جسم اب تڑپنے لگا تھا۔ عمران نے دوسری ضرب لگائی تو شلنز کی چیخ پہلے سے زیادہ کربناک تھی۔ پھر اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند گئیں۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔ مگر دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ گھوما اور شلنز کے چہرے پر اس کا زوردار تھپڑ پڑا۔ اور شلنز ایک ہی تھپڑ کھا کر ہوش میں آگیا۔ عمران نے پیشانی پر ابھری ہوئی رگ پر دوبارہ ضرب لگائی تو شلنز کی حالت واقعی قابل رحم ہو گئی ٹمی چیختے چیختے بیہوش ہو چکی تھی۔

" بولو کہاں ہے فارمولا" ـــــ عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے غرا کر کہا۔

" بب۔ بب باس کے پاس ہے۔ باس کے پاس ہے۔ وہ۔ وہ لے گیا ہے۔ وہ لے گیا ہے" ـــــ اس بار شلنز کے منہ سے چیخ کے ساتھ ساتھ الفاظ اس طرح نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

" بارن کے پاس ہے۔ کہاں ہے بارن" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" دارلحکومت میں۔ اس نے کارس صحرا سے فارمولا منگوا لیا تھا۔ جب تم اس سے ملنے آئے تھے تو فارمولا ہیڈ کوارٹر میں تھا۔ مگر باس پھر اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا" ـــــ شلنز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" بارن کہاں ہے۔ بولو" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

" وہ ـــ وہ دارلحکومت میں ہے۔ اپنے گھر میں۔ پائن کالونی کوٹھی نمبر تھری۔ اے" ـــــ شلنز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا فون نمبر بتاؤ" ـــــ عمران نے کہا اور شلنز نے ٹیلیفون نمبر بتا دیا۔

" اس کا خیال رکھنا صفدر۔ میں آرہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کمرے سے باہر آگیا۔ باہر اس کے ساتھی موجود تھے۔

" کچھ پتہ چلا" ـــــ نعمانی نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ اس نے زبان کھول دی ہے۔ فارمولا بارن کے پاس ہے اور بارن دارلحکومت میں ہے۔ میں اسے یہاں بلواتا ہوں" ـــ عمران نے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون رکھا ہوا تھا۔

" عمران صاحب اسے یہاں بلوانے کی بجائے کیوں نہ ہم براہ راست وہیں چلے جائیں۔ اول تو یہ ضروری نہیں کہ وہ یہاں آئے اور اگر آئے بھی سہی تو فارمولا بھی ساتھ لے آئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ ہمیں خود وہیں جانا چاہئے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور واپس اس کمرے کی طرف مڑ گیا جہاں شلنز اور ٹمی موجود تھے۔

" ناک اور منہ بند کر کے اس ٹمی کو ہوش میں لے آؤ" ـــ عمران نے کمرے میں داخل ہو کر جولیا سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کے ہاتھ سے گن لے کر اس کی نال شلنز کے سینے پر رکھ دی۔

جولیانے آگے بڑھ کر ٹمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا
چند لمحوں بعد ٹمی کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی۔ اور جولیا پیچھے ہٹ
گئی۔ ٹمی چیخ مار کر ہوش میں آئی اور ہوش میں آتے ہی اس نے
تیزی سے گردن گھما کر شلنز کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے اور
آنکھوں سے شدید ترین خوف ہویدا تھا۔

" اوہ۔ اوہ کیا۔ کیا۔ تم نے شلنز کو مار ڈالا ہے"۔۔۔۔ ٹمی نے
ہراساں لہجے میں کہا۔ کیونکہ شلنز کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ اور اس
کی ناک سے نکلنے والے خون نے اس کی ٹھوڑی اور سینے کو داغدار کر
رکھا تھا۔

" ابھی تک مارا تو نہیں لیکن اب میں اسے مارنے والا ہوں۔ میں
نے سوچا کہ تمہارے سامنے اسے گولی ماری جائے تاکہ تم اس کے
تڑپنے کا نظارہ کر سکو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سفاکانہ اور سرد لہجے
میں کہا۔

" مت مارو۔ مت مارو۔ یہ میرا منگیتر ہے۔ میں اس سے محبت
کرتی ہوں۔ مت مارو اسے پلیز مت مارو"۔۔۔۔ ٹمی نے انتہائی
منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں خلوص پوری طرح نمایاں تھا

" کمال ہے۔ ایسی محبت کا تصور تو مشرق میں ہے۔ یہاں مغرب
میں تو میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم جو کہو گے میں کرنے کو تیار ہوں۔ پلیز شلنز کو مت مارو۔ پلیز
مت مارو"۔۔۔۔ ٹمی نے ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا۔

" اگر تم دونوں واقعی لیلیٰ مجنوں ہو تو میں تمہاری اس محبت کا احترام

کر سکتا ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

" کیسی شرط۔ مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"۔۔۔۔ ٹمی نے
چونک کر کہا۔

" پہلے سن لو۔ تمہارے پاپا بارن کے پاس ایک فارمولا ہے۔
جسے فورس میزائل کا فارمولا کہا جاتا ہے۔ مجھے وہ فارمولا چاہئے"۔
عمران نے کہا۔

" مم۔ میرا وعدہ۔ میں تمہیں فارمولا لا دوں گی۔ پاپا مجھے انکار
نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ ٹمی نے فوراً کہا۔

" تو اس کی ایک صورت ہے کہ شلنز یہاں میرے ساتھیوں کے
پاس بطور یرغمال رہے گا۔ اگر تمہارے پاپا نے فارمولا نہ دیا تو میں
اپنے ساتھیوں کو خفیہ کاشن دے دوں گا اور نتیجہ یہ کہ یہاں شلنز
کے جسم میں سینکڑوں سوراخ ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ فارمولا تمہیں ہر صورت میں مل جائے گا۔ میرا
وعدہ"۔۔۔۔ ٹمی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ تو عمران مسکراتا ہوا
پیچھے ہٹ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے بارن نے ہاتھ بڑھا کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر اسے اٹھا کر دوبارہ کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پھر گھنٹی بجی تو بارن نے رسیور اٹھایا اور کانوں سے لگا لیا۔

" یس۔ چیف باس سپیکنگ " ——— بارن کا لہجہ بالکل بدلا ہوا تھا۔

" ٹی۔ ایف۔ ہیڈ کوارٹر۔ آپ سے زیرو زیرو ون فوری بات کرنا چاہتا ہے " ——— ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

" یس۔ بات کراؤ " ——— بارن نے کہا۔

" ہیلو۔ زیرو زیرو ون بول رہا ہوں " ——— چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو " ——— بارن نے اسی بدلے

ہوئے لہجے میں کہا۔

" چیف سپر سیکشن کا انچارج مارش اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ دو کاروں اور دو سٹیشن ویگنوں پر جیکوان پہنچا تھا۔ زیرو ٹاور پر انہیں چیک کیا گیا۔ وہ جیکوان میں داخل ہو کر سیدھے ٹاپو ہاؤس چلے گئے پھر بیکر کلب کا جونیئر مینجر رالف ٹاپو ہاؤس کار پر پہنچا۔ اور آدھے گھنٹے بعد واپس نکل کر دوبارہ بیکر کلب چلا گیا۔ اس کے بعد مارش اور اس کا گروپ دو کاروں اور دو سٹیشن ویگنوں پر ٹاپو ہاؤس سے نکل کر راٹل کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک پر پہنچے۔ وہاں انہوں نے الاسٹک بم گنوں سے سرخ رنگ کے کیپسول کوٹھی کے اندر فائر کئے۔ پھر اندر جا کر پھاٹک کھولا اور کاریں اور سٹیشن ویگنیں اندر لے گئے۔ اس کے بعد اندر سے انہوں نے ایک عورت اور پانچ مقامی مردوں کو بیہوشی کے عالم میں اٹھایا اور ویگن میں ڈال کر دوبارہ ٹاپو ہاؤس پہنچ گئے۔ اور باس ریڈ ٹاور کا جانسن اور اس کا گروپ بھی مارش اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہی تھی۔ لیکن وہ صرف نگرانی کر رہے تھے۔ انہوں نے کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ اس کے بعد باس بیکر کلب کا مینجر شلز اور ریڈ ٹاور کے چیف باس کی بیٹی ٹمی ایک کار میں بیٹھ کر ٹاپو ہاؤس پہنچے۔ وہ کافی دیر اندر رہے۔ اس کے بعد دو کاریں باہر نکلیں۔ ایک کار ٹمی اور شلز کی تھی۔ دوسری مارش کی تھی۔ دونوں کاروں میں ایک عورت اور پانچ مردوں کے ساتھ ساتھ اندر وہی ٹمی اور شلز بھی موجود تھے۔ شلز کی ناک کے دونوں اطراف بینڈیج تھی۔ اور وہ دونوں بے حد پریشان نظر آ رہے تھے۔

سٹیشن ویگن والپس رائل کالونی کی کوٹھی میں داخل ہو گئی ہے۔ اور ابھی تک اندر ہی ہے۔ جانسن اور اس کا گروپ بھی والپس رائل کالونی چلا گیا۔ مارش اور اس کے گروپ کے باہر نہ آنے پر میں نے اپنا آدمی چیکنگ کے لئے بھیجا تو وہاں انتہائی ہولناک انکشاف ہوا ہے۔ ٹاپو ہاؤس مقتل گاہ بنا ہوا ہے۔ مارش اور اس کے دس کے دس آدمیوں کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا ہے۔ مارش اور اس کے دو آدمی ٹاپو ہاؤس کے زیر د روم میں اور باقی افراد ٹاپو ہاؤس کے دوسرے حصوں میں مردہ پڑے ہوئے ہیں" ——— زیرو زیرو ون نے تفصیل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اور بارن کے چہرے کے عضلات اس رپورٹ کے سننے کے درمیان کھنچ سے گئے تھے۔

" تم ان کی نگرانی جاری رکھو اور کوئی بھی خاص واقع ہو تو مجھے رپورٹ دو" ——— بارن نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے تیزی سے میز پر موجود نیلے رنگ کے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور فون بیس کے نیچے لگا ہوا ایک سفید بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس" ——— ایک محتاط سی آواز سنائی دی۔

" علی عمران سے بات کراؤ۔ میں بارن بول رہا ہوں" ——— بارن نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" بارن نہیں۔ بیرن کہو۔ اگر تمہیں ان دونوں کا فرق معلوم نہ ہو تو میں بتا دیتا ہوں۔ بارن یہاں کی زبان میں بنجر کو کہتے ہیں۔ جبکہ

بیرن ہماری زبان میں دوست کو کہتے ہیں۔ ویسے بھی تم بنجر۔ میرا مطلب ہے بارن کیسے ہو سکتے ہو۔ جبکہ تمہاری ایک خوبصورت جوان بیٹی بھی ہو۔ اور اس کا خوبصورت اور نوجوان منگیتر بھی ہو" دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ تو ٹمی کی ملاقات تم سے ہو گئی ہے۔ میں نے جب اسے تمہارے متعلق بتایا تو اسے تم سے ملنے کا انتہائی شوق پیدا ہو گیا تو میں نے اسے تمہاری رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ تم سناؤ اس تھرڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر کا کچھ پتہ چلا تمہیں" ——— بارن نے کہا۔

" ہاں اتنا پتہ چل گیا ہے۔ کہ یہ ہیڈ کوارٹر بہر حال جیکوان میں نہیں ہے۔ اور یقیناً دارلحکومت میں ہو گا۔ میں نے خواہ مخواہ یہاں آکر وقت ضائع کیا۔ البتہ اس سے ایک فائدہ ضرور ہو گیا ہے" عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" کونسا فائدہ" ——— بارن نے چونک کر پوچھا۔

تھرڈ فورس کے سپر سکیشن کے انچارج مارش سے ٹکراؤ ہو گیا۔ مجھے حیرت ہے کہ اسے کیسے اس کوٹھی کا پتہ چل گیا۔ اور اس کا داؤ بھی چل گیا۔ وہ ہمیں یہاں کوٹھی سے اغوا کر کے کسی اور عمارت میں لے گیا۔ اور ایک اور بات بھی بتا دوں کہ وہ ہمیں یقیناً بیہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دیتا۔ لیکن تمہاری صاحبزادی ٹمی اپنے منگیتر کے ساتھ وہاں پہنچ گئی۔ پھر وہاں خوفناک جنگ ہوئی۔ اور آخر کار مارش اپنے سارے ساتھیوں سمیت مارا گیا ہے اور ہم بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ٹمی اور اس کا منگیتر شلنہ بھی

ہمارے ساتھ آیا ہے۔ ابھی میں ان کی امداد کا شکریہ ہی ادا کر رہا تھا کہ تمہارا فون آ گیا" ——— عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے اس جواب سے بارن کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"مگر ٹمی اور شلنز وہاں کیسے پہنچ گئے۔ ٹمی سے میری بات کراؤ" بارن نے کہا۔

"اچھا ایک منٹ میں اسے بلواتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور پھر فون پر چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پاپا۔ میں ٹمی بول رہی ہوں" ——— چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹمی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ٹمی ابھی مجھے علی عمران نے بتایا ہے کہ تھرڈ فورس کے مارش نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر لیا تھا۔ مگر تم شلنز کے ساتھ ان کی امداد کے لئے پہنچ گئی تھیں۔ تمہیں کیسے پتہ چلا تھا" ——— بارن نے کہا۔

"پاپا میں ہیلی کاپٹر پر جیکوان پہنچی تو سیدھی شلنز کے پاس گئی۔ میں شلنز کو ساتھ لے کر عمران سے ملنا چاہتی تھی۔ شلنز نے کوٹھی فون کیا تو یہاں سے کسی نے فون نہ اٹھایا۔ پھر شلنز کو کسی جاننے والے نے فون کر کے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تھرڈ فورس کے مارش اور اس کے ساتھی اغوا کر کے ٹاپو لو ہاؤس لے گئے ہیں۔ میں نے شلنز کو مجبور کیا کہ وہ میری بات مارش سے کرائے۔ کیونکہ میں عمران سے بہر حال ملنا چاہتی تھی۔ مارش سے بات ہوئی تو اس نے مجھے

اور شلنز کو وہاں آنے کی اجازت دے دی۔ ہم وہاں پہنچے۔ عمران سے بات ہوئی۔ پھر اچانک عمران کے ایک ساتھی نے آزاد ہو کر حملہ کر دیا۔ مارش اور اس کے دو ساتھیوں کو اس نے ہلاک کر دیا اور ہمیں ہینڈز اپ کرا دیا۔ اس کے بعد اس نے عمران اور دوسرے ساتھیوں کو آزاد کرایا۔ انہوں نے باہر جا کر مارش کے باقی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ لوگ واقعی بے حد تیز اور پھرتیلے ہیں۔ اس کے بعد ہم کاروں میں وہاں سے نکلے اور یہاں کوٹھی آ گئے ہیں۔ شلنز بھی میرے ساتھ ہے" ٹمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تم ایسا کرو کہ اب واپس دارالحکومت آ جاؤ۔ کیونکہ ابھی عمران نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت واپس دارالحکومت آ رہا ہے" ——— بارن نے کہا۔

"یس پاپا۔ لیجئے عمران سے بات کیجئے" ——— دوسری طرف سے ٹمی نے کہا۔

"ہیلو بارن۔ اگر تم اجازت دو تو ہم بھی ٹمی کے ساتھ دارالحکومت آ جائیں۔ اس طرح ہم اس تھرڈ فورس کے آدمیوں کی نگاہوں سے بچ کر دارالحکومت میں داخل ہو جائیں گے" ——— عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم سب ٹمی کے چھوٹے سے ہیلی کاپٹر میں کیسے آ سکتے ہو" بارن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے تم تو سچ مچ کے بارن ہو۔ میں خواہ مخواہ تمہیں بارن سے بیرن کہہ رہا ہوں" ——— عمران نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا — کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات" —— بارن نے چونک کر کہا۔ وہ واقعی عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

" اچھا۔ مطلب ایک بار پھر بتانا پڑے گا۔ تو تم واقعی بوڑھے ہو گئے ہو۔ ابھی تو بتایا تھا کہ بارن کا معنی ہوتا ہے بنجر۔ اور تم واقعی بنجرپن کا ثبوت دے رہے ہو۔ اگر تمہارا دل بنجر کی بجائے زرخیز ہوتا تو تم کہتے ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ دل میں جگہ ہو تو ہیلی کاپٹر میں بھی جگہ بن جاتی ہے" —— عمران کی آواز سنائی دی اور بارن بے اختیار ہنس پڑا۔

" او کے اگر آسکتے ہو تو آجاؤ۔ اگر میری وجہ سے تم اس تھرڈ فورس سے بچ سکتے ہو تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے" —— بارن نے قدرے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

" شکریہ ۔ شکریہ ہم تم پر بوجھ نہیں بنیں گے ۔ بس صرف رات کا کھانا تمہارے پاس کھائیں گے اور پھر تم سے اجازت مانگ لیں گے" —— عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے عمران میں نے تمہیں جیکوان میں بھی بتایا تھا کہ تھرڈ فورس بہت بڑی تنظیم ہے ۔ اور میری تنظیم ریڈ ٹاور اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی ۔ اس لئے میں یا میری تنظیم تمہاری براہ راست کوئی مدد نہیں کر سکتے ۔ البتہ پرانے تعلقات کی بنا پر میں نے تمہیں وہاں اپنی رہائش گاہ بھی دے دی ۔ اور یہاں بھی میں ایک رات تمہیں اپنے پاس رکھ سکتا ہوں ۔ لیکن اس کے بعد نہیں ۔ البتہ اگر تم چاہو تو دارالحکومت میں بھی میں تمہیں ایسی ہی رہائش گاہ

دے سکتا ہوں ۔ لیکن شرط وہی کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلے کہ میں نے تمہاری مدد کی ہے ۔ ورنہ خواہ مخواہ دونوں تنظیموں کے درمیان تنازعہ کھڑا ہو جائے گا" —— بارن نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے تمہاری حیثیت کا بخوبی احساس ہے بارن ۔ تم قطعی فکر نہ کرو" —— دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

" شکریہ ۔ میں اپنی رہائش گاہ پر تمہارا منتظر رہوں گا۔ اور وعدہ رہا کہ انتہائی لذیذ ڈنر بھی دوں گا" —— بارن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

" اب تمہارا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے عمران ۔ تم نے مارش اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر کے مجھے بے حد شاک پہنچایا ہے ۔ اب تمہیں مزید ڈھیل نہیں دی جا سکتی" —— بارن نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے یہ وہ نمبر تھے جو تھرڈ فورس کے لئے مخصوص تھے اور اس نمبر کے پیچھے عمران جیکوان پہنچا تھا۔

" یس ڈیوس بول رہا ہوں" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" چیف باس فرام دس اینڈ" —— بارن نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس باس" —— ڈیوس کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمہیں اس عمران اور اس کے گروپ سے ٹکرانے کا بے حد شوق تھا۔ کیوں" ——— بارن نے کہا۔

"یس باس۔ انہوں نے میری ساری پاکیشیا والی پلاننگ تباہ کر دی تھی۔ پھر آپ نے کہا کہ وہ فارمولا حاصل کرنے کارس آئیں گے اس لئے آپ نے مجھے کارس منتقل کر دیا۔ مگر پھر فارمولا بھی آپ نے واپس منگوا لیا اور مجھے بھی واپس کال کر لیا اور ابھی تک کوئی حکم نہیں دیا۔ میں تو ابھی تک حکم کا منتظر ہوں۔ چیف" ——— ڈیوس نے شکایت کے انداز میں کہا۔

"تو سنو۔ تمہاری خواہش پوری ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ میں نے مارش کے کہنے پر فارمولا کارس سے واپس دارالحکومت منگوا لیا تھا۔ کیونکہ مارش کے کہنے کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی وہاں صحرا میں فارمولا ڈھونڈتے رہیں گے۔ مگر فارمولا انہیں وہاں نہ مل سکے گا۔ اور وہ تمہارے اور تمہارے گروپ کے ہاتھوں مارے بھی جائیں گے۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ عمران اور اس کے ساتھی صحرا میں جانے کی بجائے جیکوان پہنچ گئے ہیں تو میں نے تمہیں واپس بلوا لیا اور مارش کو ان کے پیچھے جیکوان بھجوا دیا۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں جیکوان میں عمران اور اس کے گروپ نے مارش اور اس کے دس ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور ان کے ساتھ ریڈ ٹاور کے چیف بارن کی بیٹی ٹمی بھی دیکھی گئی ہے۔ اس پر میں نے بارن سے رابطہ قائم کیا۔ بارن کی ریڈ ٹاور اور ہماری تنظیم تھرڈ فورس کے درمیان خاصے اچھے تعلقات ہیں۔ میں نے جب بارن سے اس

بارے میں بازپرس کی کہ اس کی بیٹی ٹمی ان لوگوں کے ساتھ کیوں دیکھی گئی ہے تو بارن نے مجھے بتایا ہے کہ عمران کے ساتھ اس کے پرانے تعلقات ہیں۔ اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ عمران تھرڈ فورس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس نے میری ناراضگی دور کرنے کے لئے آفر کی ہے کہ وہ عمران اور اس کے پورے گروپ کو ہمارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس نے ساتھ یہ شرط لگا دی ہے کہ اس کا نام سامنے نہ آئے۔ چنانچہ میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ عمران اور اس کا پورا گروپ آج رات اس کی رہائش گاہ پر ڈنر کرے گا۔ اور اس کے بعد وہ واپس چلے جائیں گے ہم انہیں اس کی رہائش گاہ سے باہر جانے کے بعد گرفتار یا ہلاک کر سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس کی آفر قبول کر لی ہے۔ اب مارش کی موت کے بعد سپر سیکشن کے انچارج بھی تم ہو گے اور تمہارا سیکشن اب سپر سیکشن میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ تم سپر سیکشن کے آدمی لے کر بارن کی رہائش گاہ کو رات نو بجے کے بعد گھیر لینا۔ پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے باہر نکلیں تم نے ان پر ٹوٹ پڑنا ہے" ——— بارن نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کے اعتماد کا شکریہ۔ میں ان سب کی روحوں تک کو ہلاک کر دوں گا" ——— ڈیوس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور بارن اس کی مسرت کی وجہ سمجھتا تھا۔ سپر سیکشن کا انچارج بن جانا اس کے لئے واقعی بہت بڑا اعزاز تھا۔

"بارن کی رہائش گاہ جانتے ہو" ——— بارن نے پوچھا۔

"یس باس۔ پامن کالونی میں ہے" ـــــ ڈیوس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ عمران اور اس کے گروپ پر حملہ تم نے پامن کالونی سے باہر کرنا ہے۔ تاکہ میں بارن سے کیا ہوا وعدہ پورا کر سکوں" ـــــ بارن نے کہا۔

"یس باس" ـــــ ڈیوس نے کہا۔ اور بارن نے ریسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو گئی تھی۔

بڑے سے ہال نما ڈرائننگ روم میں میز کے گرد عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ بارن۔ ٹمی اور شلز بھی موجود تھے۔ باوردی بیرے کھانے کی مختلف ڈشیں مسلسل لا رہے تھے اور وہ سب کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ ٹمی اور شلز دونوں خاموش تھے جبکہ عمران مسلسل چہک رہا تھا۔ شلز کے دونوں نتھنوں پر پلاسٹر بینڈیج موجود تھی اور بارن نے اسے دیکھتے ہی چونک کر پوچھا تھا۔ لیکن شلز نے کہہ دیا تھا کہ گولیاں فرش سے ٹکرائی تھیں تو فرش کے ٹکڑوں نے اس کی ناک کو زخمی کر دیا تھا۔

"کیا بات ہے ٹمی۔ تم آج بے حد خاموش ہو" ـــــ بارن نے ٹمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ منگیتر کی ناک خطرے میں ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹمی پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

کھانا ختم ہونے کے بعد وہ سب سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے ۔

" پاپا ۔ آپ عمران صاحب کو فورس میزائل والا فارمولا دے دیں"۔ اچانک ٹمی نے کہا تو بارن اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو ۔

" کیا —— کیا کہہ رہی ہو تم ۔ کیسا فارمولا " —— بارن نے بڑی مشکل سے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بیٹی کو یہ معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ تم ہی تھرڈ فورس کے چیف باس ہو ۔ اور شلنز جیکوان میں اس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے ۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ راز اپنی بیٹی تک سے بھی چھپایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا بکواس ہے ۔ اگر یہ مذاق ہے تو میں ایسا مذاق برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں " —— بارن نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

" پاپا آپ عمران کو وہ فارمولا دے دیں ۔ ورنہ یہ شلنز کو مار ڈالے گا۔ اس نے شلنز سے پوچھ لیا ہے ۔ شلنز کی ناک اسی نے کاٹی ہے ۔ یہ تو شلنز کو ہلاک کرنے لگا تھا لیکن میں نے اس کی منت کی ہے ۔ کہ وہ شلنز کو نہ مارے ۔ میں پاپا سے فارمولا اسے دلا دوں گی " —— ٹمی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" خبردار ۔ اگر کسی نے حرکت کی " —— بارن نے یکلخت اپنے کوٹ کی جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا ۔ بارن کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ٹمی اور شلنز جو دونوں بارن کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ۔ تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ جبکہ عمران اور اس کے ساتھی

اسی طرح صوفوں پر بیٹھے رہے ۔ عمران کے ساتھیوں کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں ۔ جبکہ عمران کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ اس طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے معلوم ہو کہ ریوالور گولیوں سے خالی ہے ۔

" ہونہہ ۔ تو تم آخر کار اس راز سے واقف ہو گئے ۔ کیسے پتہ چلا تمہیں یہ راز " —— بارن نے غراتے ہوئے کہا ۔

" تم نے جو چکر چلا رکھا تھا ۔ اس نے مجھے بھی کنفیوزڈ کر دیا تھا لیکن میرے ساتھی نعمانی نے اپنی ذہانت سے یہ مسئلہ حل کر لیا ۔ شلنز نے ہیڈ کوارٹر میں تمہارے فون کمپیوٹر سسٹم میں ٹیپ بھر رکھی ہے ۔ چنانچہ نعمانی نے یہ آواز پہچان لی ۔ کہ ٹی ۔ ایف ۔ ہیڈ کوارٹر کے مشینی الفاظ شلنز کی آواز میں ہیں ۔ چنانچہ شلنز کو سب کچھ اگلنا پڑا ۔ میں چاہتا تو تمہاری بیٹی ٹمی اور تمہارے داماد دونوں کو وہیں گولی مار دیتا ۔ لیکن میں نے کوٹھی کے باہر نگرانی کرنے والوں کو چیک کر لیا تھا ۔ اور پھر جیسے ہی ہم ٹمی اور شلنز کو لے کر واپس کوٹھی پہنچے ۔ اسی وقت تمہارا فون آ گیا ۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ نگرانی کرنے والے تمہارے آدمی ہیں ۔ اور انہوں نے لازماً تم تک اطلاع پہنچا دی ہو گی ۔ اسی لئے تم نے فون کیا ۔ چنانچہ میں نے تمہیں وہاں ہونے والے سارے واقعات درست طور پر بتا دیئے ۔ لیکن اصل بات چھپا لی کہ مجھے یہ معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ تم ہی ریڈ ٹاور کے باس بارن بھی ہو اور تھرڈ فورس کے چیف باس بھی ۔ شلنز نے مجھے بتایا ہے کہ وہ فارمولا تمہارے پاس ہے اس لئے ہم یہاں آ گئے " —— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں بات کرتے

ہوئے کہا۔

"تم سب انتہائی خطرناک حد تک ذہین لوگ ہو۔ یہ میری غلطی تھی کہ میں نے تمہارے بارے میں یہ اندازہ لگایا تھا کہ تم کسی طرح بھی تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس نہ کر سکو گے۔ کیونکہ اس راز سے صرف شلنہ اور میرے علاوہ تیسرا کوئی آدمی واقف نہ تھا۔ اور میں نے سوچا تھا کہ تم خود ہی ٹکریں مار کر دارالحکومت آجاؤ گے۔ جہاں مارش تمہارا خاتمہ آسانی سے کر دے گا۔ اس طرح میری ذات درمیان میں نہ آئے گی۔ لیکن اب تم زندہ یہاں سے نہ جا سکو گے" ——— بارن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مجھے اب بھی حیرت ہے کہ تم جیسے آدمی نے آخر اپنی اس دوھری شخصیت کو کس طرح کامیابی سے چھپائے رکھا ہے۔ بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ فارمولا کہاں ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ اچانک ٹک کی تیز آواز کے ساتھ ہی کمرہ بارن کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ اس کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا۔ عمران نے بیٹھے بیٹھے کوٹ کی جیب میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور سے فائر کر دیا تھا۔ فائر کی وجہ سے جیب میں نہ صرف سوراخ ہو گیا تھا بلکہ اس سے دھواں سا بھی نکلتا نظر آ رہا تھا۔ اور فائر ہوتے ہی یکلخت صفدر، نعمانی اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بارن۔ ٹمی اور شلنہ پر جا پڑے۔ جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے۔ انہوں نے جیبوں سے سائیلنسر لگے ریوالور نکال لئے تھے۔

چند لمحوں بعد بارن۔ ٹمی اور شلنہ تینوں کو باندھ کر بٹھا دیا گیا۔ اور صفدر اور نعمانی ان کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران اسی طرح اطمینان سے صوفے پر بیٹھا ہوا مسکرا رہا تھا۔ جبکہ جولیا ٹمی کو باندھنے کے بعد واپس صوفے پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

"اگر میں چاہتا تو تمہاری بیٹی ٹمی اور اس کے منگیتر شلنہ کو وہیں مارش اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی ڈھیر کر دیتا۔ لیکن ان دونوں کے درمیان مثالی محبت دیکھ کر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔ کیونکہ مغربی ممالک کی طرز معاشرت میں اس قسم کی مشرقی محبت واقعی نایاب ہے۔ اس لئے میں نے ان کی محبت کی قدر کی ہے۔ لیکن یہ قدر بس یہاں پہنچنے تک محدود تھی۔ اگر تم نے وہ فارمولا میرے حوالے کر دیا تو میں تمہیں۔ تمہاری بیٹی اور اس کے منگیتر کو زندہ چھوڑ کر خاموشی سے چلا جاؤں گا۔ لیکن اگر تم نے انکار کیا تو پھر تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری بیٹی کی ساری ہڈیاں توڑ دی جائیں گی۔ بولو کیا جواب ہے تمہارا" ——— عمران نے بارن سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر تمہیں فارمولا دے دیا جائے تو تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے" ——— بارن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ضمانت میرا وعدہ ہے۔ اور میرے وعدے کے پورا ہونے کا ثبوت تمہاری بیٹی کا اب تک زندہ رہنا ہے۔ اس کے علاوہ اور دوسری کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ ویسے یہ بات سن لو کہ فارمولا تو بہرحال میں لے کر ہی جاؤں گا۔ کیونکہ اس فارمولے کا بنیادی عنصر پاکیشیا کی مٹی ہے۔ اس لئے اس فارمولے سے استفادے کا حق صرف

پاکیشیا کو ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے۔ ویسے بھی میں کافی طویل عرصے سے تمہیں جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ تم اپنی بات پوری کرتے ہو۔ میں تمہیں فارمولا دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن یہ فارمولا لینے کے بعد تم میری رہائش گاہ چھوڑ دو گے" ـــــ بارن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل واپس سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔

"رہائش گاہ میں موجود تمام ملازم آف ہو گئے ہیں" ـــــ تنویر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"فارمولا میرے دفتر کی عقبی دیوار کی خفیہ الماری میں ہے۔ اور یہ الماری صرف میری زبان سے ادا کردہ لفظوں سے ہی کھل سکتی ہے" ـــــ بارن نے کہا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں بارن کو اس کے دفتر میں لے جاؤ اور فارمولا لے آؤ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور بارن کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سٹنگ روم سے باہر لے گئے۔

"یہ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد بھی ہم پر حملہ کرا سکتے ہیں۔ آخر ہمیں کاسٹریا سے پاکیشیا جانے میں بھی تو وقت لگے گا" ـــــ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ پاپا تم لوگوں کے خلاف کوئی اقدام

نہ کریں گے" ـــــ سامنے بندھی ہوئی ٹمی نے فوراً ہی کہا۔

"فارمولا تو آنے دو۔ اس سے ہی بارن کی نیت کا صحیح اندازہ ہو جائے گا" ـــــ عمران نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔ اور جولیا خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل بارن کے ہمراہ واپس سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔ صفدر کے ہاتھ میں ایک مائیکرو فلم تھی جبکہ کیپٹن شکیل نے مائیکرو فلم پروجیکٹر اٹھا رکھا تھا۔

"فارمولا مائیکرو فلم کی صورت میں ہے۔ اس لئے میں وہاں موجود پروجیکٹر بھی لے آیا ہوں تاکہ اسے چیک کیا جا سکے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فلم اس میں لگا کر اسے چلاؤ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد پروجیکٹر کی منی سکرین پر فارمولے کے الفاظ نظر آنے لگ گئے۔ عمران غور سے اس سکرین کو دیکھ رہا تھا جس میں عجیب و غریب پیچیدہ سی اصطلاحات نظر آ رہی تھیں۔ عمران خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ جب فلم ختم ہو گئی تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ فارمولا اصل ہے" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے پروجیکٹر آف کر کے فلم باہر نکال لی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ اس لئے میں غلط فارمولا تمہارے حوالے نہ کر سکتا تھا۔ بہرحال اب تم شرط کے مطابق فارمولا لے کر میری رہائش گاہ سے چلے جاؤ" بارن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہاری بیٹی ٹمی کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ صرف کاسٹریا
ہی نہیں بلکہ پاکیشیا تک یہ ہماری معزز مہمان ہوگی۔ جب ہم پاکیشیا
پہنچ جائیں گے تو ٹمی کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ واپس بھجوا
دیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"نہیں۔۔۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم ٹمی کو ساتھ نہیں لے
جا سکتے۔ نہیں"۔۔۔ بارن نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"بس۔ اتنی جلدی اصل بات تمہارے حلق سے باہر آگئی ہے"۔
عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔
"اصل بات۔ کیسی اصل بات"۔۔۔ بارن نے چونک کر پوچھا۔
"جس کے لئے تم فوری طور پر ہمیں رہائش گاہ سے باہر بھیجنا چاہتے
تھے۔ اور تم اپنی بیٹی کا رسک نہیں لے سکتے تھے۔ بتاؤ کیا پلاننگ کر
رکھی ہے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"پلاننگ۔ میں نے کوئی پلاننگ نہیں کی۔ اگر میں پلاننگ کرتا تو تم
اس طرح میری رہائش گاہ میں اکڑے ہوئے نہ بیٹھے ہوتے"۔۔۔ بارن
نے کہا۔
"تو ٹمی کا ہمارے ساتھ جانے کا سن کر تمہارا یہ ردعمل کیوں سامنے
آیا ہے۔ دیکھو بارن آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ پلاننگ تم نے کر رکھی
ہے۔ وہ بتا دو ورنہ میں تنویر کو تمہاری زبان کھلوانے کا کہہ دوں گا اور
اس کے بعد میری کوئی ذمہ داری نہ ہوگی"۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت
انتہائی سرد ہو گیا۔

"یقین جانو میں نے کوئی پلاننگ نہیں کی۔ لیکن میں ٹمی کو تمہارے
ساتھ نہیں بھیج سکتا"۔۔۔ بارن نے کہا۔
"تنویر مسٹر بارن خواہ مخواہ ضد کر رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے تنویر
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ابھی اس کی ضد غائب ہو جاتی ہے"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ
سکیڑتے ہوئے کہا۔
"رک جاؤ۔ رک جاؤ پاپا پر تشدد مت کرو۔ میں تمہارے ساتھ
چلنے کے لئے تیار ہوں۔ پاپا کو کچھ مت کہو"۔۔۔ ٹمی نے بے اختیار
اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"او۔ کے آؤ"۔۔۔ عمران نے بھی مسکرا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا
"رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ باہر ڈیوس اور اس کا گروپ
تمہاری ہلاکت کے لئے تیار ہے۔ مجھے دراصل اس بات کا تصور بھی
نہ تھا کہ تمہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ میں ہی تھرڈ فورس کا چیف باس
ہوں۔ اگر مجھے ذرا سا بھی آئیڈیا ہو جاتا تو میں تمہیں یہیں رہائش گاہ
میں ہی گولیوں سے اڑا دینے کا انتظام کر لیتا۔ میں نے یہی سمجھا تھا کہ
تمہیں اس کا علم نہیں ہو سکا۔ اس لئے تم اب تھرڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر
تلاش کرنے کے لئے دارالحکومت آ رہے ہو۔ اس لئے میں نے بحیثیت
تھرڈ فورس کے چیف باس کے ڈیوس اور اس کے گروپ کو الرٹ کر
دیا تھا۔ کہ عمران اور اس کے ساتھی ریڈ ٹاور کے پاس بارن کی رہائش گاہ
پہنچیں گے۔ اور بارن سے تھرڈ فورس کے چیف باس کی بات طے
ہو گئی ہے کہ وہ ڈنر کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوراً واپس

بھجوا دے گا۔ اب اگر تم ٹمی کو ساتھ لے گئے تو یہ بھی تمہارے ساتھ ہلاک ہو جائے گی۔ اس لئے میں ٹمی کو روک رہا تھا" ـــــ بارن نے ٹمی کو خود ہی ساتھ جانے پر آمادہ دیکھ کر اصل بات اگل دی۔

" یہ ڈیلوس کون ہے۔ اس کا پورا تعارف تو کرا دو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تھرڈ فورس کا ایک علیحدہ گروپ ہے۔ اس گروپ نے ہی اس فارمولے کا پتہ چلایا۔ یہ فارمولا پاکیشیا کے ایک سائنسدان اسلم حسین کا تھا۔ اس نے ایک سائنس کانگریس میں اس فارمولے پر مبنی ایک تحقیقاتی مقالہ پڑھنا تھا۔ کر ڈیلوس کو جس کے سیکشن کا مقصد ہی ایسے فارمولوں کا حصول ہوتا ہے۔ اس کا علم ہو گیا چنانچہ مقالہ پڑھنے سے پہلے ہی اسلم حسین کو اغوا کر لیا گیا۔ پھر اس سے یہ فارمولا حاصل کیا گیا۔ اور اس کے بعد اس کی موت کو حادثے کی صورت دے دی گئی۔ اس طرح کسی کو بھی یہ علم نہ ہو سکا کہ ہم نے اسلم حسین سے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ بہرحال اس فارمولے پر جب ہتھیار بنانے کے لئے اسے لیبارٹری بھجوایا گیا تب پتہ چلا کہ اس کا بنیادی عنصر ایک خاص قسم کی مٹی ہے۔ جو پاکیشیا میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس مٹی کے حصول کے لئے پلاننگ کی گئی۔ مٹی پر ادویات بنانے والی کمپنی کے مالک اکبر راٹھور کا قبضہ ہے تو ڈیلوس نے اکبر راٹھور کو راستے سے ہٹانے کی پلاننگ کی۔ اسکی پلاننگ کامیاب رہی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے پلاننگ فیل ہو گئی ہے۔ اور اصل بات سامنے آ گئی ہے۔ ڈیلوس کو میں نے صحرائے کارس میں بھجوا دیا تھا۔ اور مارش کو تمہارے مقابلے پر لے آیا تھا۔ مگر اب

مارش کی ہلاکت کے بعد میں نے اسے سپر سیکشن کا بھی انچارج بنا دیا ہے"۔ بارن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ڈیلوس کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کیا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نہیں ہے" ـــــ بارن نے کہا۔

" تنویر۔ مسٹر بارن ایک بار پھر پٹڑی سے اتر رہے ہیں" ـــــ عمران نے ایک بار پھر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ بارن کی چیخ اور اس کے چہرے پر پڑنے والے تنویر کے زوردار تھپڑ سے گونج اٹھا

" بب۔ بب بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں" ـــــ یکلخت بارن نے چیختے ہوئے کہا۔ تنویر کے ایک ہی تھپڑ سے اس کی ناک اور منہ سے خون جاری ہو گیا تھا۔

" مسٹر بارن اب تم دو دو تنظیموں کے صرف چیف باس ہو۔ اب تم فیلڈ کے آدمی نہیں رہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ سب کچھ بتا دو۔ اب تم میں پہلے کی طرح تشدد برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں رہا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بارن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دی۔

" ٹرانسمیٹر تمہارے خاص کمرے میں ہو گا" ـــــ عمران نے کہا اور بارن کے سر ہلانے پر عمران نے صفدر کو ٹرانسمیٹر لانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لے آیا۔

" ان تینوں کے منہ میں رومال ٹھونس دو" ـــــ عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر اس پر بارن کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہوئے کہا اور اس کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی۔

"ہیلو ہیلو ۔ چیف باس کالنگ ڈیوس اوور" ـــــ عمران نے فریکونسی سیٹ کرکے بھڑ ڈفورس کے چیف باس کے لہجے میں بات کرنی شروع کردی ۔

"یس چیف ۔ ڈیوس بول رہا ہوں اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی ۔

"کیا تم اپنی پوزیشن پر ہو ۔ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا ۔

"یس باس ۔ میں اور میرا گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے منتظر کھڑے ہیں ۔ اوور" ـــــ ڈیوس نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ ۔ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا ۔

"دس ۔ باس ہم سپر میزائلوں سے لیس ہیں ۔ اوور" ـــــ ڈیوس نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"لیکن اب صورتحال تبدیل ہو چکی ہے ۔ میری بارن سے بات ہوئی ہے ۔ بارن نے ہم سے کھل کر تعاون کیا ہے ۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈنر کے دوران کھانے میں بیہوشی کی دوا ملا کر کھلا دی ہے ۔ اس لئے وہ سب اب بارن کی رہائش گاہ میں بیہوش پڑے ہوئے ہیں ۔ اس طرح ان کے نکل جانے کا خطرہ دور ہو گیا ہے ۔ تم باقی ساتھیوں کو واپس بھجوا دو ۔ اور خود کار لے کر بارن کی رہائش گاہ کے پھاٹک پر پہنچ جاؤ ۔ بارن عمران اور اسکے ساتھیوں کو تمہارے حوالے کر دے گا ۔ اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا ۔

"یہ تو اور بھی اچھا ہوا ہے باس ۔ اس طرح تو سب رسک ہی ختم ہو گیا ۔ اوور" ـــــ ڈیوس نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

"او ۔ کے جا کر انہیں وصول کر لو ۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

"صفدر اور تنویر تم دونوں جا کر ڈیوس کو یہاں لے آؤ ۔ اس نے پاکیشیا کے سائنسدان اسلم حسین کو قتل کیا ہے اسلئے اسے آسان موت نہیں مرنا چاہئے" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف لپک گئے ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تنویر ایک نوجوان کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا ۔ اس کے پیچھے صفدر تھا ۔ تنویر نے اسے بے دردی سے زمین پر ڈال دیا ۔

"یہی ہے ڈیوس" ـــــ عمران نے بارن سے پوچھا ۔ اور بارن نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ منہ میں رومال ہونے کی وجہ سے وہ بول نہ سکتا تھا ۔ اس لئے اس نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا ۔

"اس نے پاکیشیا کے سائنسدان اسلم حسین کو قتل کیا تھا" ـــــ عمران نے ایک بار پھر پوچھا ۔ اور بارن نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"تنویر اسے اٹھا کر ستون کے ساتھ باندھ دو" ـــــ عمران نے کہا اور تنویر نے اس کے حکم کی تعمیل شروع کر دی ۔ چند لمحوں بعد بیہوش ڈیوس ستون سے بندھا کھڑا تھا ۔ پھر عمران کے کہنے پر اسے تھپڑ مار مار کر ہوش میں لایا گیا ۔

"تمہارا نام ڈیوس ہے ۔ اور تم نے پاکیشیا کے سائنسدان اسلم حسین کو قتل کر کے اس سے فورس میزائل کا فارمولا حاصل کیا تھا ۔ اور تم نے اکبر راٹھور جیسے محب وطن اور ایماندار بزنس مین کے خلاف انتہائی

گھناؤنی سازش کی تھی" ___ عمران نے اٹھ کر ڈیوس کی طرف
بڑھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ___ تم کون ہو" ___ ڈیوس نے حیرت بھرے انداز میں
ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام عمران ہے۔ بولو جو کچھ میں نے پوچھا ہے وہ درست ہے"
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں درست ہے۔ اور اس کا مطلب ہے کہ بارن نے تھرڈ فورس
سے غداری کی ہے۔ اس سے اس کا بھرپور انتقام لیا جائے گا" ڈیوس
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" پہلے تم سے تو ان دونوں کا انتقام لے لیا جائے۔ پھر جو ہوگا دیکھا
جائے گا" ___ عمران نے کہا اور جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور
نکال کر اس نے اس کا رخ ڈیوس کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ٹک
کی آواز کے ساتھ ہی گولی ڈیوس کے سینے میں گھس گئی۔ اور ڈیوس
کے حلق سے نہ صرف کربناک چیخ نکلی بلکہ اس کا بندھا ہوا جسم بری
طرح پھڑکنے لگا۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا اور پھر اس
وقت تک وہ ڈیوس کے جسم میں گولیاں اتارتا رہا جب تک ڈیوس کی
روح اس کے جسم سے پرواز نہ کر گئی۔ عمران کا چہرہ پتھر کی طرح نظر
آ رہا تھا۔

" بارن کے منہ سے رومال نکالو" ___ عمران نے مڑ کر کہا۔ اور
نعمانی نے جو بارن کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس کے منہ سے رومال باہر
نکال لیا۔

" سنو بارن مجھے تمہاری ریڈ ٹاور یا تھرڈ فورس تنظیم سے کوئی دلچسپی
نہیں ہے۔ اور چونکہ تم نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اس لئے میں
تمہیں۔ تمہاری بیٹی اور اس کے منگیتر شلز کو وعدے کے مطابق زندہ
چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ لیکن یہ بات سن لو کہ اگر تم نے اس فارمولے کو دوبارہ
حاصل کرنے کی کوشش کی یا ہماری واپسی میں کوئی مداخلت کرنے
کی کوشش کی تو پھر نہ صرف تم تینوں بلکہ تمہاری دونوں تنظیموں کا ایک
ایک ممبر ڈیوس کی طرح موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ ہم ابھی دو
تین روز یہاں رکیں گے۔ اور تمہارا ردعمل دیکھیں گے۔ اس لئے اسے
میری فائنل وارننگ سمجھنا" ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بارن
سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں وعدہ کرتا ہوں عمران۔ کہ آئندہ میری ذات یا میری تنظیمیں کبھی
تمہارے یا تمہارے ملک پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام نہ کریں گے۔ تم واقعی
شریف دشمن ہو کر تم اپنا وعدہ نبھا رہے ہو۔ ورنہ شاید تمہاری جگہ میں
ہوتا تو میرا ردعمل مختلف ہوتا" ___ بارن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا

" ہم مس لٹی کا ہیلی کاپٹر لے جا رہے ہیں۔ جب ہم کاسٹریا سے
دو تین روز بعد واپس جانے لگیں گے تو تمہیں فون کر کے بتا دیا جائے
گا کہ تم یہ ہیلی کاپٹر کہاں سے حاصل کر سکتے ہو۔ گڈ بائی" ___ عمران
نے کہا اور ساتھیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" ہمارے ہاتھ تو کھول دو" ___ بارن نے کہا۔

" نہیں۔ اتنی سزا تو تمہیں بھگتنی ہی چاہئے" ___ عمران نے کہا۔
اور تھوڑی دیر بعد وہ اس وسیع و عریض رہائش گاہ کے عقب میں

موجود ہیلی کاپٹر تک پہنچ چکے تھے۔

" کیا تم واقعی دو تین روز یہاں رکو گے" ــــ جولیا نے ہیلی کاپٹر کے فضا میں بلند ہوتے ہی کہا۔

" نہیں۔ ہم اس ہیلی کاپٹر سے سیدھا پرائیویٹ ایئر پورٹ پہنچیں گے۔ جہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا روانہ ہو جائیں گے۔ یہ بات تو میں نے بارن کو فوری طور پر اپنے پیچھے آنے سے روکنے کے لئے کہی تھی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے بارن۔ ٹمی اور شلنز کو کیوں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ بہر حال یہ مجرم ہیں" ــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ کاسٹریا کے مجرم ہیں۔ کاسٹریا حکام جانیں اور ان کے مجرم لیکن اصل بات ایک اور بھی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

" اصل بات۔ کیا مطلب" ــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" متبادل سکوپ رکھنا عقلمندی کہلاتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" منہ دھو کر رکھو۔ ٹمی شلنز سے اندھی محبت کرتی ہے۔ وہ تمہیں گھاس بھی نہیں ڈالے گی" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" گھاس کھانے کے لئے ہمارے پاس تنویر جو ہے کیوں تنویر" ــــ عمران نے مسکرا کر پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا۔

" میرا خیال ہے۔ تمہارے مقدر میں ہی گھاس کھانا ہے۔ کھاتے رہو۔ ورنہ چوہان کو دیکھو اس نے گھاس کھانے کی بجائے کھل کر شادی کرنے کا اعلان کرا دیا ہے" ــــ تنویر نے خلاف توقع غصے

میں آنے کی بجائے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کے اس جواب پر پہلے تو سب ساتھیوں نے حیران ہو کر تنویر کی طرف دیکھا پھر جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" چوہان نے تو جوتیاں کھانے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ تمہاری طرح گھاس ہی کھاتا رہتا" ــــ عمران نے جواب دیا۔

اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

اور دروازے سے باہر نکل گئے۔ ان کے باہر جاتے ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

"عمران ——— عمران" ——— یکلخت جولیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کی طرف سے کوئی جواب نہ آسکتا تھا۔ جولیا کے سارے ساتھی بھی حیرت سے بت بنے سٹریچر پر ساکت پڑے ہوئے عمران کو دیکھ رہے تھے۔ ان سب کی نظریں عمران کے سینے پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کا سینہ پتھر کی طرح ساکت تھا۔ عمران کے جسم پر سینے تک سرخ رنگ کا کمبل پڑا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ عمران مر چکا ہے" ——— صفدر کی آواز سنائی دی اور سب کو یوں محسوس ہوا جیسے کمرے میں ایٹم بم کا دھماکہ ہو گیا ہو۔

"یہ ——— یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا" ——— جولیا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ عمران نہیں ہے۔ کسی لاش پر البتہ عمران کا میک اپ کیا گیا ہے" ——— یکلخت کیپٹن شکیل نے کہا اور کیپٹن شکیل کے اس فقرے سے سب ساتھیوں کے متوحش چہرے اور بگڑے ہوئے چہرے قدرے نارمل تو ہو گئے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے دل اس طرح زور زور سے دھڑک رہے تھے۔ کیونکہ بہرحال یہ ایک خیال تھا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ یکلخت چٹ کی آواز کے ساتھ ہی سامنے دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ اور ان سب کی نظریں اس سکرین پر جم گئیں۔ سکرین پر ایک منظر واضح طور پر نظر آرہا

تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں اسی طرح کی لوہے کی کرسی پر عمران راڈز کے درمیان جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے دو مشین گن بردار کھڑے ہوئے تھے۔ پھر سامنے کھڑے ہوئے دونوں مشین گن بردار چونکے اور دوسرے لمحے ان کی گنیں سیدھی ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی ان میں سے شعلے نکلتے دکھائی دیئے۔ گولیاں بارش کی طرح عمران کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں اور عمران کے جسم سے خون کے فوارے سے پھوٹ نکلے تھے۔ اور وہ راڈز کے اندر جکڑا ہونے کے باوجود مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی اور پھر عمران کی گردن ڈھلک گئی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ بھی رک گئی اور پھر چٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار پر روشن سکرین بھی غائب ہو گئی۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور نعمانی سب کے منہ کھل گئے اور چہرے بری طرح بگڑ گئے۔ جبکہ جولیا کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ وہ شاید اس منظر کی تاب نہ لا کر بیہوش ہو گئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے بغیر کوئی بات کئے سٹریچر کو پکڑ کر موڑا اور اسے کمرے سے باہر لے گئے۔ اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

"میں عمران کا ایسا عبرتناک انتقام لوں گا۔ ایسا انتقام کہ ان لوگوں کو زمین بھی جگہ نہ دے گی" ——— یکلخت تنویر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اب انتقام لینے سے کیا فائدہ ہو گا۔ عمران تو زندہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آخر اس طرح سے